ق

تیرگی دور ہو سنہ مہر سا چمکے یارب
دیکھکر کوئی نہ بولے کہ ملا ہو کاجل

حشر مین دفتر اعمال تو دھونا بالکل
ہین صحیح آؤن نظر مین بمثال مصقل

بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یارب
خادم احمد کا سمجھ زیست مین جیسے قبل

یا الٰہی جو مدینے کی زمین پر ہو گذر
شوق ہو دلمین قصیدہ [illegible] زیر بغل

ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر
روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا فیصل

ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہے دعا
ہو قبول اپنے تئیں ذات جناب مرسل

کے مان باپ اور استاد اور احباب عزیز
شاد عالم مین رہین لطف خداوند ازل

آثم اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین
ہیچ ہو دہر مین ہے طول کلام مہمل

قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہٰذا مسمّے بمدح خیر الانام

از نتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی
وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ و صبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بے مثل قصیدہ بخدا لکھا ہے
ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی

گوئے محسن کی دعا سے بحضور احمد
اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی

۱۳۰۳ھ

از فکر عالی جناب سید مہربان علیصاحب فرحان دہلوی

شعر عمدہ لکھے ہین آثم نے
نہین زنہار شاعری مین خلل

کہدے فرحان نذروایان سال | مدح مین یہ قصیدہ ہی افضل

از حکیم اشفاق علیصاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علیصاحب وکیل عدالت

نسخۂ مضمون آثم جانفزا اتر | درین اوراق شد منظوم

بگو اشفاق کن از روئے آداب | چھپا گلدستۂ نعتِ پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

لکھا جو مین نے وصف خدائے کریم کا | چشمہ مراد ہن ہوا فیضِ عمیم کا
عشقِ خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب | کسطرح مجکو خوف ہو نار جحیم کا
مہمان اوسکے خوان کرم پر ہر ایک ہی | کیا ہوسکے بیان غفور رحیم کا
سیدھا جنان کو جائیگا ای مومنو وہی | جو راستہ چلیگا رہِ مستقیم کا
جس دل مین درد ہجر ہوا رب مقیم | عیسے سے ہوسکے نہ علاج اوس سقیم کا
تجھسے تجھی کو چاہتا ہون ای مرے کریم | طالب ہون جاہ کا نہ مین خ
میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے | رہتا ہی مجکو خوف ع م کا
شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا | دل سے ہوا جو عبد خ یم کا
گلزار معرفت کا مین بلبل رہون مدام | جھونکا ہون الٰہی نسیم کا

گلزار دہر کی کبھی کھاتا نہ مین ہوا
ہوتا نہ اوسمین رنگ جو تیری شمیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا
حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان
کیا کرسکون بیان مین شان عظیم کا

ٹھہرائے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی
کیونکر وہ مستحق نہ ہو آسیب جحیم کا

ادراک تیری ذات کو کیا کرسکے کوئی
بیکار اس جگہ پہ ہی شعور حکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پر آجتک
احسان مجھپہ کیون نہو طبع سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہی تو ہی
ہی دستگیر تو ہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے اثم کو ہی حجاب
لیکن ہی ایک بندۂ احقر رحیم کا

وصف اے اثم کیا کرے صبح و شام اللہ کا
ذکر کرتے ہین زبانسے خاص و عام اللہ کا

واسطے اونکے مراتب عالم باطن مین ہین
عالم ظاہر مین جو کرتے ہین کام اللہ کا

حرف کن سے خلق اوسنے سب کیا ہی جز و کل
دونو عالم مین ہی جاری انتظام اللہ کا

دین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہین
کیون نہ تکے آسرا عالم تمام اللہ کا

سب کے قابل ہی یہ رتبہ کہ جبرئیل امین
روز پہنچاتے تھے حضرت کو سلام اللہ کا

ہر فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی
باقی رہ جائیگا بس عالم مین نام اللہ کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہی — لم یلد ہی اور ولم یولد کلام اللہ کا
ہر جہان مین ناتوان اسکو نکیون ہم دم کرون — اہل باطن جپتے ہین ہر وقت نام اللہ کا
مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین — نام لیتے رہتے ہین ہر صبح و شام اللہ کا
کیا حسینون کے کہین لام زلف کو رکھون عزیز — دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا
قبر سے اوٹھتے ہی پہنچونگا مین ہو کر مضطرب — روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا
ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بہی نہ واقف ہو سکے — ہم بہلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا
کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑجائیگا — تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے ای آتش غلام اللہ کا

الہی تو ہی مالک دو جہان کا — الہی تو ہی رب کون و مکان کا
بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی — ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا
الہی معرفت ہو تیری حاصل — کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا
نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین — یہان دم بند ہی کلک و زبان کا
ترے محتاج ہین اعلی و ادنے — تو ہی یارب ہی حامی انس و جان کا
مین حیران ہون کہ چہوٹا منہ بڑی بات — بیان کیا نطق ہی میری زبان کا

طفیل سید ابرار یارب
تماشا دیکھون مین باغ جنان کا

کہانتک حمد روکے آثم زبان کو
نہ دکھلا جوش اب طبع روان کا

رزاق ہی خلاق ہی محتاج وغنی کا
جز تیرے بھروسہ نہین بندے کو کسی کا

کیا تاب کہ مین ہون ترے فرمان سے باہر
ہر حال مین پابند ہون میں تیری خوشی کا

دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش
رکتا ہی کہین ہاتھ سخاوت سے سخی کا

تیری ہی محبت مین مری جان نکلجائے
یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا

پہنچے ترے نکتون کو بھلا کسکی لیاقت
ہرگز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا

کیونکر نہ کرون حشر مین بخشش کی تمنا
رحمت تری پوری ہی نہین کام کسی کا

قدرت کا تری راز بھلا کسپہ عیان ہو
مالک ہی الٰہی تو ہی خشکی و تری کا

طاقت نہ زبان کو نہ دہن کو نہ قلم کو
کس سے ہو بیان ہی یہ محل بوالعجبی کا

تو آتش دوزخ سے بچانا اسے یارب
جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

کیا وصف کرسکون مین خدائے جلیل کا
اور اوسکے خاص بندہ جمیل و نبیل کا

بہتر ثنا قلم ہو پر جبرئیل کا
پانی دوات کے لیے ہو سلسبیل کا

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین — تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا
کیا منہ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم — دعویٰ قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا
روز ازل سے ہو مرض عشق بے علاج — عیسیٰ سے کچھ علاج نہوا اس علیل کا
دل کو مرے ذرا نہین خوف عذاب حشر — ہو آسرا وہان مجھے تجھ کفیل کا

آثم کی آبرو ہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الٰہ تو عبد ذلیل کا

مدت سے ہون الٰہی مین بیمار مصطفیٰ — ہو اب نصیب شربت دیدار مصطفیٰ
اوسکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین — دیکھا ہی جسنے جلوۂ رخسار مصطفیٰ
گلگشت مین وہ انکی نکیو نکر بہار ہو — جنت سے بڑھ کے ہی کہین گلزار مصطفیٰ
رہتا ہون درد ہجر سے گو بیقرار مین — لیکن پسند دل کو ہی آزار مصطفیٰ
صالح وہ ہین جو شان فضیلت کے ہین مقر — وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکار مصطفیٰ
کیا دھوپ مہر حشر کی اونکو ستائیگی — جن پر پڑا ہی سایۂ دیوار مصطفیٰ

آثم کی ہو دعا کہ الٰہی قبول ہو

یارب

کیا شکر ین کہون لب شیرین شاہ کو — کچھ پوچھیے نہ بات مزا کیسا نبات کا

اسد بخشدیگا گنہ اوسکے سر بسر — پابند دہر مین ہی جو صوم و صلات کا

کیون شاعرون مین نام نہ میرا بلند ہو — لکھتا ہون وصف اوس شہ عالی صفات کا

پہیلی تہی روشنی شب معراج اسقدر — دن سے بھی ہو گیا تھا سوا جلوہ رات کا

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
معلوم اوسکو حال نہین ہی ممات کا

لکھون کیا وصف مین ناچیز سردار دو عالم کا — اوسیکے نام نامی مین ہی عالم اسم اعظم کا

دلا توصیف ابرو مین ذرا تیغ قلم چمکا — کہ قبضے مین ترے آجائے میدان نظم عالم کا

تبرک جانکر اوسکو جگہہ آنکھون مین دیتے ہین — ہمین یہ اشک کا پانی ہی شاہا آب زمزم کا

اگر عزت تجھے کونین کی درکار ہی ای دل — تو لازم ہی وظیفہ تجکو صلی اللہ علیہ وسلم کا

عطا کی دولت ایمان اگر بے کہے تمنے — تمہارے سامنے کیا تذکرہ ہی جود حاتم کا

رہا کرتا ہی کشت دل مرا سرسبز اشکون سے — نہال تازہ فرقت مین پھلا کرتا ہی اک غم کا

بیان اوس شاہ کے رتبے کا مجھسے ہو سکے کیونکر — وہی ہی فخر عالم کا وہی ہی فخر آدم کا

الٰہی خواب ہی مین صورت سرور نظر آئے — نہایت شوق رویت ہی مجھے حسن مکرم کا

در فیض نبی کے سب گدا ہین دہر مین آثم — کبھی محتاج جنت کا کوئی محتاج درہم کا

پریشان ہون بہت دنیا کی کروہات بیجا سے
زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب احم کا

خبر اے عیسے دوران خدارا جلد لو میری
تپ فرقت کی شدت سے مین مہمان ہون کوئی دم کا

خدایا شکر بادشاہ دین ہی اسطرح دل مین
کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا

عجب کیا حور جنت جو بٹھالے مجکو آنکھون مین
کہ نعت مصطفے ہی مشغلہ ہی میرے ہر دم کا

لٹا دونگا مین اے جوشش جنون نقد جان سارا
بنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا

خیال نعت مین بے پر اوڑا جاتا ہون مین ایسا
عجب کیا مقام لون جا کر جو پایا عرش اعظم کا

دل خستہ پہ عکس روے انور ڈالیے شاہا
کہ بہر زخم دل ہاتھ آگیا پھاہا مجکو مرہم کا

کسیکو نیک اعمالی پہ اپنے ناز ہو شاہا
بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا

شفیع روز محشر کا ہون مین مداح اے خالق
نکرنا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی اے آثم
ہے شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خال روے مصطفے پر جب دل شیدا ہوا
سب لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا

سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین
گیسوے سرور کا جبسدن سے مجھے سودا ہوا

ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہو گیا
یہ ید بیضا نیا اے حضرت موسی ہوا

آنکھ سے گرکر نہین آتا ہی ہرگز ہاتھ یہ
ہو گیا نایاب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہوگئی حرفوں کی کرسی کرسیِ عرش بریں
نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا

نگین آئینہ سراپا یہ حیرانی بڑھی
نقش پاے شہ کا جب حرفوں کو نظارا ہوا

نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا
وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا

چشمۂ کوثر کا وضو کا ہو گیا ہر ایک کو
جب مری آنکھوں سے جاری بحر میں سا ہوا

جذب دل لایا خیال سرور کونین کو
آج مقصد میرے دل کا ای فلک پورا ہوا

آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہیں
جب ہلی انگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا

دون کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے
چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا

اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین
ای منجم جب گرا آنکھوں سے ستارا ہوا

نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت تمام
زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا

کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ ہر گھڑی
کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آثم مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا تاج گدایانہ ہمارا
انداز ہی کیا ہجر مین شاہانہ ہمارا

ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان
مقبول ہو اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا

کیا کیا نہ ثنا کی دُرِ دندانِ نبی کی
شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

صدر دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ | بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا
ہو دھیان نہ کم ساقی کوثر کا خدایا | کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا
جاپائے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا | آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا
بوے گل مرقد جو اڑا لائی صبا رات | گلزار ارم ہوگیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیروی نفس شب و روز
ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

جا کے طیبہ مین کرون ایسا بیان مصطفے | سب پڑھین صل علی ظاہر ہو شان مصطفے
جب مدینے مین پہنچ جاؤن تو ہی یہ آرزو | ہو میسر میرے سر کو آستان مصطفے
یہ نہین ممکن کہ حق نعت احمد ہو ادا | ہون اگر جملہ سخندان مدح خوان مصطفے
آپ کے اوصاف مین قرآن بالا لال ہی | جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دان مصطفے
اہل ایمان ہین ہمیشہ پیرو شرع شریف | ہین وہی فضل خدا سے دوستان مصطفے
روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتون کا گذر | عرش اعلی کے برابر ہی مکان مصطفے
کیا ضرر پہنچا سکے شیطان کا سنگ جفا | رہتے ہین سارے ملائک پاسبان مصطفے
ہی مدینے کا ہر اک گل غیرت باغ ارم | مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستان مصطفے

مدحت احمد مین آثم خوب ہی قول زہیر | فہم کیا انسان کا سمجھے جو شان مصطفے

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا ۔ وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا
کیون نہ ہو تیری شفاعت پر بھروسا ہی نبی ۔ ہی دو عالم مین تو ہی محبوب اک غفار کا
یا الٰہی رحم میرے حال پر اتنا تو ہو ۔ جلد دیکھون جا کے روضہ احمد مختار کا
خواب ہی مین جلوہ دکھا دے منور ہو نصیب ۔ یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا
گرمی نار سقر سے کچھ نہین وحشت نہین ۔ سرد اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا
اشرفی مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل ۔ مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی کہتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نکیونکر رنگ ہو گلزار کا

میرے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا ۔ پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا
جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت ۔ سب کا سردار تو ہی دیکھے سرور نکلا
یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا ۔ نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا
آپ کے جسم مطہر کا پسینا اے گل ۔ کہین عطر گل گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھانا تھا ۰ اسلیے جسم پر سایہ نہ تھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا
شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا

چومتے کیون نہ پا کے شہ قدسی
بخت خوابیدہ کا جگانا تھا

امتی امتی نہ کیون کہتے
حق سے امت کو بخشوانا تھا

تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات
فرش کیا نور کا بچھانا تھا

زاہدون کو عبث ہے زہد انس
زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی لیتے کاش آثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کس لیے تکون مین رئیس و امیر کا
بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا

محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی
تیرے سوا ہی کون امیر و فقیر کا

ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر
ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا

کسکی زبان لائق مدح رسول ہی
مدحت سے لکھنے کبیر کی کیا منہ صغیر کا

مداح شاہ دین ہون برابر ہے سپہر کون
ہی عرش پر دماغ تو اب اس حقیر کا

یکتا ہے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے
رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا

اللہ بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل
مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا

آثم جمال روے محمد کے وصف سے
مین نے خطاب پایا ہی روشن ضمیر کا

عاشق ہون جان و دل سے خدا کے حبیب کا
اختر ہوا ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اسکی نعت پڑھنے لگا مین چمن مین جب
صل علے ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجری کے درد کی کیا ہو سکے دوا
بے فائدہ ہین تو ہی نسخے طبیب کا

برسون کا اسیر عشق کا دل لے دیا حق
احسان ہی میرے سر پہ خدا و ان حبیب کا

آثم کو بخشدے گی انعام مین حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا مین مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوئے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا صدقہ مین آپکے
اسلام کا مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ملی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپر حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر مین جسکو پلا دیا

دیوانہ مین ازل سے تھا احمد کی زلف پر
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

لون رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائین پر
گردن مین طوق عشق نبی کا پہنا دیا

فخر رسل کا کیا اونہین نظارا ہوگیا
حورون نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوسوقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب سے چلے فرش نور فلک پہ بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فوراً رلا دیا

باندھی ہو جسنے طاعتِ اللہ پہ کمر
مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا

واقف تھے عشق شہ سے ملیگا خدا ضرور
واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آثم ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

ہر وقت میرے لب پہ محمد کا بیان تھا
جز وصل سے ملے اور نہ کچھ وردِ زبان تھا

فرقت مین مری آنکھ سے آنسو جو روان تھا
ہر ایک کو دسپیرِ دُرِ غلطان کا گمان تھا

کیون داغ مین لے گل جنت نہین آتی
بچپن سے گل عشق نبی دلمین نہان تھا

پیدا ابھی تھے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے
اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا

اصحاب وہ کرتے تھے نہ تاحد کسی سے
اسوجہ سے ہر یار نبی خستہ زبان تھا

اے فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا
تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ بیان تھا

کیا منہ مرا آثم جو کرون شہ کا بیان میں
واللہ کہ وہ تاج سر شاہشہان تھا

مجھکو آ جائے نظر روضہ رسول اللہ کا
منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا

کیون نہ ہم مرہون احسان دور دین کے ہین
راستا سیدھا بتایا دین حق کی راہ کا

اونکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہو
جو سبھی آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپ کے روی مبارک کے مقابل ہو سکے
ہی فلک یہ منہ کہان عالم مین مہر و ماہ کا

کیا دکھائیگا حشر کے دن منہ خدا کو جا کے وہ
ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس بدراہ کا

آسرا تیری شفاعت ہی کا ہو روز جزا
ہی تو ہی حامی ہر مسلے گدا و شاہ کا

روز و شب مین قدسیا حاضر ہین جسکے لیے
چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا مین ذرا جلوہ دکھادو ای حضور
ہی بہت مشتاق آتش رشک شاہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہو حضور کا
ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل شعر نعت محمد کا ہو رہا
شہرہ نکیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوئے جو مصرع بے سایہ سرو قد
مضمون مین نے باندھ لیا ہی دور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منہ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا

ہر دم فراق شاہ نے ہی بیقرار کیا
مین کیا کرون علاج دل ناصبور کا

شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پر خطا ہون مین رب غفور کا

جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر
نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا

دعوی برابری کا کف پا سے کر سکے
مقدور یہ نہین ہی کسی طرح حور کا

سدا ہو کرم کی نظر اسکے حال پر
آتش بھی ہی جہان مین خادم حضور کا

گل ہو شگفتہ دیکھے اگر روئے مصطفٰے — سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوئے مصطفٰے
اتنا تو عاشقوں کو محبت کا جوش ہو — دل سوئے مصطفٰے ہو نظر سوئے مصطفٰے
ہر دم ہی میرے ورد میں والشمس اسلیے — تا دیکھ لوں میں خم اب ہی میں ابروئے مصطفٰے
واللیل میں کیا ہے خدا نے بھی انکا ذکر — بندے کو کیوں پسند نہوں موئے مصطفٰے
کیا منہ مرا کہ خُلق نبی کا بیان کروں — اللہ کو پسند ہے خود خوئے مصطفٰے
دیکھوں جو خواب میں بھی تو کیوں نہ خم کروں — کعبے سے کم نہیں مجھے ابروئے مصطفٰے
کیا تاب مہرِ حشر کرے مجھے گریاں — دیکھا ہے جلوہ رخ نیکوئے مصطفٰے

کہتا ہے رات دن دلِ آثم تڑپ کے یہ
دیکھوں الٰہی آنکھوں سے میں کوئے مصطفٰے

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہو جائیگا — شاخ طوبیٰ کی طرح اپنا قلم ہو جائیگا
خود بخود ہوگی میسر دید روضہ کی مجھے — جب مرے اللہ کا مجھ پر کرم ہو جائیگا
شوق جب لے جائیگا مجھ کو مدینے کی طرف — سر مرا پھر تو بہ تسلیم خم ہو جائیگا

دل سے آثم وصفِ طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخلِ باغِ ارم ہو جائیگا

بقبولِ نقدِ دل کا جو نذرانہ ہو گیا — جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہو گیا

آیا نہال چہرۂ انور کا جب گھڑی
روشن ہمارے دل کا سیہ خانہ ہو گیا

صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول
شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہو گیا

کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا
جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہو گیا

میری نجات حشر میں ہو جائیگی ضرور
مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہو گیا

اللہ و مصطفی کے سوا کون ہی عزیز
دونو جہان سے دل بیگانہ ہو گیا

لائی جو بو گلشن طیبہ صبا ذرا
خوشبو میں بڑھ کے باغ کا کاشانہ ہو گیا

ای شاہ اسکو زلف کا جلوہ دکھائیے
آثم کو سنتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہو گیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا
تو دو جہان میں سو سو طرح ظہور ہوا

میں تنگ ہجر سے تھا جب بلا لیا مجھکو
عوض الم کے میسر مجھے سرور ہوا

خدا کا شکر ہوں منسوب اوسکی امت میں
کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا

نکیوں پسند ہو مخلوق کو سخن میرا
طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا

جو سر بلند کرے حق تجھے نہ کر غرہ
ہوا وہ پست جسے دہر میں غرور ہوا

غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے
خدائے پاک کا ظاہر ذرا جو نور ہوا

تمام عمر تو غفلت میں کٹ گئی میری
ثواب کا نہ کوئی کام جز قصور ہوا

یہی امید ہے آثم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور میں حاضر ہوا تو حضور ہوا

ہر زباں کو کام ہے اس جا لب خاموش کا
تام ہر پھر طبیعت میں نہیں ہے جوش کا

تیری رحمت اپنے دامن میں چھپا لے مجھے
سامنا جب ہوا آلی گور کی آغوش کا

ذکر سنتا ہے رسول پاک کا ہر صبح و شام
کیا کسی کو ناں ہے معلوم دل کی کوشش کا

کہ وہ عشق مصطفے سر پر اٹھا لیتا ہے دل
جانتا ہے ہجر کو بار گراں مہ دوش کا

کیوں نہ اے آثم تیرے دیواں میں ہو ذوق سخن
ہے تو اک ذرہ با خوان جناب ہوش کا

تمہارے چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
مجھے اختر کو چمکایا تو ہوتا

نہ لاتا تاب اے حضرت نہ لاتا
اگر رخسار دکھلایا تو ہوتا

بلا گرداں در اقدس کا رہتا
مدینے مجھ کو بلوایا تو ہوتا

گلی کے اپنے ذروں کو دکھا کر
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا

غم ہجر محمد نے رلا کر
سیہ نامے کو دھلوایا تو ہوتا

ورقہ مقصد سے تجھے اے چشم لیتا
ذرا اشکوں کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خلد کی رکھتا ہے آثم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمین شغل رہا کرتا ہی
اوج پر اب تو ہمارا بھی ستارا ہوگا

نظر مہر سے نہ ہوگی جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاری کوئی دریا ہوگا

گرد کس روز مین روضے کے پھرونگا یا رب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھا دو مجھے رویا مین حبیبا
ہر مرض کا مرے حق مین یہی نسخا ہوگا

قبر مین بھی رخ شہ یاد رہیگا مجھکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثر عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھے گا
جسکو حاصل رخ رنگین کا پسینا ہوگا

مدح سنو بیٹھو ادب سے مین غزل پڑھتا ہون
شور اب دم مین بپا صل علی کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ہے آثم
تجھسے بڑھکر کوئی دنیا مین بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ اے دل ہے محمد مصطفی میرا

دل و جان سے فدا ہون مین رخ پر نور حضرت پر
نہ ہو کیونکر اسی سے ہر دم وظیفہ والضحی میرا

نہین کچھ جا غم جو مبتلا درد و فرقت ہون
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفی میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا مین نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ محشر اے خدا میرا

مین هون پروردہ ترا مجکو بچانا نار دوزخ سے
تو هی هے رهنما میرا تو هی هی پیشوا میرا

گنا هونکا نهین کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت
که حامی دن قیامت کے هی فخر انبیا میرا

مصیبت هجر کی کچھ هو مگر مین مر نهین سکتا
مسیحا جب هو تجھسا کر سکے گی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا هون نعت پاک او آتھم
عجب کیا هو سخن هوجائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفته دل هو گیا
جالب حیرت هو کے بے دیدار مائل هو گیا

جسنے دیکھا اک نظر اوسکو حاصل هو گیا
نقش پا کے عکس سے لو ماه کامل هو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا آه
او مجھے خالق هی جنت مین داخل هو گیا

یه مقام شکر هو دلمین تو هی حب نبی
ورنه شیطان اور میر النفس قاتل هو گیا

معرفت الله کی دم مین هوئی اوسکو حصول
جو تصور مین حبیب حق کے واصل هو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا هی مومنو
جب رسول حق حبیب رب عادل هو گیا

آنکے اسکندر اگر دیکھے تو هو حیرت اوسے
کب نبی کے رخ سے آئینه مقابل هو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے
رحمت خالق کا میری قبر پر ظل هو گیا

شکر هے پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے
هو کے عاصی نیک بندون مین شامل هو گیا

تم درود اخلاص سے هر دم پڑھو اے مومنو
نعت کے باعث مین رحمت کے قابل هو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آثم اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہیں میں خدا کے جلیل کا
دیوانہ ہوں میں زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فدائے رسول ہوں
دامن ہی میرے ہاتھ میں نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عروج جاہ
رتبہ جہان میں دیکھنا عبد ذلیل کا

ہیں یوں تو پر گناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس خوش جمیل کا

لکھتا ہوں وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات میں ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال و قیل کا

امت یہ ہمنے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر و قلیل کا

رویا جو میں فراق محمد میں اے فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھوں جو میں مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی اے خدا یہی اب مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہو آثم نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثنا خوان ہوں محمد مصطفے کا ۔ مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر — خدایا ساتھ ہو آل عبا کا
تمنا ہی یہ اپنی روز محشر — زبان پر نام آئے کبریا کا
مین ہون بیمار ذلت کیجیے رحم — کوئی نسخہ ملے مجھکو شفا کا
رخ پر نور احمد پر فدا ہون — نکیون مین ورد رکھون والضحی کا
جہان مدح رسول حق پڑھو نثر — نہو کیون غل وہان صل علی کا
وہی ہی خلقت عالم کا باعث — وجود اوس سے ہوا ارض و سما کا
الٰہی جلد دکھلا مجھکو جلوہ — مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آثم
کہ جو ملجا ہوا شاہ و گدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا — کچھ وغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا
نعت نبی کے لکھنے سے پھیلی ہی روشنی — ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا
کیا معجزہ بیان ہو انگلی کا آپ کی — دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا
حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات — کیسا کیا ہی کام ادا یہ ثواب کا
حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی — یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا
گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہوگیا — آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

اتنا فراق سرور دین مین ہون بیقرار — ہی رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے — پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سرتا بہ پا ہون غرق گناہون مین اے نبی — حامی تو ہی ہو حشر مین مجھ خراب کا

جسنے خدائے پاک و نبی کو بھلادیا — دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہو اسکے منہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکل احمد کا جس انسان کو سودا ہو گیا — مثل مجنون وہ پریشان ہو کے صحرا ہو گیا

شکر ہی عشق محمد دل مین پیدا ہو گیا — حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہو گیا

کھینچکر لیجائیگا سوئے مدینہ ایکدن — طالع واژون مرا جو کچھ بھی الٹا ہو گیا

روز و شب کرتا ہون مدحت مین رسول پاک کی — پھر تعجب کیا فزون میرا جو رتبا ہو گیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوئے قمر — دیکھیے اعجاز وہ دم مین دو پارا ہو گیا

دین و دنیا مین اوسکی نیکنامی ہو گئی — جو نبی پاک کی الفت مین رسوا ہو گیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھون مین صحرا ہو گیا

در شہ پہ ہو یارب سر ہمارا . وہان کی خاک ہو بستر ہمارا

خدا کے پاس ہی ہر وقت منظور | عجب ذیشان ہی سرور ہمارا

جو شہ کی آستان پر جان نکلے | بہت انجام ہو بہتر ہمارا

کیا کرتے ہین ہم وصف محمد | الٰہی ہو مدینہ گھر ہمارا

نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق | شفیع حشر ہی رہبر ہمارا

ہمارے دلمین عشق مصطفےٰ ہی | ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آتش
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا | جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا

لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز | جبرئیل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا

رہتی ہی مدینے مین بہار ایک نئی روز | جھونکا وہان جاتا ہی نہین باد خزان کا

ای کاش مین پہنچ جاؤن مین غنچے کیطرح | خادم مجھے کر دے کہین اللہ وہان کا

اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے | مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آتش
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھو نہین کیا وصف شاہ دین کا وہ فخر ہی سارے مرسلین کا | نشان ہی اوس سے فلک زمین کا بہا ہی نقش اولین کا

فراق سرو مین ہون یہ لاغر کہ سب سمجھتے ہین تار بستر
کیون ہو میرا یہ حال ابتر ہو جیسا اوس زلف عنبرین کا

عجب ہے جو شب ہو زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہو الفت
بھلا مین دون کس سے اوسکو نسبت یہان ہے یکتا شب چراغ چین کا

بیان ہو اعجاز شاہ کا کیا خدا کے اُٹھانو کا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دو پارا یہ معجزہ اک تھا شاہ دین کا

ہوے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آتش یہ جن آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ مین اس درجہ مین نزار رہا
کہ خار دشت کے دل مین بھی میرا خار رہا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہین ٹھیرا
نبی کے ہجر مین اس درجہ بیقرار رہا

اونھین کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھین کی ذات سے اسلام کو وقار رہا

کسیطرح ہو سخن میرا ای خدا مقبول
کہ مین حبیب پہ تیرے ہون جان نثار رہا

نبی کے بعد ابوبکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار رہا

ق
ہوے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار رہا

الٰہی جلد پہنچ جاؤن اب مدینے مین
یہان پہ آتش غمگین ذلیل و خوار رہا

بیان انسان سے مشکل ہے شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات مین آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھلجائے رہائی کا

الٰہی جلد ہی مجھکو نظر آجائے وہ روضہ
کہ صدمہ اوٹھ نہیں سکتا ہی مجھسے اب جدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہی
نبی کا روئے اقدس آئینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی میں خلاف شرع اکثر کام کرتا ہوں
تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی اور برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کر دے طفیل مصطفےٰ یا رب
کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہیں جتنے انبیا سب تابع احمد کے شاہ ہیں
اونھیں پر رہ گیا ختم ہی یہین خاصیت مصطفائی کا

لکھیں گے سر کو میرے سرفرازی سربلندی ہو
کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہوں گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیوں راہ بتلائیں نہ ای آثم
خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لو گل نعت نبی کا خامہ گلچین ہو گیا
ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہو گیا

وصف لبہائے محمد نظم جب میں نے کیا
پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہو گیا

جو ہوا محجوب خلاق و عالم سے ذرا
اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہو گیا

گل کی بو آئی جو لکھا وصف روئے شاہ دین
زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہو گیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پر نثار
مال و زر کو جو تصدق کر کے مسکین ہو گیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہیں تقدیر سے
جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہو گیا

شاد ای آثم حقیقت میں اوسکو جان لو
جو رسول اللہ کی فرقت میں غمگین ہو گیا

جب مرے پیش نظر شہ کا مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جاینگے دریاے الم سے ہم سب
جوش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی مین جو مدینے کو نہ مین جاؤنگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الٰہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہے وجہ کہ قربان سب زمانہ ہوا

خدا کی راہ مین دیتا ہے جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ مثل مجلس انجم تمام خانہ ہوا

نکیون ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خدا ے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت مین
دہن سے صل علیٰ کا عیان ترانہ ہوا

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ سب کہین ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

کیا ہو ادا ے جو جواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے مین ہو بے نیاز کا

پابند جو بشر ہو ہمیشہ نماز کا
کیونکر ہوین نہ حورین ہمراز اوس پاکباز کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ
پھر سیکھیں کس لیے پر طریقہ مجاز کا

یارب چھڑا نے مجھے تو محمد کے واسطے
قیدی ہوا ہون میں جو حرص و آز کا

غم کیا مجھے میں زلف نبی کا ہون شیفتہ
آیا ہی ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نہ کیون بزم دہر میں
عادی ہون مثل شمع میں سوز و گداز کا

وہ میکدے میں دہر کے پیتا ہون میں شراب
جسکے پیے ہی شرع میں فتوی جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول
عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ ری شان شاہ کی صورت تو دیکھیے
دم بند جس سے ہوتا ہی آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہی بار بار
مثل اویس کشتہ ہون میں تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشدے اپنے کرم سے تو
یارب ہی تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہی بھروسا زیست کا طیبہ کو جلد چل
آثم نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہو گیا
خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہو گیا

کیا رخ پر نور کو تشبیہ دون میں چاند سے
کفش پا سے جب خجل مہر منور ہو گیا

چہرۂ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم
زلف سے شرمندہ شاہا مشک اذفر ہو گیا

دونون عالم میں ہوا حاصل مجھے عز و وقار
جب سے جاری نام شہ میری زبان پر ہو گیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو / جسطرف گذرے وہی کوچہ معطر ہو گیا

جب پسا مین سنگ فرقت سے نبی کے مومنو / جسم میرا خنجر ایمان کا جوہر ہو گیا

یاد جب آئے دم گریہ دُر دندان مجھے / میرا ہر آنسو جہا مین رشک گوہر ہو گیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم / میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہو گیا

وصف ابروے محمد ہو گیا جسمین رقم / شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہو گیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ ای آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہو گیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہو جائیگا / ہر سخن میرا بھی مقبول خدا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے / یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا

کی ہی مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر / میرا حامی روز محشر مصطفےٰ

جب خدا پونہچائیگا ہمکو مدینے کے قریب / پھر تو اپنا سبز نخل مدعا

دھیان ہی مدح نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہی یقین بالخیر تیرا خاتمہ ہو جائیگا

یا الٰہی کہین لڑجائے مقدر اپنا / ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا / تم جو رویا مین دکھا دو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت ہین داور اپنا
نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا

کسطرح فخر رسولون کا نہین ہو اسکو کہون
دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا

حشر مین دیکھکے امت یہ کہیگی ہمکو
دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا

ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجیے جلد
اسجگہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے
پھر نہ کیون سمجھین کہ ہی چشمۂ کوثر اپنا

یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب
چین اک دم نہین لیتا دل مضطر اپنا

یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین
آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا

سو سنو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر
مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا

آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچا دے
ہو مدینے کی زمین اور تن لاغر اپنا

مین گدا کوچۂ احمد کا ہون یہ خواہش ہی
روضۂ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہی مدام ای آثم
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال مین اپنی تباہی کا
گناہون سے مرے دل پر ہی اک دھبا سیاہی کا

خدا سے حشر مین کیونکر گناہون کو چھپاؤنگا
کریگا قصد اک اک عضوِ تن میرا گواہی کا

کھلا یا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھون مین باقی ہی
ہی میری روح مین عالم چراغ صبحگاہی کا

گنہ کثرت سے ہین کیا پیش جائیگی دم محشر
نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذرخواہی کا

کیونکر بات بنجائے زمانے مین تری آثم
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا
شربت سے مجھے پلائیے یا شاہ دید کا

اللہ نے جو ابروِ شہ کا دیا ہی انس
اس وجہ داغ دل ہی ہمیشہ چاند عید کا

ہی قرب ہر بشر سے نہین دور رب ذرا
مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا

کرتا ہون تازہ طرز سے ہر وقت مدح شاہ
شہرہ نہ کیون ہو میرے کلام جدید کا

دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم
رہتا ہی خوف صدمۂ یوم الوعید کا

جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو
وہی ہی قفل جنان کی کلید کا

شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا مین
سطرح ہون کلام مجید کا

آثم تو راہ عشق کو طی کرکے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر دور و بعید کا

اعلیٰ ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا
کیا اوسکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا

درپیش ہی ہر اک کے لیے منزل عدم
ای دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا

مٹ جائے میری ظلمت عصیان کسیطرح
تیرے سوا نہین کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھیں ملوں جو روضہ اقدس پہ جا کے میں
کیوں ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا

کس طرح لیکے جائینگے محشر کے روز آہ
گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا

ہو جائے شکر امت احمد ہوئے جو ہم
آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا

گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر
پر تھا خیال خلق خدا کی رفاہ کا

اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو
بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا

آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال
کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی مین خوب ہے آثم کہی غزل
صل علی کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا
عشق ہمکو دیا پیمبر کا

تو بچانا طفیل حضرت کے
یا الٰہی خطر ہی محشر کا

روی رنگین کے ہو سکے ہم شکل
یہ کہاں حوصلہ گل تر کا

کیا بیان ہو صفای روے نبی
ہی خجل آئینہ سکندر کا

تشنہ لب کب رہیگی یہ امت
ہاتھ آئیگا جام کوثر کا

وصف دندان مصطفی ہو رقم
رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا

کر سکے یہ زبان کیا مدحت
ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤں گا نہ خوش ہو کر — میں ہوں مشتاق آپکے در کا
یا الٰہی یہ نفس شیطان ہے — ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

میں ہوں عاشق رسول کا اثم
مجکو کیا غم ہے روز محشر کا

گناہوں میں سب عمر کھویا کیا — نہ جاگا مرا بخت سویا کیا
ادا کیوں نہ کرتا میں شکر خدا — زبان کو مری حق نے گویا کیا
میں اس کشت دل میں ریاضت کے ساتھ — ترے تخم الفت کو بویا کیا
میسر نہ دیدار حضرت ہوا — میں اس غم میں ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا میں اثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یارب کہیں زمین نہ تھی آسمان نہ تھا — بس تو ہی جلوہ گر تھا کسیکا نشان نہ تھا
تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال — قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا
دنیا میں رہکے اوسکی عبادت نہ بھولتے — عقبے کا کام کچھ ہمیں بارگران نہ تھا
مہر رسول پاک کی چمکی جو روشنی — دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا
اچھا ہوا خدا نے جو قرآن میں مدح کی — قابل ثنا کے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی میں رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفیٰ کے کوئی درمیان نہ تھا

شکر خدا ادا کروں کیوں میں نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت جسے ہرگز گمان نہ تھا

روشن کیا تھا نور ہی نے جہان جب
تارے نہ تھے برج نہ تھے آسمان نہ تھا

آفاق میں ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہاں نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو تمہیں
پہلے تو آنسوؤں کا یہ دریا رواں نہ تھا

اعجاز مصطفیٰ کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق قمر ہوا

دندان مصطفیٰ کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا

وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق کے لیے
تو نخل نعت سے اسے حاصل ثمر ہوا

کس روز ہم نے نعت نہیں کی رسول کی
کس دن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا

جائینگے کرتے راہ میں ہم سجدے شکر کے
جس دن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا

شہرہ نہ کیوں ہو سارے زمانے میں مدح کا
میرے تو دل میں عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہو گیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب سے تجھے مد نظر ہوا

کیونکر کروں نہ شکر میں پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا ہین یاد گیسوے زلف گاہ رخ
سیرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین
رتبہ زیادہ ہو اوسی پرہیزگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین
ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرہ رنگین کیا رقم
دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کریگا کیا
لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی
رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جا کے میری اجل آئے ای خدا
گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آثم کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی اوس غفار کا

صدقہ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا
مومنو ظل لوائے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کردو نیکی سے بدل
اسطرف بھی اک نظر ای میرے سرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم ای مومنو
جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کی چھوٹینگے روز جزا
انبیا ہونگے کھڑے نزدیک منبر دیکھنا

پاس اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا
ذات حضرت کا شرف اللہ اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی
آگ کو ٹھنڈا کرے گا دیدۂ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا
چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا

حق تو یہ ہی ای میرے رزاق ہی تیرا ہی کام
رزق پونہچانا سبھون کو اور برابر دیکھنا

آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب میرے آقا میرے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہوگیا
لو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہوگیا

عاشقان روئے احمد نے جو کھولی چشم دل
مہر گردون و برو اونکے شرارا ہوگیا

کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو
ماہ بھی جنکے اشارے سے دوپارا ہوگیا

جا چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین
وعدۂ دیدار محشر پر سہارا ہوگیا

اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر
جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہوگیا

کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دیکھے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمہارا ہوگیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا
دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا

صدقے سے زلف کے سب خطا ہو مری معاف
ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا

دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے
حیرت کی جا ہی کوزے مین دریا سما گیا

جائیگا روسیہ بھی زیارت کے واسطے
جسدم کہ سوی طیبہ کوئی قافلا گیا

روزِ ازل سے عشق محمد ہوا مجھے — آنکھوں سے کب تصورِ شاہ ہدا گیا

جاؤں جو ہند سے سوئے طیبہ تو ہو یہ شور — صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آثم خدا کے فضل سے سارق نہیں ہیں ہم
باندھا وہی جو ذہن میں مضمون آ گیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا — واعظ سے ہی بڑھ کر کہیں اسلام ہمارا

بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل — اللہ نے بخشا ہمیں انعام ہمارا

دیوان میں رقم نعت محمد ہی سراسر — مٹنے کا نہیں دہر سے اب نام ہمارا

تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمیں شوق — بہتر ہو الٰہی کہیں انجام ہمارا

دیتا رہا دھوکے ہمیں شیطان ہزاروں — کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا

اب دردِ جدائی سے نہیں جان بلب ہیں — پہنچا دے صبا جا کے یہ پیغام ہمارا

آثم کی طرح نعت کا ہی شغل ہمیں بھی
صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان میں آیا — پھر بھی ہی حیرت کہ نہ پہچان میں آیا

طاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی — ہی حکم الٰہی یہی قرآن میں آیا

حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر — واللہ خلل اوس کے تو ایمان میں آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک | جبریل جنان سے لیے آن مین آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان مین آیا

کیا نعت نبی مین مجھے دعوی ہو رقم کا | عاجز ہی زبان حوصلہ ہی پست قلم کا
پیردہ ہون جو محبوب خدا کا مین ازل سے | ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا
خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور | شاید کہ ستارہ ہی مرے بخت کا چمکا
نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا | اندیشہ نہین کثرت اندوہ و الم کا
کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہمکو | محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا
مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی | رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا
روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب | شعلہ دل پر سوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون نہین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہا تری شیرین بیانی کا | یہان آتا ہی صادق حکم مجھ پہ بے زبانی کا
کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفی ہر دم | بھروسا کچھ نہین ہی مجکو اپنی زندگانی کا
شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے | مثال طور روشن ہو گیا گھر ام ہانی کا

مین کہنی چلا نعت سرور دین نظم کرتا ہون — کرین انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا

گنہگارون کی بخشش ہوگی محشر مین شفاعت سے — یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا

غم عشق رسول پاک سے مغموم رہتا ہون — ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیش جاودانی کا

رسول اللہ کے مین چہرہ انور کا عاشق ہون — جگر پہ داغ روشن ہی مرے سوز نہانی کا

حقیقت مین فقط نام خدا رہجائیگا باقی — ہی سامان جسقدر مٹجائیگا سب دار فانی کا

کلام نعت کیون تیرا پسند آئے نہ عالم کو — جہان قائل ہی ای آثم تری شیرین زبانی کا

ردیف بای موحدہ

یا الٰہی میری آنکھون کو بصیرت ہو نصیب — خواب ہی مین روئے انور کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی آرزوئے دل ہماری ہی یہی — مصطفے کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہون مین مداح حبیب حق عجب کیا روز حشر — آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا الٰہ العالمین مجکو طفیل ذات پاک — زندگی مین کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہون مگر امت مین ان کی ہون — کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب

یا الٰہی فضل سے تیرے عکاشہ کی طرح — مجکو بھی اک بوسہ مہر نبوت ہو نصیب

یا الٰہی رات دن مین بندگی کرتا رہون — ان کا فی طور ہر وقت خلوت ہو نصیب

یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر — جب نکیرین آئین مرقد مین زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی ورد زبان ہو والضحیٰ
مصحف روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی میں مدینے میں پہونچ جاؤں شتاب
دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی بیعت ہو نصیب

یا الٰہی اثم خستہ کا ہے ہر دم خیال
یہ نئی تلوار ہو اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہے کہ اثم کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کار رحمت ہو نصیب

یہ قلم کو نہیں طاقت جو لکھے شان عرب
رحمت حق سے بھرے رہتے ہیں مسلمان عرب

یہی حسرت ہے الٰہی مرے دل میں ہر دم
مرے سر پہ ہو پڑی خاک بیابان عرب

کیا کروں سیر میں باغوں کی مدینے کو چلوں
اپنا ہمسر نہیں رکھتا ہے گلستان عرب

اپنے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن
پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربان عرب

ہر ولایت پہ فضیلت ہو نہ کیونکر اس کو
جب رسول دو جہاں ختم ہوں ثناخوان عرب

ہاں مدینے کو چلے جاتے ہیں اثم ہر سال
کیا قیامت ہے کہ بندہ نہیں شایان عرب

تاج عزت کا سر شہ پہ مزین ہو نہ کیوں
در دولت کے ہوں خادم امم جو شاہان عرب

نور میں جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ جائے
ماہ بنجائے اگر شمع شبستان عرب

بعد مرنے کے وہیں قبر بنے گی اثم
ہمسے تاحشر بھی چھوٹے گا نہ میدان عرب

منبع لطف و عنایات تھی معراج کی شب
احد و احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کلک سے کسطرح رقم
لاکھ راتون کی مگر رات تھی معراج کی شب

دھیان تھا امت عاصی کا نبی کو ہر دم
لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھین حورین کیون
یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما ای آثم
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہی جا رہین ای دل مدینے کے قریب
ہون تڑپ کر جلد اب داخل مدینے کے قریب

فوق ہی شاہان عالم پر وہ جتنے ہین ہر طرح
ای فلک رہتے ہین جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین وہ بیان کا
کوئی جا نکلے اگر عادل مدینے کے قریب

کسلیے پھرتا ہی ای نادان تو ہر ایک جا
دولت کونین ہی حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہین اسرار غیبی منکشف
جب پہونچتا ہی کوئی کامل مدینے کے قریب

کسطرح عاصی ہین وہ جو پہونچ جاتے ہین وہان
رحمت حق ہوتی ہی نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہرون مین گھر آثم بنا ہی عبث
کر تو مسکن جا ای غافل مدینے کے قریب

ردیف تای فوقانی

کرون اب کس زبان سے مین بیان مولد حضرت
فرشتے جانتے ہین عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پہونچون مدینے یہ تمنا ہی
رہون مین دیکھتا ہردم مکان مولد حضرت

حقیقت مین زمین و آسمان سے بڑھکے رتبہ ہی
برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت

گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا
فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت

کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر رکھون
خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت

زیارت انکی بھی کرون تو سجدہ مجکو شادی ہی
عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہو تھے ہین قربان
ہی بڑھکر آسمان سے عز و شان مولد حضرت

مین کیا ہون اور زبان میری ہی کیا جو وصف ہو اثم
تعجب مین ہین سارے مدح خوان مولد حضرت

رہیگی بعد مردن یاد شان مولد حضرت
زمین خلد پہ ہو گا گمان مولد حضرت

جو منکر ہین کہو جو چاہو حق مین اونکے اور زیبا ہی
بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت

خوشا قسمت مشرف رہتے ہین ہر دم زیارت سے
عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

برستی رہتی ہی ہر دم وہان پر رحمت یزدان
وہ اعلی ہی زمین دلستان مولد حضرت

بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ
ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت

نہ کیونکر اشتیاق دل سے مین اسکو پڑھون ہر دم
نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت

نہین ہی صبر کی طاقت اثم کے اب مجکو
خدایا جلد دکھلا دے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے مدارات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق مین تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہے کہ عجب بات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہین پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤن مین پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشعلین نور کی ہر ایک جگہ روشن تھین
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیون بلایا تھا محمد کو فلک پر آتش
کوئی واقف نہین کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی رویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کرین ناچار ہین دھبا نہ عصیان کا مٹا
آنسوؤن سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

یعنی نبی کی مدح جو مقبول خالق ہوگئی
یون تو نعت شاہ مین ہوتے رہے گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کرین اسکا علاج
کشت دل مین ہمنے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی رہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جاگون عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجکو ہند مین سویا بہت

زائرون نے جب غلاف قبر شہ لا کر دیا
پھر تو آنکھون سے لگا کر اوسکو مین رویا بہت

مدح کرتا ہون تمھاری مفلس و ناچار ہون — یا نبی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یا الٰہی یون تو آثم بھی سیہ کار و زبون تھا — پر رہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

ردیف ثای مثلثہ

الف ہین آپ کی ہون مین طلبگار الغیاث — شاہا مجھے دکھائیے دیدار الغیاث

یا رب رہائی مکر سے شیطان کے ملے — بہکا رہا ہے مجھکو یہ مکار الغیاث

ای نخلبند باغ جہان رحم کر ذرا — آتا ہے یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون نے مجھے بڑھا — ثابت رہا نہ جبہ نہ دستار الغیاث

ہین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھکر — ای باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کر سکا — شہرہ مسیح کا ہوا بیکار الغیاث

بہر خدا دکھا دین لب جانفزا کو آپ — مرتے ہین لاکھون آپ کے بیمار الغیاث

طے کرنا راہ نعت کا مشکل ہے کیا کرون — لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آثم کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

دین و ایمان کا گلستان ہے فرمان حدیث — دلمین قرآن تو لب پر گل خندان حدیث

اہل اسلام کو ہے بہت پیروی شرع خدا — فقہ کا ہے یہی فرمان یہی فرمان حدیث

دین و دنیا مین نہ کیونکر ہون وہ سب سے اعلیٰ — ہون جو احمد پہ فدا اور ہون قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مرا دل ہو نثار — جان رہے حق پہ فدا مین ہون قربان حدیث

نام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی — جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیون نہ مقبول ہو درگاہ مین آثم کا کلام — پیرو حکم الٰہی ہی ثنا خوان حدیث

مصطفیٰ کی کیون نہین ہوتی ہی دعوت الغیاث — درد فرقت سے نہین ہی مجھ مین طاقت الغیاث

مجکو طیبہ مین بلا لو جلد ای والا نسب — ہند مین کرتا رہون کبتک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو مین بچ جاؤنگا — سامنے ہی آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا — رہتی ہی دلمین مرے ہر دم حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پہنچون مدینے کی طرف — مفلسی سے گھٹنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان — دیکھیے ٹلتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجائے طیبہ کو مجھے — کی بسر اس آرزو مین ایک مدت الغیاث

ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج — بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہون شیفتہ — مجکو نہین ہی گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشق نبی ملے
ہر آنکھ کو ہی دید پیمبر کی احتیاج

طالب نکیون تمھارے ہین امت کے سب ہین
وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج

جنت مین جاؤن گا تو کہونگا رسول سے
مجھ پیاسے کو ہی ساغر کوثر کی احتیاج

محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر
ہی کشتۂ نجات کو لنگر کی احتیاج

سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیل شاہ
آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج
حق نے افلاک پر بلایا آج

حورون نے چوم کر قدم شہ کے
بخت خوابیدہ کو جگایا آج

حشر مین سب کہینگے حق نے تمھین
سید المرسلین بنایا آج

نعت کہنے سے اپنے رتبے کو
کچھ فزون آسمان سے پایا آج

کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے
مژدۂ مغفرت سنایا آج

سلسلۂ زلف کی بلائین لین
طوق کس نے بنا پنھایا آج

ق

شب معراج کہتے تھے قدسی
حق نے جلوہ تمھین دکھایا آج

ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور
ہمنے مدت مین تم کو پایا آج

جلد طیبہ دکھا دے آثم کو
یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہوا انبیا کی احتیاج　　انبیا کو ہو محمد مصطفی کی احتیاج
اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا　　کیون نہو ہر اک کو ایسے پیشوا کی احتیاج
ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے　　ہی ہمین والشمس کی یا والضحی کی احتیاج
واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی یہ کائنات　　تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج
یا الٰہی شربت دیدار ہوا تو نصیب　　مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج
ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی　　ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج
دے گل باغ رسالت کو مجے جا کر خبر　　اسلیے رکھتا ہون مین باد صبا کی احتیاج
دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا　　اونسے پر آئے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آثم کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پہنچے شہ والا شب معراج　　خالق سے ملے جا کے پیمبر شب معراج
محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور　　ہر چرخ پہ بچھا نور کا بستر شب معراج
یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ　　گلدستے بنے چرخ پہ اختر شب معراج
حضرت کے جو دشمن تھے اونھین غم تھا قلق تھا　　پر عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج
خلوت تھی نکیون ہوتین ہمراز کی باتین　　یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے — پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج

آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش — باندھے تھے پر سب نے فلک پر شب معراج

ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت — کچھ اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے اثم ہون بیان تیرے مگر کیونکر

تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج — کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

جبریل نے پر ل کے کف پا نبی پر — سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج

لحظے مین کیا آپ نے طی ساتون فلک کو — گھر دم مین براق آپکے لایا شب معراج

کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف — لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج

جسوقت ہوا لطف الٰہی تو نبی نے — سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج

نزدیک گئے حق کے ہوئین راز کی باتین — واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج

ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے — جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

اثم ہوے حیران ملک دیکھکے جسکو

اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوے واصل شب معراج . ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

خال رخ پرنور سے شرمندہ تھے تارے
اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج

یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی
اک دم میں گیا سیکڑوں منزل شب معراج

مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے
ترتیب تھی گردون پہ بھی محفل شب معراج

جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورت
والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج

سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے
آپ پہنچے فلک پر شہ عادل شب معراج

شک بخشش امت مین کچھ آثم نہین باقی
شہ جا کے سند لائے ہین کامل شب معراج

گوہر ہین وصف شاہ کے درج دہن مین آج
ہو کیون بھرا نہ لطف ہمارے سخن مین آج

حاصل ضرور ہوگی اوسیکو بہشت گل
مر جائیگا جو عشق رسول زمن مین آج

گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو
خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن مین آج

کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا
جلوہ ہی رو کے عیش کا بیت الحزن مین آج

آثم نہین جو عشق محمد بڑھا ہوا
لگتا نہین ہی کیون دل محزون وطن مین آج

ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھا دے پھر پیمبر کسیطرح
یارب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح

اللہ سے دعا یہی کرتا ہون مین مدام
سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

روتے مین یاد رکھتا ہون دانتونکو اسلیے
پھر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہون وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہون معطر کسیطرح

بیتاب ہون بہت مین فراق حضور مین
یارب دکھا دے روے منور کسیطرح

پیاسا ہون وقت نزع تو سرور سے یہ کہون
مجکو پلا دو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک سے یہ کہتا ہی ای فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب مین آؤن نہ مین کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

آثم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہوگا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے مین کھینچتا ہون مین خمار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی ای خدا
پیدا ہی میرے رنج گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دبگیا
گٹھری دھری تھی سرپہ کہ ہربار کی طرح

امید ہی کہ پونہچون مدینے مین جسگھڑی
تو گھومون گرد روضے کے پرکار کی طرح

شیطان کے مین جور سے عاجز ہون سربسر
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہار
داغ جگر ہی سینے مین گلزار کی طرح

مین ہون ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت میں اسلام کی طرح
ہون میں تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح

لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال
پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح

ہین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب
ظاہر ہو میرے چہرسے اسلام کیطرح

پونہچین گے اب سوا مدینہ کہین نہ اور
سیکین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح

بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو
مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح

رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو
عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح

بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان
یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح

جب تک نہ جم کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے
پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح

نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر
تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح

آثم مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی
آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھائے نبی کا جمال رخ
رہتا ہی اندنون مجھے ہر دم خیال رخ

ماہ تمام اپنا دکھائے گا کیا کمال
ظاہر ہوا ہی ہر یہ نبی کا کمال رخ

ادمن رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون مین آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھلے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوہ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین خدا سے سوال رخ

آثم یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر ہوا گستاخ
تمھاری نعت کو کہکر مگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدہ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم مین
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آثم نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسدرجہ تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہی میرا وصف مدینہ جو مین کرون | رحمت کے در وہان پہ تو ہین بجا فراخ
میری زبان پہ نعت محمد ہی دم بدم | شکر خدا کہ ذہن مرا ہوگیا فراخ
عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح | کرتی ہی دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ
سبحان کسطرح نہ آثم کو سب کہین | مدح نبی مین جو ہوئی فکر رسا فراخ

ردیف دال مہملہ

مین دل سے ہون ثناخوان محمد | مری جان بھی ہی قربان محمد
مری یہ آرزو بر لا خدایا | کہ ہو جاؤن مین مہمان محمد
نہ نے رشک گل خورشید دم مین | پڑے جو داغ ہجران محمد
زبان کو میری طاقت کہان ہی | کرون مین جو بیان شان محمد
بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر | ہین عرشی زیر فرمان محمد
بھرون مین گوہر مقصد سے دامن | طفیل وصف دندان محمد
الٰہی حشر مین مجھکو نہ ہنسانا | مین ہون دنیا مین گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آثم
خدا ہی مرتبہ دان محمد

مجھے ہی انس گیسوے محمد | بسی ہی دل مین خوشبوے محمد

دکھا دے اے خدا کوے محمد
رہا کرتا ہے دل سوے محمد

ابھی مٹ جائے داغ دل ہمارا
جو آجائے نظر روے محمد

کیا انگشت سے شق ماہ گردون
یہ دیکھو زور بازوے محمد

وہین ہو جائے دہ تفسیر قوسین
جو لکھون وصف ابروے محمد

پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر
جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد

پیے گی تشنہ امت اوسکا پانی
جو ہوگی حشر مین جوے محمد

بیان ہو رتبہ شاہ دین کا کیونکر
فلک ہین زیر قابوے محمد

مرا دل بن گیا خورشید انور
طفیل مدحت روے محمد

ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر
مجھے ہے عشق ابروے محمد

وہی ٹھہرے جہان مین صاف باطن
نظر جسکی پڑے سوے محمد

کوئی کیا خلق مین ہمسر ہوا ونکا
خدا کو بھاتی ہے خوے محمد

خدایا جلد دکھلا دے مدینہ
طفیل قد دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو اے آثم مین جنت
جو آجائے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد
دکھا دے مجکو دیدار محمد

دعا میری یہ ہی ہر دم خدا سے
نظر آجاوے رخسار محمد

مقر ہین ہم رسول حق کے و سے
شقی کرتے ہین انکار محمد

عزیز خلق اونکی ذات ہو جاوے
جو پائین ظل دیوار محمد

کہینگے روز محشر انبیا سب
شفاعت ہی بکر کار محمد

ہی زلفون پر گمان لیلۃ القدر
سو رہی شب تار محمد

دعا آثم کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایان آثار محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیدائے محمد
رکھتا ہون ازل سے مین تمنائے محمد

آباد بیابان مدینہ رہے مجھسے
ہو سر کو الٰہی مرے سودائے محمد

مین عاشق شیدا ہون مری نعت ہی مقبول
ہر شعر سراپا ہی سراپائے محمد

خورشید قیامت کو بھی وہ جانے ذرہ
دیکھے جو جمال رخ زیبائے محمد

کہتے تھے فلک پر شب معراج یہ قدسی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے محمد

یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو
پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتائے محمد

یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی
ان آنکھون سے دیکھون مین تلوائے محمد

آنکھون مین لگاؤن مین اوسے صورت سرمہ
ہاتھ آئے اگر خاک کف پائے محمد

ہر دم مری اللہ سے آثم یہ دعا ہے
دکھلا دے زیارت روضۂ زیبائے محمد

قرآن اگر ہے رخ نیکوئے محمد
تفسیر ہے کچھ کم نہیں ابروئے محمد

مدت سے تمنائے زیارت ہے الٰہی
رویا ہی مین آجائے نظر روئے محمد

ثابت ہو خطا مشک ختن جو کہوں انکو
بڑھکر ہین شب قدر سے گیسوئے محمد

محشر مین پلائینگے سب امت کو وہ ساغر
کوثر کو نہ کیونکر کہوں مین جوئے محمد

سب شیر کہین بیشۂ اسلام کا مجکو
یارب کہین بنجاؤن سگ کوئے محمد

اللہ سے ہر دم ہے یہی دل کی تمنا
ہر وقت رہے آنکھ مری سوئے محمد

شق کر دیا انگلی کے اشارے سے قمر کو
کس زور پہ تھی قوت بازوئے محمد

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آثم
تھا جملہ فرشتون پہ بھی قابوئے محمد

مدت سے یہ بندہ ہے طلبگار محمد
اللہ دکھا دے اسے دیدار محمد

کچھ شک نہین دوزخ مین ہمیشہ ہوگا وہ
جس نے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد

کہتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر
منظور جو ہوتا نہین اظہار محمد

کچھ عرصۂ محشر مین نہین فکر نہ ہوگی
کرتے ہین دل و جان سے ہم اقرار محمد

ہر جا ہی کھلی مسئلۂ فقہ کی دکان
ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد

طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ
کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد

کیونکر نہ رکھین وہان شب و روز ہم اوسکا
جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد

ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی
رکھ دل مین خیال گل رخسار محمد

مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود
کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد

کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس گور
آثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی بڑھے یہ ولاے محمد
کہ ہو جاؤن اک دن فداے محمد

خدا کا رکھو خوف ہر وقت دل مین
ہمیشہ یہی ہی رضاے محمد

نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف
رہون مین بھی زیر لواے محمد

مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے
کہ ہی عرش سے بڑھکے جاے محمد

لگاؤن مین آنکھون سے کیونکر نہ بیتو
میسر جو ہو خاک پاے محمد

خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا
وہ پیدا ہوئی ہی براے محمد

الٰہی تو کر میری امت کی بخشش
یہی دمبدم تھی دعاے محمد

حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا
وہ ہین سب کے سب آشناے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہنچے — کہا سب نے تشریف لائے محمد
سنا یہ جو مژدہ تو حوریں پکاریں — ق کہ صل علی آج آئے محمد
سوئے خلد جب وہ گئے بہر گلگشت — تو رضوان نے بھی چومے پائے محمد
یہ حوروں کے نغمے سے آتی تھی آواز — کہ ہے جان سب کی فدائے محمد
یہ کہتے تھے معراج میں سارے عرشی — ملا کون حق سے سوائے محمد
جو ہیں اولیا انبیا حشر کے دن — کرینگے سبھی اقتدائے محمد
تصور رہے طیبہ کا دن رات مجکو — کبھی لے اڑے گی ہوائے محمد
یہ ہے ابتدا سب میں پہلے ہوا نور — کوئی جانے کیا انتہائے محمد
ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہوں — وہ کرتا ہوں جو ہے رضائے محمد

دعا حق سے آثم کی ہر دم یہی ہے
کہ مقبول ہو یہ ثنائے محمد

عالم میں ہے جو خلق کو رتبے نبی پسند — تو اپنے مغز جان کو ہے بوے نبی پسند
ہے خلق اونکا خلق خداوند دو جہاں — کیونکر نہ آئے خلق کو خوے نبی پسند
یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا — جنت سے بھی زیادہ ہے کوے نبی پسند
اللہ کھاکے کہتا ہے والشمس کی قسم — یعنی کہ ہے بہت ہمیں روئے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ
ہر تشنہ لب کو آئیگی جوشے نبی پسند

والّیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آتش کو پھر نکیون ہون وہ مُوئے نبی پسند

یہ معجز نما تھا ہمارا محمد
کہ سنگ و شجر نے پکارا محمد

کرے پیروی خلق کیونکر نہ ہر دم
جب اللہ کو خود ہو پیارا محمد

بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی
زمانے مین وصف تمہارا محمد

تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر
نہ کیون ماہ کرتے دو پارا محمد

قیامت کو جائیگی جنت مین امت
کرینگے برابر اشارا محمد

گناہون کی کثرت سے امید کیا ہی
شفاعت کا اک ہی سہارا محمد

قیامت مین آتش کو تم بخشوانا
بھروسا ہی تم پہ ہی سارا محمد

کوئی انسان کریگا کیا بیانِ روضۂ احمد
بڑھی ہی عرش اعظم سے بھی شانِ روضۂ احمد

رہا کرتا ہی مہرِ آسمان جاروب کش دن بھر
ہی شان رفعت گردون نشانِ روضۂ احمد

گلستانِ مدینہ بلبل دل کسطرح چھوڑے
بہ رنگ باغ ہی ہر اک مکانِ روضۂ احمد

لیا کرتے ہین بوسا کنانِ عرش آ آکے
ہی مثلِ سنگِ اسود آستانِ روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آثم خدا نے شاہ والا کو
کہ رہتے ہین ملائک پاسبان روضہ احمد

ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہی پئے دیوان کاغذ
صبح رخ سے جو بنے رشک گلستان کاغذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر
ہو گیا دہر مین اوسوقت ذیشان کاغذ

جیب مین چاہون کہ مدینے سے ہی شقہ آیا
ہاتھ مین لاکے جو دیکھے شہ سلیمان کاغذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مینے
تو سکندر بھی ہوا دیکھ کے حیران کاغذ

شعلہ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون
صفت دامن آتش ہوا سوزان کاغذ

صبح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر
وصف سے خال کے ہوتا ہی پرافشان کاغذ

آرزو باد صبا سے ہی یہی آثم کی
کہ پہونچ جائے مدینے کسی عنوان کاغذ

ہی وصف حسن شاہ دوسرے میری زبان لذیذ
یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب
معلوم ہوگا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک
ہو جائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ اوس لب شیرین کی ہی جو
نزدیک میرے ہی یہی عشق نہان لذیذ

وصف دندان شاہ ولی [illegible]
آثم ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہے امت جو زمین پر
عرق آتا ہے حضرت کی جبین پر

جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت
ہے رحمت ختم ختم المرسلین پر

امیر خلد ہم ہونگے مقرر
ہم ایمان لائے ہین سلطان دین پر

ہمین کافی ہے سودا زلف شہ کا
ہے نازان حور زلف عنبرین پر

ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے
نہین موقوف کچھ روح الامین پر

ہلال آسمان بھی غم مین خم ہے
نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوٰۃ آثم کی پہنچے اجمعین پر

بھروسا ہے شفیع روز محشر کی شفاعت پر
نہین ہم مطمئن اس بندگی پر و طاعت پر

بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلائیے شاہا
نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر

الٰہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجکو
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر

گل جنت مجھے خوش آئے بعد مرگ کیا رضوان
فدا ہون جان و دل سے مین بہار روے حضرت پر

بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
فدا حوران جنت جب ہون اس حسن و لطافت پر

ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل دار فانی مین
کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہون مین بے بس پہ مدینے کا ارادہ ہے
فرشتے مرحبا کرتے ہین ہر دم میری ہمت کو

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نکیونکر دہر مین آثم
نہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پہ

ہے گیسوئے احمد کا جو ہر تار معطر
ہوتا ہے قلم وصف سے ہر بار معطر

کیا اوسکے مقابل ہو کوئی باغ جنان کا
طیبہ کا ہے ہر کوچہ و بازار معطر

رہتا ہے خیال اسمین گل روئے نبی کا
کیونکر نہ ہے اپنا دل زار معطر

ہوتا تھا گلاب آپکا گرتے ہی پسینا
تھا ایسا تنِ احمد مختار معطر

آثم مین مدینے کا کرون وصف رقم کیا
رہتے ہین وہان کے در و دیوار معطر

کہین اللہ محمد کا دیار آئے نظر
کہین طیبہ کے گلستان کی بہار آئے نظر

وہ بھی دن آئے کہ پہنچون مین مدینے کے قریب
دور سے آنکھون کو وہ پاک مزار آئے نظر

آنکھین روشن ہون مری روضۂ رسول آئینہ
جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر

نہ دکھانا رخ رنگین نہ تسلی گا ہے
کسطرح شاہ مجھے شکل وقار آئے نظر

خلد مین بہر محمد مجھے مل جائے مقام
یا الٰہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر

اثر الفت احمد سے سبکبار رہون
یا الٰہی مجھے عصیان کا نہ بار آئے نظر

دیکھوں جز گیسوئے احمد نہ کوئی شئے آثم
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان کے برابر
ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشاں کے برابر

کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہوں قائم
یہ بھی تو ہے اللہ کے فرمان کے برابر

کچھ خوف نہیں کثرت عصیاں سے کسی کا
شفقت ہے تری رحمت رحمان کے برابر

جن و بشر و حور و ملک کیا ہوں مقابل
کوئی بھی نہو شہ کے ثناخوان کے برابر

پہنچوں جو مدینے تو چھٹوں قید الم سے
ہے ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر

اک کوہ گراں سر پہ اٹھائے ہوئے ہم ہیں
ہے بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر

بے دین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل
کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر

جو منکر حضرت ہے وہ منکر ہے خدا کا
کافر ہے وہ مردود ہے شیطان کے برابر

ہیں نوح پئے کشتئ دل مجھکو محمد
قطرہ ہے مجھے اشک کا طوفان کے برابر

خادم در حضرت کا سکندر ہے جہاں میں
دارا تو کبھی ہو گا نہ دربان کے برابر

آثم مرے اشعار ہیں سب نعت نبی میں
دیوان ہے کسکا مرے دیوان کے برابر

ہے آپکا جو روضۂ انور زمیں پہ
پابوس کو فلک کا جھکا سر زمیں پہ

معراج مین تو ساتون فلک طے کیے مگر
اک لمحہ مین پھر آ گئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہین تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہین صدقے ہو کے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھانا شہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار اونکو دیا ہر زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے مین
کیسے نصیب اونکے ہین بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون گی کیونکر زمین بھلے
ہو جب بنا ے روضۂ انور زمین پر

ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی بیشک یہ کام روز
پونہچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی مین کٹے یہ عمر
پیتا رہون الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہون مرے معاف
مدحت تمہاری لکھتا ہون خیر الانام روز

افسوس بے نصیب نہ یارب سے مین رہون
طیبہ مین زائرون کا رہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہین محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہون کا دام روز

اسدا التجا یہ مری ہی کہ صبح شب
ہو دل مین عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کرون خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پر ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مراد دل
بھیجون درود تم پہ رسول انام روز
دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال
کیونکر کرون نہ وصف بجا صبح و شام روز
کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا
اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز
جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم
بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آثم قدیم سے ہو نہین عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز
محبوب تم ہو تم بھی ہو ای مصطفٰے عزیز
مین ہون فدائے چہرۂ پر نور مصطفٰے
یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحیٰ عزیز
ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی
نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز
اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین
مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز
دلمین کمال گرمیِ عشق رسول ہی
طیبہ کی کسطرح نہو مجکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آثم ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو باچشم تر نماز
اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز
کیونکر کرین نہ سجدے ہم اللہ کے لیے
خود حشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

فشار لحد کا اونکو نہین ہی ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز

کردیگی مطمئن وہ مصلی کو وقت مرگ
کھو دیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز

بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز

دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیِ مہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جلا اثر نماز

شرمندہ کف پا سے ہی مہتاب شب و روز
خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز

للہ ذرا جلوۂ دیدار دکھا دو
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز

ابروے محمد پہ مین عاشق ہوں اسی سے
ہی مورد سجدہ یہی محراب شب و روز

اے شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
ہین صدمۂ فرقت سے ہوں بیتاب شب و روز

ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
آتا نہین آنکھوں مین کبھی خواب شب و روز

جلوہ نظر آئے مری آنکھوں کو الٰہی
فرقت مین بہا کرتی ہین چشم آب شب و روز

کیا جلوۂ رخسار محمد کا بیان ہو
رہتے مہ و خورشید دونون ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کرلو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز
جاری زبان پہ ہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہوئین عزیز خلق
میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام
اتنی دعا ہی تجھسے یہی صبح و شام روز

الفت مین آپ کے نہین چکر ہمین فقط
گردش مین ماہ و خور بھی ہین [illegible] روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی مومنو
نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہوئین ازل کے روز سے عاشق رسول کا
پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ ملا تھا ہمارے رسول کو
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھوٹ سکے کبھی
پہلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

آثم کی رات دن ہی یہ امید دعا
نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

ردیف سین مہملہ

میرے دلمین یہ رہی شاہ تمنا افسوس
کہ ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تا دم مرگ یہ حسرت رہی اے فخر امم
جیتے جی آپکو مین نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اوٹھاتا رہا صدمے برسون
موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا
مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہو کر بھی گنا ہونسے نہ مین باز رہا
خواب غفلت سے آثم بھی نہ چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا سوا
پھر بھی قدمون پہ یہ سر ہمنے نہ رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمایئے آپ
ہی سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہی فدا آپ پر ای شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا نہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
جز در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مرقد سرور کے پاس
ہی زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یون محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہی دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یاالٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن آئے جب
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفٰی پاک کے ای زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین در کے پاس

داغ دل کا پاس ہی تو حرص ای آثم نکر
یہ چراغ آئے نہ پائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پہونچون شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہی خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یاالٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح مین تو گیسو عنبر فشان کا ہون
پھٹکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجھسے نعت نظم | آوے نہ لفظ شرک زبان و دہن کے پاس
پھر جیو شریف کو چومون ہزار بار | جا پونہچون جب رسول کے پیرہن کے پاس
دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار | پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس
وصف لب رسول کیا ہی بقول ہوش | تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس
آثم اگر تو شہر مدینہ پہونچ گیا | زنہار پھر نہ آویگا اپنے وطن کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ کون ہی جسے رہتی نہین خدا کی تلاش | جسے خدا کی ہو اوسکو ہی مصطفے کی تلاش
ہمین تو خاک در مصطفے ہوئی اکسیر | ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش
نصیب ہو تو الٰہی بناؤن سرمۂ چشم | اسی سے ہی مجھے سرور خاک پا کی تلاش
جہان مین یون تو تمام انبیا مشرف تھے | مگر وہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش
ہمین وسیلۂ احمد ہی حشر کے دن تک | ہوا کرے جو کسیکو ہو مقتدا کی تلاش
الٰہی درد جدائی مصطفے ہی ہمین | یہی سبب ہی جو کرتے ہین ہم دوا کی تلاش

الٰہی موت مدینے مین آوے آثم کی
اگرچہ ہی بہی تو ہو اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہی تو پھر کیون کرے طاعت کو فراموش | کافر ہی کیا جسنے شریعت کو فراموش

محبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے	پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش
ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے	جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آثم
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش	ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے مسلمان خاموش
وصف مین روی محمد کا نہ کسطرح کرون	کسلیے ہو کے رہون حافظ قرآن خاموش
شمع سان جلتی رہی وصف محمد مین زبان	یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش
بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا	ہونگے سب پیش خدا صاحب ایمان خاموش
عشق احمد مین نہ کرنا لہ تو بلبل کی روش	صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش
عمر بھر مدح محمد نہ کرونگا کیونکر	شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش
حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی	ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش
وصف احمد مین ملائک سے نہ جب بن آئی	صورت آئنہ ہم کیون نہون حیران خاموش
کرچکا وصف نبی ملکی جنبت تجکو	اب مناسب یہی کہ ہو آثم نالان خاموش

ردیف صاد مہملہ

میرے دلمین تو ہی اللہ نبی کا اخلاص	مجکو کسطرح پسند آسکے کسیکا اخلاص

ہے پاس
ہے پاس

تاب کیا ہی کہ بیان کر سکے اوسکا انسان
کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص

ساتھ رہتے تھے محمد کے ابو بکر و عمر
تھا بہت شاہ سے عثمانؓ و علی کا اخلاص

اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجا مصحف
کسطرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص

یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی
رہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص

بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو
مکی و ہاشمی و مطلبی کا اخلاص

بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے
دلمین کیون ہوتا نہ کسکے علی کا اخلاص

عشق رکھ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آئیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولون مین کیا خاص
محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص

کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پہ اپنے
اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص

کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو
ہین دونون جہان مین وہی محبوب خدا خاص

اللہ عذابون کی مصیبت سے رہا ہون
پہونچے تری درگاہ مین میری دعا خاص

اعدون کا کیون خوف رہون تابع قران
وارث ہین نبی کے وہی ہین علما خاص

کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا
ہی رحم کے قابل مری امت تھی خدا خاص

ق
مومن صدا غیب سے کیون فکر ہو ہمکو
شافع ہو سب امت کے تمہین روز جزا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم — آئیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص

ردیف ضاد معجمہ

مین تو عاشق ہون مدینے کا وطن سے کیا غرض — بلبل محبوس کو کیسے چمن سے کیا غرض

وصف گیسوئے نبی سے ہی معطر یہ دماغ — مجکو بوئے نافۂ مشک ختن سے کیا غرض

مین تو پابند شریعت ہون کہون کیونکر نہ نعت — عشق شہ جنکو نہین اونکے سخن سے کیا غرض

چاہتا ہون مین کہ بوسہ لون گل رخسار کی — مجکو گلزار جہان مین یاسمن سے کیا غرض

خط و خال شاہ پر رکھتا ہون مین ہر دم نظر — ای مہ گردون تری اس انجمن سے کیا غرض

مین اشارون سے کیا کرتا ہون وصف شاہ دین — مجکو کیا مطلب زبان سے اور دہن سے کیا غرض

کفر ہو جسمین کہون مین نعت وہ ای مومنو — مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے اب تو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش مین آ بہر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہی کچھ عام سے غرض — ہمکو فقط حضور کے ہی نام سے غرض

کرتے ہین زلف و روی محمد کی ہم تلاش — کچھ صبح سے غرض ہی کچھ شام سے غرض

کہتے ہین نعت بہر رضامندی نبی — واللہ کچھ ہمین نہین انعام سے غرض

ہی چشم مست دیکھلین آنکھین حضور کی — آہو کی چشم سے ہی نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے مین آپکے
پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض

جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض

ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض

عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
نا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض

آثم کی یہہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا
ہر دم ہے رسول کے ہی نام سے غرض

ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط

ای دل تو آہ سرد سے داغون کو بچا
رکھ اس ہوا سے سرو چراغان کی احتیاط

نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط

جب بات ہی کہ نعت بھی الفت کے ساتھ ہو
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط

آثم ضرور ہوگا اثر نعت شاہ کا
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہو خدا کا لحاظ
وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفی کا لحاظ

طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ

یہی کلام امام الوریٰ سے ثابت ہی
وہی ہی آدمی جسکو ہی مقتدا کا لحاظ

کسی جگہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی | نبی کی مدح مین رکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین نہ مجھے خاک در نبی آثم
کر اوسکے آگے کرون کچھ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہمکو گل تر کا اب لحاظ | رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ
کیا خاک سوئین چمن مین اے چرخ کج نہاد | ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ
پوچھون نہ پوچھون قصد مدینہ کرونگا مین | بے بس ہون کیا کرون مین مقدر کا اب لحاظ
نکلے گا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا | رہتا ہی مجکو داب پیمبر کا اب لحاظ
ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس | کچھ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ
ہی شوق نعت مجکو کہے جاؤنگا ضرور | آثم رہیگا کچھ نہ سخنور کا اب لحاظ

ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفیٰ شفیع | مشتاق ہون مین دید کا ای رہنما شفیع
کرنا مدد برائے خدا میری حشر مین | جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع
ہر دم دم فراق یہ کہتا ہون بار بار | مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع
مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا | ہین زیر حکم آپکے ارض و سما شفیع
محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج | عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا
پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع

کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم
کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع

ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی
جلوا ہمین دکھائیے بہر خدا شفیع

آثم کی ہی خدا سے یہی خواہش دلی
روز جزا نبی کی ہو آل عبا شفیع

ردیف غین معجمہ

عشق نبی سے ہو دل ناکام کو فروغ
عالم مین خوب ہو مرے اسلام کو فروغ

لازم ہی مومنو تمھین خوف خدائے پاک
دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ

جب شش جہت مین شہرہ ہو تیرے طریق کا
پھر کیون نہ دہر مین ہو ترے نام کو فروغ

زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق
کیونکر نہو زمانے مین اسلام کو فروغ

جب پیش کردین پیش خداوند جبرئیل
پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ

غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا
عشرت کی دھوم ہو ہے آرام کو فروغ

آثم کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ
پھر تو مہر سما بنائے داغ

نور ایمان کو یہ ترقی دے
ظلمت کفر کو مٹائے داغ

مہر محشر نہ مجکو زور دکھاے
حشر کے روز کام آئے داغ

شمع بنجاؤن جا کے روضے کی
حب دنیا اگر چھڑائے داغ

شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے
ذرہ اوس خاک کا بنائے داغ

خواب ہی مین دکھائیے جلوہ
مرہم دید ہو دہوے داغ

یا الٰہی تمام عصیان کو
ہیزم خشک سان جلائے داغ

الفت شہ بڑا وسیلہ ہے
بخش یارب مجھے برائے داغ

مہر آئے نہ سامنے اشہم
ہے یہی حشر مین دعاے داغ

ردیف فا

ایک مین آپکی کرتا نہین سرور تعریف
ہوتی ہے آپ کے اخلاق کی گھر گھر تعریف

آپکے رتبے سے رتبہ ہے سوا کس کا آج
کرتے ہین آپکی عرشی بھی بر افلاک تعریف

ہمہ تن رشتۂ ارادت ہے مرا شہ کی طرف
دل مین ہے عشق تو جاری ہے زبان پر تعریف

جب صفت آپکی قرآن مین فرمائے خدا
کیا ہو پھر بندہ سے اے حق کے پیمبر تعریف

اہل اسلام کو جنت کا وسیلہ ہے یہی
مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف

راہ سیدھی ہمین بتلائی مسلمان کیا
پھر کرین آپ کی اے شاہ نہ کیونکر تعریف

وہ بیان کیجیو دم وصف رخ جیب اشہم
کیون نہ عالم مین نظر آئے سراسر تعریف

یا الٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف
اور عشق مصطفےٰ لیجائے جنت کی طرف

ہو جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہین
ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دلمین مجھے
ہو طبیعت کیون نہ راغب پھر کی رحمت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر
غور سے دیکھین ذرا تو شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پہ
دیکھین کیا خادم وہان کے انکی تربت کی طرف

یا الٰہی زندہ جبتک مین ہون خواہش ہی یہی
دل مرا راغب رہے ہمیشہ عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا
منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کیطرف

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہین اسو جہ داور کی طرف
تاکہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بسکہ گیسوے نبی سے ہی معطر مغز جان
کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفےٰ پھر انکے جانب دل کھچے
یعنی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کی طرف

مصطفےٰ کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے
دیکھتا ہون یاس سے ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی منہو
غور سے دیکھو تو داغ ماہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روی عرق آلود سے
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوے زلف نبی
اور دن بھر رہتی ہی روے منور کی طرف

یاد آئیگی دردندان شہ کی جب چمک
پھر نہ آنکھ اوٹھے کی اپنی آب گوہر کی طرف

جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان تو کھلا
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب اب تو پہنچا دے مجھے
دل لگا رہتا ہے آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیون اوٹھاؤن مین مدح و ثنا کا لطف
مجھ پر خدا کے فضل سے ہے مصطفے کا لطف

حق نے دیئے رسولون کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک مین کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوائینگے محشر مین جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیان مصطفی کا لطف

پڑھیو جو وصف رخ کی جگہہ والضحی کبھی
حاصل زیادہ اور ہوا والضحی کا لطف

کرتا ہون ہر گھڑی مین محمد کا ذکر نیک
ہر دم زبان اوٹھاتی ہے صل علے کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہین
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مر کر کھلے گا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہون جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائین ہم اپنی دعا کا لطف

کرتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھون کو تھا رسول کی آواز پا کا لطف

لب پر فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہے
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفے کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصف چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہی مرے والضحی کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجھپہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لوائے حمد کا ملجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صلی علی کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفے کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جبسے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

مین امت رسول ہون پابند شرع ہون
بندہ خدا کا ہون ہی عبادت سے مجکو عشق

مین وہ گدا ہون بڑھکے ہی شاہون سے مرتبہ
طالب نہ جاہ کا ہون نہ ثروت سے مجکو عشق

آتشم قدیم سے ہون مین خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ اونکی ہو مدحت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الورا سے عشق
پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عبا سے عشق

واللیل جسکی شان مین نازل کرے خدا
پھر رکھے کیون نہ کوئی زلف دوتا سے عشق

یاد رخ جناب مین یہ حال ہی مرا
والشمس سے ولا ہی تو ہی والضحی سے عشق

جتنے نبی ہین قائل شان حضور ہین
ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہی نبی پر صلوۃ خود
یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علی سے عشق

محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا
کیون مین کرون نہ فخر ہی مصطفے سے عشق

کیونکر نہ شکر خالق اکبر کرون ادا
مثل اویس مجکو ہی خیر الورا سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آتشم کا کسطرح
آغاز ہی سے ہو دلی شاہ ہدا سے عشق

ردیف کاف

غم ہجران سے گھل گیا تن تک
پر نہ پہنچا ہی کسیکے مدفن تک

حیف یہ ہی کبھی سینے کی
خاک آئی نہ اوسکے دامن تک

طاق ابرو پہ شہ کے عاشق ہون
ہون ادب سے جھکائے گردن تک

تیز ہی وہ تجلے حضرت
جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک

گل مضمون ہی اک عجب ہی ہوا
جس سے ہی شرمسار گلشن تک

رنگ لائی ہوائے حب نبی
ورد دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہی کمال ای آتشم
پونہچون کیونکر مزار روشن تک

خواب مین دیکھیے جلوہ وہ دکھائین کبتک
زلف سرور کی سیر ہون بلائین کبتک

ہو نگاہ کرم و لطف و عطا اب مجھپہ
نفس کی شاہ اوٹھاؤن ہین جفائین کبتک

یاد رہی بخت کی کبتک ہو یہی فکر مجھے
دیکھیے وہ مجھے طیبہ مین بلائین کبتک

ہو ہدایت کہ کرین توبہ اوٹھین دنیا سے
بار عصیان کا ہم اے شاہ اوٹھائین کبتک

ہی پریشان دماغ اور ہی حالت ابتر
دیکھیے خواب مین وہ زلف سنگھائین کبتک

اب تو بس دکھا دیجیے ہمکو جلوہ
ہم دعا کے لیے ہونٹون کو ہلائین کبتک

موت آجائے مدینے جو نہین جاسکتے
صدمے اس فرد جدائی کے اوٹھائین کبتک

جتنے پیاسے ہین وہ سب چاہ کرینگے اسکی
پانی کوثر کا ہمین شاہ پلائین کبتک

جلد داخل ہو مدینے مین تڑپ رہی دل
شل آتشم کے یہ ہم صدمے اوٹھائین کبتک

کیا ہی ضبط مین نے اب یہان تک ۔ کہ آتی بھی نہین لب پر فغان تک
الٰہی مین کرون نالے کہان تک ۔ نہین جاتے نہین جاتے وہان تک
نکالون چیر کر پہلو مین اپنا ۔ رکھون یہ داغ دل پنہان کہان تک
سمجھتی ہی رسول حق کو بر حق ۔ خدا کی خلق ہی پیدا جہان تک
لکھون کیا حمد حق نعت محمد ۔ یہان ہی لال بلبل کی زبان تک
نکیون ہم جان دین محبوب حق پہ ۔ فدا ہین اونکے اوپر عرشیان تک
نہ حق نعت محمد کا ادا ہو ۔ ثنا خوان ہو اگر سارا جہان تک
تمھاری آبرو کیونکر ہو اسکو ۔ کرو افشا جو تم راز نہان تک
بیان رتبہ کیا ہو اونکا ہمسے ۔ جو دم مین آئے جا کر لامکان تک
خدا کے واسطے فرماؤ اب رحم ۔ کوئی دم مین مری جاتی ہی جان تک
حقیقت کیا ہی اے آثم ہماری ۔ ہی خادم شاہ کی حور جنان تک

ردیف کاف فارسی

کسطرح پائے کوئی گل احمد کے تن کا رنگ ۔ اوڑتا ہی اوسکو دیکھکے ہر دم چمن کا رنگ
پیش حضور مدح سرائی کرینگے ہم ۔ محشر مین رنگ لائیگا اپنے سخن کا رنگ
اوسکو بہار خلد کسیطرح خوش نہ آئے ۔ جو چشم دل سے دیکھلے طیبہ کے بن کا رنگ

تعریف زلف شاہ کی مین کسطرح کرون | پھیکا ہی اوسکے سامنے مشک ختن کا رنگ
بے آب ہی گہر دردندان کے سامنے | اوڑتا ہی لب کے آگے عقیق یمن کا رنگ
محبوب حق کا کون سوا آپکے ہوا | عالم سے کیون جدا نہو شاہ زمن کا رنگ
پاتا ہون مین سفر مین مدینے کا انبساط | آتا نہین ہی یاد ذرا بھی وطن کا رنگ
یا فرخ حضور مین مردا ہوا ہون مین | کیونکر نہو کفن مین گل یاسمن کا رنگ
آثم کی آرزو ہی شب و روز یا خدا | جمنے کبھی نہ پائے یہان سجن کا رنگ

ردیف لام

جاتین مقبول ہی دعائے دل | جب مدینے مین گہر بنائے دل
ہجر نے آپکے کیا ہی نزار | شربت دید ہی دوائے دل
گل رخ حضور کے ہونثار | آج کل ہی یہی ہوائے دل
نذر ہم کر چکے خدا کا ہی شکر | اور کیا پاس تہا سوائے دل
پونہچے پہرتا ہوا مدینے مین | بخت خوابیدہ کو جگائے دل
التجا ہی یہی خدا سے مری | جز نبی اور پہ نہ آئے دل
صورت مہر ہو نہ کیون روشن | خاک طیبہ اگر لگائے دل
وحشت گردی ابھی تو ہی آثم | دیکھین آگے کو کیا دکھائے دل

ہجر نبی سے زار ہی ہو کچھ وصلے دل ہر دم یہی ہوا ہی مرے خالق بلائے دل
حسرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی کس سے کہون خدا کے سوا ماجرائے دل
روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار میں موجود میرے پاس نہین کچھ سوائے دل
اس دہر مین تو چین یہ پانے کا اب نہیں دنیا نئی اک اور ہو یارب برائے دل
عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا دونون جہان کا لطف نکیونکر اوٹھائے دل
یہ بات ہو جو نعت مین کہتا ہون بار بار آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پائے دل
یارب یہ التجا ہی کہ صدقے مین شاہ کے عصیان کا نقش لوح بدن سے مٹائے دل
ہم مثل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو ثابت نہوتی کسلیے ہمسر خطائے دل
یارب یہی ہی ایک مری تجھسے آرزو جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آئے دل

بوئے گل مزار وہین لائیگی صبا
بندھ جائیگی جو دہر مین آثم ہوائے دل

ہی یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول
ایک مین کیا کہ ہدایت کی بنی نسل کو سارے مخلوق کی گردن پہ ہی احسان رسول
مین وہ بلبل ہون کہ کچھ مین سینے کے پھرون شومئ بخت سے پاؤن جو نہ بستان رسول
مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہو الٰہی کہ مدینے پہنچون — مین گنہگار بھی جا کر بنون مہمان رسول
عشق صادق ہو اگر تیرا تو کرے وہ تدبیر — نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آثم
حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین دامان رسول

الٰہی میرے دلمین ہی ولاے احمد مرسل — کسی صورت دکھا دے جلد جلوے احمد مرسل
کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے — کہ عالم کل ہوا پیدا براے احمد مرسل
ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست تجھ سے منبر — فزون ہی عرش اعلیٰ سے بھی جاے احمد مرسل
شب معراج اکرم مین زمین سے آسمان پہنچے — ملا یہ مرتبہ کس کو سواے احمد مرسل
لگاؤن کیون نہ آنکھون مین کہ ہر دم نور برسا ہی — بجاے توتیا ہی خاک پاے احمد مرسل
شریعت کے ہین تابع پیروی انکی مناسب ہی — ہین سارے باعمل عالم بجاے احمد مرسل
خدا و مصطفیٰ مین انکی باتین ہزارون تفسیر — کسی پر کیا ہوا افشا ماجراے احمد مرسل
مبارکباد کا غل تھا فرشتون مین بہم ہر سو — زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل
نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی جلوے سے — مثال مہر پھیلی ہی ضیاے احمد مرسل

تو آثم صدق دل سے کر محبت آل اطہر کی — بھری ہی جو ترے دلمین ولاے احمد مرسل

ردیف میم

رہا کرتا ہی اب ہر دم خیال سرور عالم / الٰہی جلد دکھلا دے جمال سرور عالم

کیے صد ہا ہی عالم مین یون تو خلق خالق نے / کیا پیدا نہ کوئی بھی مثال سرور عالم

کہان پہنچے شب معراج کیا کیا آبرو پائی / ذرا تو غور سے دیکھو کمال سرور عالم

مری امت بہت عاصی ہی اسکو بخشدے یا رب / خدا سے تھا یہی ہر دم سوال سرور عالم

ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان اسکے اے آثم
شرف رکھتی ہی نبیون پر بھی آل سرور عالم

پہلے ہی وا اور بعد ہین سرور صلی اللہ علیہ وسلم / حق سے ہین کمتر سب سے ہین بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ کرم خسرو اعظم نور مجسم فخر دو عالم / حامی ہمدم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر جہان ہی فخر زمان ہی صاحب شان ہی تاج شہان ہی / کل کی جان ہی میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلیٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ / مالک فرد ادین رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ شریعت مہر طریقت نور حقیقت ابر رحمت / حامی امت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ و مہر نور خدا ہو / دل کی جلا ہو سب کے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبل خوشتر موی معنبر غیرت عنبر / مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظم جمالی نعت کمالی نقص سے خالی / مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

لوگو لا لا گوہر والا ماہ تجلی مہر مجلی / آپ کا رتبہ سب سے ہی بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آثم تشنہ کا ہی دم تجکو ہی لازم کسب مکارم
اسکو تو دائم ورد لبے پڑہا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکہلون یارب روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم | دل مین بسی ہی بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان مین سنبل ریحان اور گل تر کو دیتے ہین خجلت | گیسوئے احمد روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا دل سے خجل ہی مشک کا دل بہی خون ہوا ہی | کیا ہین معطر موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا مین خلق و کرم مین مثل نہین ہی شاہا کوئی | بہاتی ہی رب کو خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت وا ہو ہماری ہم تو بنا مین سرمہ بینش | پائین جو خاک کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین تعظیم اوسکی ملائک رہتے وہان سب باہر | کعبہ ہی اونکو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا سے آنکھین روشن ہمنے نہ دیکھین اوسکی کا ہے | جسنے نہ دیکھا سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر مین کیا دکھلائیگا گرمی قیامت اس آثم کو
ہون مین فدائے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام | جناب مکرم علیک السلام

مین ناچیز کیا وصف تیرا کرون | ہی تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجہے حاصل ہی کونین کا | شہنشاہ عالم علیک السلام

لبون پر ہو جب دم مرا یا رسول | زبان پر ہو ہر دم علیک السلام

در فیض پر آپ کے ای رسول — رہے ہے سر مرا خم علیک السلام

تمنائے آثم یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پرنور مرا تن ہر دم — پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم
وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی ہون — میرا دیوان بھی رضوان کا ہو گلشن ہر دم
ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو — چبھتی رہتی ہی مرے دل مین سوزن ہر دم
نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب — میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم
یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے — ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم
بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دین — رہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم
بلبل زار گل روے محمد ہون مین — کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم
نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون — خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم
خوف تاریکی مرقد کا ہو آثم مجھے کیا — مثل مہتاب کے مرے داغ ہین روشن ہر دم

ردیف نون

دل حضور مین الفت سے آہ کرتے ہین — اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین
ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم — ہم اپنے درد کا اونکو گواہ کرتے ہین

ثنا ے شاہ سر بزم جب مین کرتا ہون — جو ذی شعور ہین وہ واہ واہ کرتے ہین
ذرا وہ نقش کف پاے شاہ تو دیکھین — ضیا پہ ناز عبث مہر و ماہ کرتے ہین
خیال چہرۂ رنگین جو دل مین آتا ہی — تو اوسپہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہین
ازل سے ہو نہین فدا شہ پہ لوگ کیون پس مرگ — جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہین
کہین حضور بھی ارشاد یہ کرین آثم — کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہین

الفت لبہاے شہ فضل خدا سے کم نہین — اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہین
کس نبی کی شان مین لولاک نازل ہی بھلا — کون وہ ہی جو جناب مصطفی سے کم نہین
پیستی ہی نقطۂ دل کو میرے دانے کی مثل — میری قسمت کی یہ گردش آسیا سے کم نہین
کیون پہونچے ہی نہین نہ مستغنی ہین ہم — خاک طیبہ کی ہمین کچھ کیمیا سے کم نہین
زلف کا سودا ہی جتنا اوسقدر ہی حب رخ — آیۂ واللیل ہمکو والضحی سے کم نہین
دل مین رہتی ہی مرے ہر دم تمنا حضور کے — لو ہو لے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہین
لیکے جاتے ہین ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس — شعر نعت مصطفے صل علی سے کم نہین
کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے — مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہین
مثل نقش پاے شہ ہی مہر اوس سے ہی خجل — داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہین

کیجیے وہ کام آثم جس میں راضی ہوں نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا سے کم نہیں

محشر میں الٰہی میں گنہگار نہ اٹھوں
گٹھڑی لیے عصیاں کی گرانبار نہ اٹھوں

محشر میں گناہوں سے نہ ہو مجھ پہ تباہی
صدقے سے نبی کے میں نگونسار نہ اٹھوں

ہاں مجھ پہ ترا فضل و کرم اے مرے خالق
رحمت کا رہے جوش خطاوار نہ اٹھوں

پرسش کے لیے حشر میں جب سب کی طلب ہو
اے خالق اکبر میں سیہ کار نہ اٹھوں

آثم ہوں قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اٹھوں

ہر وقت جب تصور لا تقنطو کریں
پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کریں

بخشش کی روز حشر نبیوں آرزو کریں
پھر مصطفیٰ کی مدحت بزبان اردو کریں

اوصاف لکھ کے سرور عالم کی ذات کے
یہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کریں

نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی
اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کریں

زوار ہر طرف سے مدینے کو جاتے ہیں
حسرت سے ہم نگاہ نہ کیوں چار سو کریں

مشہور ہوں جہاں میں وصف نبی کا ہنر
کیونکر نہ اہل فہم مری آبرو کریں

آثم جو حق نعت ہے ہے ادا ہو
پر یوں اگرچہ فکر کریں جستجو کریں

خفت ہو روز حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پہنچین مدینے مین
مدت سے بس رہا ہی ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آبِ درِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب ہو اس روسیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہو گئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پر ہی عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہی کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا مور
حضرت بڑھے ہوئے تھے کہین اون سے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای جنون
آیا گھٹا کا لطف مجھے دود آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہی عمر دو روزہ کسی طرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آثم کا ہوگا پلہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشہد ان لا الہ مین

ہی التجا یہ در پر رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفو قصور مین

مین نقش پائے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان تھے ہین نور مین

روشن نہوگا صاحب نخوت کا نام تک
ٹھیریگا کب چراغ ہوا غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفی
شک تھا جو شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو مین دون
غلمان مین ہی یہ نور نہ یہ حسن حور مین

پونہچون مدینے تک تو نکالون مین ایک ایک
ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

اثم کی آرزو ہی کہ ہو جائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین
پونہچا الٰہی جلد نبی کی جناب مین

ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا
دم نکلے میرا یاد رسالت مآب مین

ضد کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین

کیا تاب ہی کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصف نبی لکھا ہی خدا کی کتاب مین

منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤن بند ہین سوال جواب مین

پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون
کی ہی ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین

محبوب رب عزّ و جل تم ہو یا نبی
افضل نکیون ہو سب سے خدا کی جناب مین

دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہین
ہین عمر مین یہان بھی وہان بھی عذاب مین

بیڑا ہو پار صدقہ احمد سے ای خدا
کشتی ہماری اب تو ہی گرداب آب مین

دشمن جو تھا نبی کا ابو جہل اسلیے
رکھا مدام اوسکو خدا نے عذاب مین

اثم کہین جو جاتے تھے سردار انبیا
ہوتا تھا پیدا چتر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین
نقد لعل و گہر لٹاتے ہین

خواب مین لب نظر جو آتے ہین
پھر تو دل کی لگی بجھاتے ہین

اختر بخت اوسکا روشن ہی
جسکو جلوہ نبی دکھلاتے ہین

ہاتھ ہی آپ کے مری عزت
نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین

ق

شور کرتے تھے سب ملائک یون
آج افلاک پر وہ آتے ہین

جنکے صدقے مین فرش خاکی پر
قائم اس آسمان کو پاتے ہین

کون بڑھکر ہی آپ سے سرور
آپ اللہ سے ملاتے ہین

ابر مین چاند منہ چھپاتا ہی
داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین

چار یار رسول ہین مقبول
راہ نیکی کی وہ بتاتے ہین

گیسو ونکا نبی کے کیا ہو بیان
سارے عالم کو وہ بساتے ہین

ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو
بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آئے تو درمیان شاہ کا آثم
آنکھین ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدا و مصطفی کی یاد سے دل شاد کرتے ہین
ہم اپنا خانہ برباد یون آباد کرتے ہین

مدد بھیجیو ہماری اسگھڑی یارب
گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پر ہی بھروسا ہین اوسیلے کمترین بندے
اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسیکو یاد کرتے ہین

وہ ہی چشم محمد دفتر عالم ہین ای گردون
فرشتے ہر گھڑی آنکھون پہ جسپر صاد کرتے ہین

سوا کلک قدرت کھینچ سکے تصویر کیا معنی
یہان پر عجز آ کر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آثم نکیونکر بے پر و فرقت مین احمد کی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفے کے دین کا قائل نہین
سخت کافر ہی وہ اپنے دین پر کامل نہین

اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے ہین
حق اگر پوچھو تو پابندی کچھ مشکل نہین

روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین

وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر اک
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین رہا کرتے ہین آثم محو ہم
شکر ہی پھرتا کسی جانب اپنا دل نہین

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین

کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
لوگ جو تجکو گنہگار خدا کہتے ہین

ق

تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی
رنج کیا اسکا اگر تجکو برا کہتے ہین

ہون در دولت سردار دو عالم پہ فدا
شکر صد شکر جو سب تجکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہیں ہم گاہے
دونوں کو شاہ کا نقش کف پا کہتے ہیں

اسلیے میں نے تخلص بھی لکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہیں گنہگار بجا کہتے ہیں

لکھا جب شعر کوئی وصف ابروئے پیمبر میں
تو محراب حرم ٹھیری نمونہ اوسکے ابرو میں

مدد کرتا نہ جو جلوہ رخ پرنور حضرت کا
تو پھر ہرگز نہوتی یہ ضیا ماہ منور میں

نظر داغ فراق شاہ میں آتی ہی جو گر ہمی
کہاں تیزی ہی وہ اے مہ و خورشید خاور میں

سنو جسقدر دندان سردار دو عالم تھے
نظر آتی چمک اوتنی نہ ہرگز آب گوہر میں

غلام حیدر م ہوئیں ترے محبوب کا یا رب
اونھیں کا واسطہ ہے مجکو خجل کرنا نہ محشر میں

ہزاروں ہیں گنہ کرتا رہا دنیا میں اے سرور
سنو حرف بدی وان پر ہر عملکا دفتر میں

تمنا ہی مدینے میں بلالو مجکو اے سرور
پھرا رہتا ہوں ان روزوں ہی سودا مرے سر میں

کریں کیونکر نہ سیری آبرو جن و ملک سارے
رہوں آثم جو میں ہر دم خیال مدح سرور میں

بھرے ہیں گہر لاکھوں درج دہن میں
نکلتی ہر اک بات میرے سخن میں

خدا و نبی سے جو ڈرتا رہے گا
نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن میں

سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو
جو دیوانے پھرتے ہیں طیبہ کے بن میں

جو بازار میں آتی تھی خوشبو نبی کے
نہ عنبر میں تھی وہ نہ مشک ختن میں

مدینے میں بلوائیے جلد مجھکو
یہاں مبتلا ہوں میں رنج و محن میں

بلالو مدینے میں اسکو خدارا
پریشان ہی آثم نہایت وطن میں

محبت میں نبی کے ہم دل و جان خاک کرتے ہیں
جدائی میں یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہیں

خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی یا مولا
ہمیشہ انتظار ای صاحب لولاک کرتے ہیں

میں کیا ہون کر سکون جو وصف تیرا ای شہ والا
تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہیں

بہا لائیگی اکدن اپنے جانب کشتیِ مقصد
ابھی تو رو کے ہم دامان دلکو پاک کرتے ہیں

تعجب ہی مدینے کو نہیں جاتے ہیں کیوں آثم
عبث بیٹھے ہوے دلکو یہان غمناک کرتے ہیں

--

لائق نعتِ نبی مجکو سخن ملتا نہیں
جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہیں

درمیانِ موے زلفِ پرشکن ملتا نہیں
دل ہوا جبسے گرفتار رسن ملتا نہیں

طائر جان قید تن میں ہی مدینے جائے کیا
بلبل محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہیں

کس سے میں تشبیہ دون عنبر میں خوشبو کہاں
گیسوؤن سے نافۂ مشک ختن ملتا نہیں

ایک دم بستے ہیں ان آٹھون پہر میں اے کرم
دیکھنے کو بھی ہمیں طیبہ کا بن ملتا نہیں

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین | کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن ملتا نہین
ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب | کہنے سے تجکو کچھ اے چرخ کہن ملتا نہین
ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانپے ہوے | ہین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین
یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے صحبت ہو وصول | دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین
آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون | رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین
خوب آنکھون سے لگاتا چومتا مین بار بار | پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین جان فشان
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین | تو چشم دل سے انوار قدرت رب دیکھ لیتے ہین
فرشتے رہتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ | نبی کے عشق مین جسکو ڈوبا دیکھ لیتے ہین
مدینے کو چلے جاتے ہین وہ بے سوچے سمجھے | بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین
کوئی بدکار و بد طینت ہے کیا بزم عالی مین | محمد ہر بشر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین
فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک لیکے جاتے ہین | محمد کے اگر ہلتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب تب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہون مین شیدا ہون محمد پہ فدا ہون
عاجز ہون گنہگار ہون خاک کف پا ہون

دیدار کا مشتاق ہون یہ دکھا دو
بیمار ہون ناچار ہون مفلس ہون گدا ہون

اللہ محمد سے رکھون کام نہ کیونکر
طاعت کے لیے روز ازل مین تو بنا ہون

تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑا دو
قیدی ہون گرفتار ہون محبوس بلا ہون

کل اہل سخن پر مجھے اکمل نہو کیون فوق
محبوب خداوند کا مین مدح سرا ہون

جب ثنا سے شہ ابرار سنا دیتے ہین
مرحبا کی ہمین عشاق صدا دیتے ہین

کھینچ لیتے ہین تصور مین شبیہ حضرت
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہین

لب ہی اعجاز مسیحا لب احمد سے فزون
سیکڑون مردے غلام انکے جلا دیتے ہین

جبسے ہی اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
چاند سورج کو نگاہون سے گرا دیتے ہین

ذرا احمد کی یہ توقیر تو ہی قابل دید
کہ فرشتے بھی یہان سر کو جھکا دیتے ہین

حق یہ ہی شربت دیدار پلا کر اپنا
تشنہ کامون کی بھی وہ پیاس بجھا دیتے ہین

اس عنایت پہ مین حضرت کی ہون جان سے نثار
بات میری جو بگڑتی ہی بنا دیتے ہین

شہ کے بالون کو بھلا مشک سے نسبت کیا دون
جب وہ کھلتے ہین تو عالم کو بسا دیتے ہین

نعت کرتا ہی رقم شاہ کی جسدم اکمل
یہ صدا آتی ہی ہم تجکو صلا دیتے ہین

روشن ہین جلوۂ رخ پر نور دیدہ ہون
ہین بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف مین ہی نبی کا دھیان
محبوب کے سر پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

فرقت نے کر دیا ہی مجھے ناتوان بہت
کیا جا کرون مین مدینے کو آفت رسیدہ ہون

جانے ہلال عید مجھے دیکھین کیون نہ سب
بار فراق شاہ سے مین بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر
جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار
نوع بشر مین یون تو ہون لیکن رمیدہ ہون

فرقت مین ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال
سر پر پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصۂ محشر کرونگا طی
میدان نعت شاہ مین آتش دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین
دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو
بار عصیان کا جو ہم سر پہ اٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجائے سرمہ
خاک طیبہ کی ہم آنکھون مین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آکر تو مزہ ملتا ہی
خود ہی ہم نعت کے کہنے کا صلا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم شہ پیتے ہین ہم آنسو
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین انھین کے لیئے وہ مال او زر
اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عجب سے کیون نہ مبرا ہو کلام آتش
حضرت ہوش کو وہ کہکے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین
عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین

باغ جہان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی
دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین

ہے پردہ پوش خلق ہمارا یہ ہے خیال
شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین

ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے
حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین

تارون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل
دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین

پھر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے
شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین

پیتے رہے ہین وہ شربت دیدار دین نبین
ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین

ہو وہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا
انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین

صبح شب وصال جو آئے تو ہو ملال
فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین

تہمد بڑھائین یا نہ بڑھائین جب اوسکے بادہ
شاکی ہین کسکے خالق اکبر سے کیا کہین

ساقی جو چاہے تو ہمین دیا دہ بہو
محروم جو وہ رکھے تو ساغر سے کیا کہین

پاین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہمین
ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین

اصلاح شاہ دین ہین ہی اوسکی یا ضرور
ہم مستند او دو تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسنِ بیان کے ہین
سب مدح خوان جہان مین مجھ مدح خوان کے ہین

یارب دکھا دے جلد مدینہ کسی طرح
مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار میرے سنکے نہ کیونکر کٹین عدو
مشہور کاٹ دہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے ثناہ کے
مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی
بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب
آخر یہی تو ساتھ مین عمر روان کے ہین

بڑھکر محل قدرِ محمد ہی عرش سے
رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

آثم گناہ کیون کرین دوزخ کے واسطے
جائینگے ایک روز وہان ہم جہان کے ہین

ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریبِ روضہ مسکن ہو
جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہے یہ مجھ بلبل کی جو پہونچون مدینے مین
تو شاخِ نخل گلزار مدینہ پہ نشیمن ہو

مین کشتِ طبع مین بوتا ہون تخم وصف سرور
سخن میرا عجب کیا جلوہ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجھپہ اک ساعت
الٰہی قبر مین پرتو فگن خورشید روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ
مقابل دشت طیبہ کے جہان مین جب نہ گلشن ہو

خدا سے بخشوا لینگے شفیع المذنبین بیشک
الٰہی روزِ محشر ہاتھ میرا انکا دامن ہو

دن کیا شاعری نعت محمد میں عجب ہی
غزل ہو عاشقانہ اور مٹھا صاف فن ہو

ہے جب بیقراری صدمہ ہجر محمد سے
نہ ہر دم کسطرح آثم زبان پر شیون ہو

آئی ہو مدحت گیسو سے دہن میں خوشبو
کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن میں خوشبو

نکہت گیسوئے احمد سے کسے نسبت دون
یہ نہ عنبر میں ہی نہ مشک ختن میں خوشبو

آپکے موئے معنبر میں جو ہی بوئے لطیف
ہی وہ سنبل میں نہ گل میں نہ چمن میں خوشبو

جا کے طیبہ میں اگر میری قضا آئیگی
یاسمن کی صفت آئیگی کفن میں خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی ای آثم
گل کے مانند جو آتی ہی سخن میں خوشبو

یا الٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو
دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں ہو یہ ہماری آبرو
شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو

سوئے محشر قبر سے اٹھ اٹھکے جب جانے لگیں
یا الٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر کے دن صور جب پھکنے لگے
اہل بیت پاک شاہ انس و جان کا ساتھ ہو

جب لوائے حمد ہو یا رب علم سید ان میں
ہی دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو

مثل آثم ہی ہماری بھی یہی ہر دم دعا
حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو
جز ترے کہین کس سے کہ کم درد جگر ہو
پونہچا دے مدینے مین کسیطرح الٰہی
سنگ در حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو
وصف دُر دندانِ محمد ہو جو تحریر
تاثیر یہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو
جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد
گر وصف مین کہ حور وملک جن و بشر ہو
جاتا ہی جو طیبہ کو کوئی تو ہم ہین یہ کہتے
وہ کون سا دن ہو کہ ہمارا بھی سفر ہو
کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ شاہ کی تعریف
ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو
ہو جاؤن مین محو ایسا محبت مین نبی کے
دنیا مین کسی چیز کی مجکو نہ خبر ہو
کونین کی شاہی مجھے ہو جائیگی حاصل
جب روضۂ شاہ دو سرا پیش نظر ہو

اثمؔ کا بھی دھو جائے سیہ نامۂ اعمال
تم رونے پہ طیار جو ای دیدۂ تر ہو

میرے اللہ نے بخشی ہی محبت مجکو
کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجکو
مصحف روئے محمد کی ہی الفت مجکو
فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجکو
ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب
ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجکو
تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا
ہی الٰہی خطر روز قیامت مجکو
یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین پیروئے نبیؐ
حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجکو

اغنیا کے نہیں کچھ سامنے عزت میری ۔ بخشی ہی رب نے مرے دین کی دولت مجکو
سروا اور مدینے کی زمین ہو اللہ ۔ شہ کے کوچے مین ہون ہی ہی جنت مجکو
مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت ۔ بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو
مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا ۔ دن قیامت کے چھپائے رہے رحمت مجکو
مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علے ۔ حق نے بخشا ہی نیا ذوقِ طبیعت مجکو
غم نہیں باغ جہان مین جو نہیں ہون نہال ۔ دے رہیگا کبھی پھل نخلِ محبت مجکو
سخت حیران ہون کیا جاونگا توشہ لیکر ۔ حشر مین کثرت عصیان سے ہی دہشت مجکو
دم مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا ۔ جانے دکھلائیگی کیا شوخی قسمت مجکو
شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یارب ۔ ہو بکھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو ۔ خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو
بری معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی ۔ دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو
بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے ۔ کسیکا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو
ثنا ہی خط و خال مہوشان بے فائدہ کیا ہی ۔ کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو

پسینا آپکا ٹپکے جہان پر جان دے بلبل
چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوا لے جو قیامت مین گنہ سبکے
گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

الٰہی یہ تمنا ہے نہ دم بھر سر کبھی سرکے
خمیدہ آستانِ شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سوتا رہون آ کر
میسر جو لیے آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک گو گنبد گردون
فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پھرتے رہین ہر سو
جہان مین مومنون سے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا رہے میم مشدد ہر گھڑی لب پر
میسر جو مجھے تشدید مکرر ہو تو ایسا ہو

ہین امت مین بھی لاکھون شیدا ابھی ہون احمد کا آثم
زمانے مین کسیکا جو مقدر ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون اللہ والونکو
لٹاتے تھے وہ حق کی راہ مین جان و مالونکو

خدا سے بخشوا لینگے سمجھکر اپنا دیوانہ
عزیز آخر کرینگے ہمسے وہ آشفتہ حالونکو

خطا ہے میری سنبل سے اگر تشبیہ دون انکو
شرف ہے ناز تا تار پر حضرت کے بالونکو

مدینے مجکو پہنچا دے گناہونسے بری کر کے
خدا مقبول کرلے تو مرے دونون سوالونکو

تصور ابروؤن کا کرتے ہین جو ساتھ چہرے کے
وہ اکثر دیکھتے ہین جلوۂ خور مین ہلالونکو

ذرا ای توسن ہجر محمد رحم کر ہم پر
برنگ سبزہ تو کیون روندتا ہے پائمالونکو

نبی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا
بھلا تشبیہ دون کیا اوسے مین مہ سف جانونکو

زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشمۂ گردون
اگر ہو ہجر محمد مین نہ رو کون اپنے نالونکو

تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا
کرون سجدے نہ مین کیونکر بچھا کر مرگ جانونکو

وہان سے متصل رہتا ہے جب وہ روضۂ اقدس
خوشی حاصل نکیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر مدحت سرائی کی
کوئی پوچھیگا کیا اعظم بھلا میرے کمالونکو

تمہارا وصف کیا شاہا بیان ہو
تمہین سردار عالم بے گمان ہو

تمہین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو
نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو

تمہارے حکم مین عالم ہی سارا
تمہین واللہ شاہِ انس و جان ہو

مین کیا ہون کر سکون جو وصف شہ کا
لیے مدح نبی حق کی زبان ہو

جو دم مین طی کرین ساتون فلک کو
مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو

نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ
جو مجھ پر لطف شہ کا بیکران ہو

در غلطان کا ہو جائے یقین صاف
فراق شہ مین جو آنسو روان ہو

قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا
مرا مدفن خداوندا وہان ہو

اگر جلوہ نظر آ جائے شہ کا
تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

گنہ کیا ہوئے ہون تا دمِ شُسل آثم
خطا مین بخشش یا رب مہربان ہو

یاد و زندان مین ذرا چشم کو تر ہونے دو
آنسوؤن کو مرے اب رشک گہر ہونے دو

اک نہ اک روز مدینے مین بلا لینگے حضور
آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو

خلد ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا
عشق احمد کا مرے دلمین تو گھر ہونے دو

مومنو گردش قسمت سے رہا مین پھرتا
اب مرا جانب طیبہ بھی سفر ہونے دو

عشق احمد مین جو گھر چھوڑون کرے منع تو کم
مومنو نفع ہو یا اسمین ضرر ہونے دو

ہونے دو عشق محمد مین سبھی جان فدا
حاصل ابلیس پہ اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشان ہو وہ فرقت مین کچھ نہین غم
حالِ آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو
بے نور روئے شہ نے کیا آفتاب کو

شیدائے مصطفےٰ ہون مرا شغل نعت ہے
کچھ جانتا نہین مین عذاب و ثواب کو

رونے سے تنگ آ کے دعا مانگتا ہون یہ
اب دیکھون خواب مین بھی چشم پر آب کو

اس مے کا بعد مرگ بھی باقی رہے خمار
زاہد سے بھی کہو کہ پیے اس شراب کو

لوٹے مزے وہ خلد مین جا کر نہ کس طرح
عشق نبی مین کھو دیے جو اپنے شباب کو

تدر ہی شان شاہ ترجا مین خدا کے پار
تا ب آگے بڑھنے کی نہ ہے ہمرکاب کو

تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو سالے
نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو

یہ جائے پانی ہوکے یقین ہی وہ کان سے
پارہ بھی دیکھلے جو مرے اضطراب کو

عاشق رسول حق کے یکسرین ہم تو ہین
کچھ بھی نہین سمجھتے سوال و جواب کو

آتم کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلایئے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر یاد شہ کے روئے رخشانکو
شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو

رہے صبح و مسا نعت نبی کا مشغلہ یا رب
نہ دے تو دخل میرے دلمین ہرگز نفس و شیطانکو

تمہارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی
کہ دیتا ہی خجالت بدر او خورشید تابانکو

مجھے ہی کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم
کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو

زہے قسمت سمجھتا ہون اوسے معبود مین اپنا
کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو

گہر ہی ایک آنسو دانت ہین گٹھلے انارون کے
بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو

بھلاتا ہون نہ خط و خال سرور کو کبھی دل سے
رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو

ہدایت کی دیا ایمان راہ راست بتلائی
قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو

کہان یہ منہ کہ جو رتبے مہ کے مقابل ہو
کف پا سے نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بڑھے بڑھائیگی مجھے | لڑی نسبت نہین کوئی بنی سے بلبل غنچہ کو

دعاے آثم دل خستہ ہی ہر دم یہی یا رب
طفیل پنجتن مقبول کر تو تیرے دیوانکو

مجھے سونگھاوے تو اوس گلعذار کی خوشبو
صبا بدل مین ہی جسکے بہار کی خوشبو

مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران
خوش آئے کیا مجھے اوجڑے دیار کی خوشبو

جہان نہین موسم گل ہی کبھی خزان کا ہے
مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو

ثناے گیسوے سرور بھلا کرون کیونکر
خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو

لکھا جو وصف گل روے مصطفے مین نے
تو آئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو

گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین
تو آئے کیون نہ ہمین غنچۂ گل ہار کی خوشبو

حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے
پسند حق ہو دل داغدار کی خوشبو

کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ اے خدا ان
جہان نہین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو

مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت
وہان ہی پھیلی شہ دوسرا کے مزار کی خوشبو

گلے کا ہار ہی عصیان عنا ہی آثم کی
سونگھاتا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکائے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو | حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمۂ لبہاے احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاونگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آئے نہ پاس اوسکی سنو تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہوگئی
کیون خوشی حاصل نہو فرزند ابراہیم کو

ہی امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف ہے
تول لے جو چاہے میزان مین امید و بیم کو

کوچۂ شہ کے گدا کو ہی یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش ہے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونون کی الفت مین مدام
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوہ رخ سے نبی دیکھے جو آثم خواب مین
چونکتے ہی پھر نہ کیون استادہ ہو تعظیم کو

ردیف ہای ہوز

رہون ہردم جو مین مداح گیسوے رسول اللہ
نہ کیون اشعار پیدا ہون خوشبوے رسول اللہ

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوے رسول اللہ

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہی یارب
کہ ہو جائے مجھے پہلے سفر سوے رسول اللہ

قسم حوران جنت اوسکے چہرے کی نہ کیون کھائین
نظر آجائے جسکو دہر مین روے رسول اللہ

کہان مشک ختن اور عنبر سارا مین یہ خوشبو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوے رسول اللہ

ہلال عید قربان صاف وہ حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروے رسول اللہ

بجا لاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوے رسول اللہ

وہ ہین بے مثل آتش وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسر خلق رسول اللہ

مدت سے مرے دلمین ہے ارمان مدینہ
اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ

اس رتبے کو پہنچے نہ کبھی عرش معلے
اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ

یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین
جنت سے زیادہ ہے گلستان مدینہ

وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو زیادہ
پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ

کیون کرتے نہ سب شاہ غلامی محمد
مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ

ہر وقت طواف در اقدس ہی ہون کرتا
ہوتا رہون اے چرخ مین قربان مدینہ

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آتش
رہتا ہون مین دن رات ثنا خوان مدینہ

کیا کرون مین ثنا رسول اللہ
ہو تمھین مصطفے رسول اللہ

حق کی درگاہ مین شفاعت کی
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اولیا انبیا جہان تک ہین
اونکے ہین پیشوا رسول اللہ

ہے تمنا پڑھون ہمیشہ درود
تیرے روضے پہ جا رسول اللہ

اوسکو اللہ نے عزیز کیا
جسکے لب پر رہا رسول اللہ

نہوں شرمندہ جاؤں میں جب دم
روبروئے خدا رسول اللہ

نہو فرق آپکی اطاعت میں
حق سے ہی یہ دعا رسول اللہ

مدح خواں آپکے رہے ہر دم
جتنے تھے انبیا رسول اللہ

شاہ تم ہو نگاہِ رحم کرو
میں بھی ہوں اک گدا رسول اللہ

خاک پاؤں جو آپکے در کی
ہو مجھے کیمیا رسول اللہ

اہل اسلام سب کے نام نبی
کہیں صلِّ علیٰ رسول اللہ

لینگے آثم بجا ثنا خواں کو
ہیں حبیب خدا رسول اللہ

ہر دم دعا یہی ہے مری التجا کے ساتھ
محشر کیطرح ہو رسول خدا کے ساتھ

نکلے کبھی نہ کلمہ بیجا زبان سے
ای طبع رکھ ادب بھی تو صدق و ثنا کے ساتھ

کعبے سے سوئے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی
لبیک سب کہتے جائینگے صلِّ علیٰ کے ساتھ

حق جب بلائے سامنے تو ہے یہ آرزو
آؤں جناب شافع روز جزا کے ساتھ

آنکھیں دکھائیگا مجھے خورشید حشر کیا
شمس الضحیٰ کے ساتھ ہوں بدر الدجیٰ کے ساتھ

گھر سے براق پر جو محمد ہوئے سوار
تھے جبرئیل راہ میں خیر الوریٰ کے ساتھ

آراستہ مکان شب معراج تھے تمام
اللہ کا تھا لطف بہت مصطفیٰ کے ساتھ

اے دل جو چاہتا ہے رضا مندی نبی
تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ

یارب وہ دن بھی آئے کہ جاؤں نجف کو
میں زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آتشؔ گنہگار ہے اللہ بخش دے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہے آپ کی رحمت ہمیں قلزم سے زیادہ
ہے بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ

ذی رتبہ زمانے میں ہوئے گرچہ نبی سب
پر پیش خدا کوئی نہیں تم سے زیادہ

شاہی کا مزا پاؤں جو مسکن ہو مدینہ
ہے خاک وہاں کی مجھے قاقم سے زیادہ

کثرت سے کیے جاؤں نہ کیوں وصف محمد
موجیں مجھے مضموں کی ہیں یم سے زیادہ

کیوں آنکھیں بہا دیں نہ گنہ سے کہ انہیں
ہے جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ

افزوں ہے گلزار مدینہ کا تصور
دل چاک ہے غنچوں کے تبسم سے زیادہ

جو نان جویں کھا کے کرے شکر وہ ہو خوب
دانا کے لیے جو بھی ہیں گندم سے زیادہ

آتشؔ میں ثنا خوان محمد ہوں ازل سے
ہو کس کا بیاں میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہوں محمد کا تو شیدا ہے مدینہ
کس طرح مرے دل میں نہ ہو جلوۂ مدینہ

یارب مجھے پہنچا دے مدینے کی زمیں پر
دیکھوں تو کسی طرح تجلائے مدینہ

محروم ہون مین اور چلے جاتے ہین زائر
کیونکر نہ بڑھے دلمین تمنائے مدینہ

پھر تو در اقدس پہ گھسون اپنی جبین کو
اللہ ان آنکھون سے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغون کی کرون سیر بھلا مین
گلشن سے سوا مجھکو ہی صحرائے مدینہ

کیونکر نہ کرون وصف مین گیسوئے نبی کا
ہی سر مین سمایا ہوا سودائے مدینہ

اوس جائے مقدس مین محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطرح سے ہمتائے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہین مین
وہ کون ہی جسکو نہین سودائے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے مدینہ

اثر تو دل و جان ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دلمین تولائے مدینہ

ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم مین تھا آپ کے اعجاز کی
آپ پہ خود کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کرون مدح گل روئے نبی گلشن ہو مست
بلبلون کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق مین بھی ہی سفر آغاز کی

سایۂ احمد کو کیون رکھین چھپا کر دلمین وہ
حورین جو ہوتین نہ بھولی انکے انداز کی

نعت سے مجکو نہو کیونکر جہا نمین امتیاز
قدر ہوتی ہی زمانے مین ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہی — کیا عجب سیکھے روش گر بلبل شیراز کی

جلد آثم کو مدینے مین بلالو بہر حق
اب تو حالت ہی بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہی مری ای شہ دین تھوڑی سی — کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑی سی
آستان بوس کی خواہش ہی کہون کیا مدام — پر نہ اک روز گھسی اوسنے جبین تھوڑی سی
جس روش چاہیے چلے طبع روان پانی — واسطے اوسکے بہت ہی یہ زمین تھوڑی سی
جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین یہ خادم — اسکو دیجائے زمین اتنی نہین تھوڑی سی
کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہر دم — بادۂ عشق کی لذت تو نہین تھوڑی سی
مردم چشم یہی مانگتے رہتے ہین دعا — خاک ملجائے مدینے کی کہین تھوڑی سی
شاہ کھاتے تھے شکم سیر نہ ہو کر گاہے — نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑی سی
ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہی یہ دعا — جاؤن طیبہ کو کٹے عمر وہین تھوڑی سی

یارب اوس دم بھی کہے شاہ کا دم یہ آثم
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑی سی

محبوب سے اللہ کا داور تو نہین ہی — اس شان کا عالم مین پیمبر تو نہین ہی
اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دو پارہ — انگشت بنی تیغ دو پیکر تو نہین ہی

اوس در کی گدائی سے فقط کام ہی شاہا
کملی یہ فقیری کی مشجر تو نہین ہی

رضوان قد بے سایہ پہ پھولو نہ کیونکر
قامت سے یہ طوبیٰ کہین بڑھکر تو نہین ہی

دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت
اس جام مین کچھ بادۂ اطہر تو نہین ہی

نازل سبھے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم
کچھ روضۂ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی

عشاق کے دلمین مے الفت نہ بھرے کیون
اس مے کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی

صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ
جو چھوٹ سکے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانۂ گیسوے محمد ہی تو آشم
سودا ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی
ای عاصیو اوٹھو کہ در توبہ باز ہی

کیا طول وصف گیسوے سرور بیان کرین
کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی

محراب کعبہ ابروے حضرت ہی مومنو
سجدہ نکیون ادا ہو کہ جائے نماز ہی

وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین حق
ہی آئینہ نیا عجب آئینہ ساز ہی

مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو
عاشق میرے حضور کا خود بے نیاز ہی

فتنے ہزارون نفس اوٹھاتا ہی روز و شب
افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی

پایہ ہمارے عشق کا عالم سے ہی جدا
محمود وہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی سے عشق خدا ہو نکیون حصول
سنتے ہین زروبان حقیقت مجاز ہی

شکر خدا کہ مجکو ہی ہر دم نبی کا دھیان
مانند شمع دل مین بھی سوز و گداز ہی

مداح ہے حبیب خدا کا مہی مرا
اس وجہ شاعرون مین مجھے امتیاز ہی

آثم کمر کو باندھ مدینے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث تمھین حرص آز ہی

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہی
بڑھکر نہ مجھسے کوئی بھی شیرین کلام ہی

کیا ہی مری بساط مین بھیجونگا کیا صلوٰۃ
نازل خدا کا اونپہ تو ہر دم سلام ہی

کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر
دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہی

کہتے تھے سب ملک شب معراج مین یہی
لو شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہی

الطاف شہ کے عام ہین مجھ پہ بھی شک نہین
رحمت سے مستفیض ہر اک خاص و عام ہی

آگاہ کرتے کیون نہ شریعت سے شاہ دین
حق کے رسول ہین وہی اونکا کام ہی

مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر
حضرت ہی کے تو ہاتھ مین کوثر کا جام ہی

کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمین عزیز
ہین بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہی

کرتے ہین وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
آثم ہمارا کام یہی صبح و شام ہی

کہتا ہون نعت مین کرم ذوالجلال ہی
روشن ہی نام بدر سا حاصل کمال ہی

بھرتا ہی خامہ چوکڑی میدانِ نعت مین
شرمندہ اسکی چال کے آگے غزال ہی

یہ آرزو ہی بادۂ حب نبی پئے
ہردم اسی شراب کا مجکو خیال ہی

بجلی اودھر گراتی ہی جاتی ہی جسطرف
شمشیرِ مصطفےٰ کی نئی چال ڈھال ہی

دلمین خدا ہو اور زبان پہ ہو نام شہ
منکر نکیر کا یہ جوابِ سوال ہی

ذی رتبہ یون تو سارے رسل ہین جہان مین
پر حق یہ ہی حبیب خدا بے مثال ہی

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذاتِ شاہ سے
رخسار شہ قمر ہی تو ابرو ہلال ہی

کیون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین
روشن جہان مین شاہ کا مہرِ جمال ہی

ہی کثرتِ گناہ عرق مین ہین غرق ہم
دہشت بڑھی ہوئی ہی یہین انفعال ہی

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک
سرمہ ہماری آنکھون مین گرد ملال ہی

ثمرہ دیا ہی یہ چمن نعت نے ہمین
مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہی

آثم کو ہی نہ عشق حبیبِ خدا فقط
اوسکا بھی ہی غلام جو احمد کی آل ہی

بیزبانی کے سبب نعت ہی رسوائی ہوئی
فیض نعتِ شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرت عیسیٰ کرینگے کیا مرا آکر علاج
ختم ہی سرور ترے لب پہ مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہین انبیا مین لاجواب — دونون عالم مین وہی ہین پر ختم یکتائی ہوئی

ابر رحمت تو روان ہر سو ہوا ہی عین کرم — پھر عبث دل کی کلی رہتی ہے مرجھائی ہوئی

کیا ہی عصیان کی شکایت رحم کی ہی آرزو — یہ بلا سر ہی ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگارون پہ ہو جائے گا جو پیر اکرم — حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

زائر و لائق وہان کے جو نصیب ہو پھیکنا — دشت مین طیبہ کے میری لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد مین وہ ہون بیتاب مین مرنے کے بعد — روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر مین تصویر دیکھی تھا تصور زیست مین — مین وہ ہون ہم بھی نہ حاصل مجکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہو روان دریائے غم — ہی مرے دل پر گناہون کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے — خانۂ دل کی ہی یہ تو پر ورش پائی ہوئی

اس دو روزہ زندگی پر پیٹے ہو بیٹھکر کیون — جان لو یہ تم کہ سر پر ہی اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھے گا کیا بھلا کوئی بشر — اور لکھی بھی تو اوس سے خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا — چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ جو تمنے لکھا
یہ تو اے آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

اندنون زخمی ہے دل اپنا الم کے تیر سے — یا نبی لینا سنبھال اسکو کسی تدبیر سے

جنکے والد کو کہا حضرت نے بھی اودمی
پھر نکیون الفت ہو مجکو شبر و شبیر سے

وصف جبد نے گل روے محمد کے کیے
گل ہوے سارے خجل رنگینے تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیدار ہین جلوہ دکھلون
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کر رہ عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہونگا آدمی
فائدہ کیا ہے پختگی قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوے ای منکرو
درحقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہوے رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہو گیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھا دین تو یہ دل ٹھیرے مرا
طفل کے مانند اٹکے ہین بحال شیر سے

است مرحوم سے پاتے ہین آثم کا شمار
یا الٰہی در گذر اسکی تو ہر تقصیر سے

دھوان دل سے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمسا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حضور
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمائیے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشۂ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

میں کیونکر کروں شکر پروردگار
کہ یہ دین پایا حیات النبی

مدینے میں مجھکو بلا لیجیے
نہیں اب گذارا حیات النبی

مرا ای خدا مجھپہ کیجے کرم
ہوں خادم تمہارا حیات النبی

ہے آثم کو دونوں جہاں میں فقط
تمہارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جائینگے
بہر بخشش پاس خالق کے بلاتے جائینگے

عشق احمد جو رہیگا جوش پر ای مومنو
تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جائینگے

تشنگی حشر سے کیا خوف ہو روز جزا
آب کوثر شافع محشر پلاتے جائینگے

ہم خیال جلوۂ روی نبی سے مرتے دم
بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جائینگے

فرقت سرور میں ورد کر جو دینگے جان ہم
تو تجھے ای آتش دوزخ بجھاتے جائینگے

حشر میں ہونگے پریشان ہم اگر ای مومنو
تو بھی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جائینگے

راستا عشق نبی کا جو ہمیں مل جائیگا
دیکھنا اس راہ میں آنکھیں بچھاتے جائینگے

ابروِ شہ کا رہیگا دھیان جو آثم ہمیں
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جائینگے

کیا معنبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے
بو نہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے کیا کرے فخر کا دعویٰ وہ بشر
آبرو پائے جو دانتوں کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے
موت آجائے مجھے کاش قضا سے پہلے

ناتوان الفتِ احمد میں ہیں طیبہ کیطرف
اوڑ کے جا پونہچیں گے ہم بادِ صبا سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہے جاگیر
کوئی جا سکتا نہیں آلِ عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشق محمد کا حصول
رکھے الفت وہ بشر آلِ عبا سے پہلے

مدح حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند
عفو ہوں پھر تو گنہ روزِ جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان
تو کیا خلق اُنھیں ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلا دیں اگر خواب میں دیدار مجھے
پھر تو حاصل ہو شفا وقتِ شفا سے پہلے

نعت گوئی میں کرے پیچھے وہ انسان جو ہو
مشورہ کر لے ذرا طبع رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے دو جان ہو دوزخ سے نجات
ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہیں رشکِ مسیحا یہ نہیں آپ سے دور
کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر میں ہر اک سے کہیں گے آکر
کہ مدد مانگیے محبوبِ خدا سے پہلے

میں درفشاں ہوں نکیوں شاہ بحر و بر کے لیے
ملا ہے مال یہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکوں کو مردم سمجھتے ہیں گوہر
صدف کا حکم بھی جاری ہی چشمِ تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہاں ہے دیکھیں تم کیوں
نہیں حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہے سارے رسولوں کو حکم پیش جناب
جو روبرو سے دُکا حکم ہو قمر کے لیے

کروں میں سجدۂ طاعت ادا وہاں جاکر
زمین مدینے کی یارب ملے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج میں براق حضورؐ
رکاب تھام کے بوسے لے ادھر اودھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمدؐ کی
قسم خدا کی یہ واجب ہے ہر بشر کے لیے

میں جانتا نہیں شاہی مدینے کی یارب
زمیں ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہیں سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم میں سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھوں جلوۂ حضرت
دعائیں مانگتا رہتا ہوں اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یارب
یہی بہت ہے عطا مجھ شکستہ پر کے لیے

سوار موت ہے سر پر اٹھو اب اے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور میں نور ہے یوں آپکی تنویر سے
جیسے ذرّوں میں چمک ہے مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہیں دم وصفِ نبی تقریر سے
ہوتی ہے سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پہنچوں مدینے میں کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشنِ تقدیر سے

بند آنکھیں ہو گئیں موسیٰ کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا اشنا ہا تری تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون لکھتے ہین علو
ہوتی ہی خالی نہین کلک زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون مین
والضحیٰ کی شان ملتی ہی مری تقریر سے

عاشق احمد کی تربت پر نکیرون میلا رہے
جب نہو خاک لحد کم سرمۂ تسخیر سے

الفت گیسوے شہ نے جب دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہوگی معاف
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرے سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہی ملکر شیر سے

واہ رے عشق نبی روشن شب ہجران ہوگئی
ہوگئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہی شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی موم گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب لون ہے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تقریر سے

نعت گو مشہور ہین کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین ہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہمین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین کھلا
جب محبت مصطفےٰ کی بڑھکے ہو اکسیر سے

ہو صلے مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہو بڑھکر خلد کی جاگیر سے

ہین سگ درگاہ حضرت ہون اسی پر فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع تقدیر سے

دائرہ ہر حرف کا ہے اشرفی سے بھی سوا
کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہے آثم کیا کریگا پیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب ہین جلوۂ دیدار دکھانے والے
داغ حسرت کا مرے دلسے مٹانے والے

انکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن
کعبے سے سوے مدینہ ہین جو جانے والے

آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو
زیر پا شہ کے ہم آنکھین ہین بچھانے والے

چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا
گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے

ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہر دم
آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے

ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمین
آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے

شربت دید سے فرمائیے مجکو سیراب
تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوے محمد کا کرے کیا آثم
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

کی ہے یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے
اے سامعین سنو اسے تم دل کے گوش سے

ہم بادۂ محبت احمد سے مست ہین
کیا محتسب سے کام ہمین مے فروش سے

مداح مصطفے ہون ملائک اوٹھائینگے
لاشہ اوتار دینگے جو احباب دوش سے

عشقِ نبی میں مجکو نہیں ایک جا قرار　جا سے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے
پینے کو آبِ اشک ہی کھانے کو لختِ دل　ہجرِ نبی میں کام نہیں ناؤ نوش سے

آثم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند
نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے　ڈرنے لگے وہ نہیں تپشِ آفتاب سے
پردہ ہے جو زلف کا رخ سے جناب سے　جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے
یہ داغِ عشقِ پنجتن و چہار یار کا　عالم میں کم نہیں ہی ذرا آفتاب سے
گل سے کہیں سوا ہی بہارِ رخِ حضور　بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے
یہ قدر و منزلت شبِ معراج پائی تھی　آنکھوں کو اپنی ملتے تھے قدسی رکاب سے
ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ　ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے
کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حسیں　نسبت ہو نقشِ پا کو نہ جب آفتاب سے
دیدارِ شاہ خواب ہی میں ہو مجھے نصیب　چھوٹوں الٰہی جلد کہیں اضطراب سے
وہ رند ہیں کہ بادۂ الفت سے مست ہیں　زاہد غرض نہیں ہی ہمیں کچھ شراب سے
ہشیار گو ہیں پر ہمیں غفلت ہی رات دن　بدتر ہی جاگنا بھی ہمارا تو خواب سے
جو شی ہوا میں جہان کی فانی ہی لا کلام　دیکھو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

اب تک گرا نہ سوے مدینہ تو کسلیے
پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہل بیت رسالت مآب کے
یارب نجات ہو ہمین قہر عذاب سے

برباد میری خاک نہوگی پس فنا
الفت اگر رہیگی مجھے بوتراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہی فزون
گھبرائینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اللہ اوس بشر کو نکیونکر رکھے عزیز
آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی
جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک نے صفا پائی تھی جو کچھ
وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر
یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت
کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوہ رخسار مین جو آپ کے تنویر
یہ نور شہا نیر رخشندہ مین نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوہ حضرت
جانا جو مدینہ کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدہ پر اشک مین بہتا ہی مرے جوش
یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اسدن تک ای شاہ ثنا خوان ہی تمہارا
ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم
کیا آب بھرا چشمہ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی
ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی
ہوئی حاصل فضیلت امتون پر
ہمین وہ دولت ایمان عطا کی
وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور
میسر خاک ہو جو کفش پا کی
ہو کون اونکے سوا محبوب حق کا
فزون ہی سب سے عزت مصطفا کی
گناہون پر ہوا راغب تو اے دل
خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی
خیال آتے ہی لب پے جان آئی
لب جان بخش ہو آیت شفا کی
عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین
نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی
خدا قرآن مین جب مدح فرمائے
بشر سے کیا ثنا ہو مصطفا کی
خطائین ہین جو کثرت سے ہماری
تو رحمت بھی نہین ہی کم خدا کی

مدینے مین نہ آثم کو بلایا
نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

تو ہی خلاق عالم بے گمان ہی
خدایا دوسرا تجسا کہان ہی
لکھون کسطرح مین تعریف تیری
زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
بزرگی ہو محمد کی بیان کیا
شرف قرآن سے جنکا عیان ہی
ہوا کوئی نہ ہو گا مثل ہرگز
محمد بادشاہ انس و جان ہی

مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف
جگر مین داغ جب شہ کا نہان ہی

گدائی ہو میسر اوسکی مجھکو
کہ جس در کا گدا سارا جہان ہی

بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد
کہ خود مدحت سرا حق کی زبان ہی

تڑپتا ہی دل بیتاب میرا
لبون پر ہر گھڑی آہ و فغان ہی

ق

خدا کے واسطے صورت دکھا دو
کہ طاقت طاق ہی خستہ تن و جان ہی

وہی ذرہ بنا ہی کوہ شہ کا
خدا جسپر نہایت مہربان ہی

مدینے مین اسے بلوا لیجیے آپ
یہ آثم ہجر مین اب نیمجان ہی

حبیب حق محمد مصطفیٰ ہی
مقابل شاہ کے کب دوسرا ہی

گروہ مومنو خوف خدا تم
کہ سر پر بے گمان روز جزا ہی

بھلا ہستی مین اوسکے شک رہے کیا
کہ جنکے حکم مین ارض و سما ہی

مجھے کیا گرمی محشر کا ہی ڈر
میسر دامن آل عبا ہی

گنہ ہون پر نہ کیون ہو ناز مجھکو
شفیع حشر فخر انبیا ہی

مین لکھتا وصف فخر انبیا ہون
زبان پر ہر گھڑی صلِّ علیٰ ہی

دلا خورشید کی ہی کیا حقیقت
تو محبوب خدا پہ شیفتا ہی

رخ حضرت کی کیا مدحت کرون مین	وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے مین بلالو اسکو شاہا
تمھارے در کا یہ آثم گدا ہی

پری یہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے	تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے
سمجھکے نیک جو کرتے ہین شرک و بدعت کو	پھینکنگے نار سقر مین ثواب کے بدلے
یہ زار عشق نبی نے کیا ہی ای گردون	کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے
مین نعت گو ہون نکیرین سے ڈرون کیونکر	وہ جان لے نہین سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ مین آثم بڑھی مری عزت
جنون نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفے کے واسطے	ہاتھ مین ہر دم اٹھاتا ہون دعا کے واسطے
یا الٰہی مین گنہ مین ہون بالکل مبتلا	رحم کر مجھپر جناب مصطفے کے واسطے
ہین مریض عشق احمد کیون نہو راحت نصیب	ای مسیحا کیون نہین تجھسے شفا کے واسطے
عزت کونین حاصل ہو مجھے ای میرے رب	فخر عالم مالک ہر دوسرا کے واسطے
پھر نہ دے تکلیف مجکو تیز سے خورشید حشر	ای محمد مصطفے آل عبا کے واسطے
یا الٰہی دولت ایمان بڑھے عصیان گھٹین	رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پرنور اپنا مجھکو دکھلا دیجیے ای مہ برج رسالت والضحیٰ کے واسطے

ہی دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی مجھکو ہر وقت آہ و زاری ہی
یا الٰہی نصیب ہو طیبہ اب سکونت یہان کی بھاری ہی
مہربان وہ نہو تو آفت ہی اوسکی رحمت سے رستگاری ہی
عشق احمد کا داغ ہی دل پر اشک خونی کی نہر جاری ہی
جا رہا ہی لیے ہوے اب شوق مجھکو کب حاجت سواری ہی
یا الٰہی مدینے جاکے مرون موت مجھکو وہان کی پیاری ہی
شب معراج بول اوٹھے جبریل آج احمد پہ لطف باری ہی
سارا عالم مہک رہا ہی کیون زلف حضرت نے کیا سنواری ہی
پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین اک دہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلا لیجیے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرور ذیشان کے سامنے انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفوں کی قدر کیا / رتبہ ہو گیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہین ایک بھی چمن / کہدونگا حشر کو یہی رضوان کے سامنے

یون ہین حسین جہان کے آگے جناب کے / ذرے ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جائے روتے روتے نکیون تن مرا تمام / بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہون گناہون سے کیا منہ دکھاؤنگا / جاؤنگا کسطرح سے مین یزدان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ مین جا کے ہم / استادہ دست بستہ ہون دربان کے سامنے

آئے قضا سفر مین مدینے کے ای خدا / ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبون کا کرے لعل بے بہا / کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہون خوشہ چین خرمن فیض جناب ہوش / آثم مین چپ نہونگا سخندان کے سامنے

جب صف زلف سرور دین میرے دہن سے نکلے / ہرگز نہ پھر جہان مین نافہ ہرن سے نکلے

بھاگون شوق مدینہ پہنے گردن کفن کے / کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق اور دم بھی ہو زبان پر / جس وقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہون تن وطن کو / جیسے خزان مین بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن / دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب وہ روضہ
مقصد کب اپنا یارب چرخ کہن سے نکلے

حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک
شیدا نبی کا جسدم اپنے وطن سے نکلے

جا کے کہیں مدینے آرام ہو میسر
انجم بھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خواب میں منہ دکھا دیا کسنے
بخت میرا جگا دیا کسنے

نور ایمان عطا کیا کسنے
داغ عصیان مٹا دیا کسنے

مجکو شیدا کیا محمد کا
دین حق کو بتا دیا کسنے

پاس خالق کے لیگئے جبریل
حق سے شہ کو ملا دیا کسنے

شب معراج لینے آیا کون
سر کو در پر جھکا دیا کسنے

کسکی پیدا ہوئی ہوا مجکو
دل کو میرے اڑا دیا کسنے

مجکو سودا تھا زلف حضرت کا
طوق ناحق پنہا دیا کسنے

کیون نہیں ہوتی ہے سے نیا ت
نفس پیچھے لگا دیا کسنے

کسنے رویا میں جلوہ دکھلایا
دل کو میرے بڑھا دیا کسنے

جان تازہ جو بخشدی مجکو
آب زمزم پلا دیا کسنے

انجم اک تو تھا جہل مطلق
اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول ہو منو حق کا حبیب ہی | جسکے سبب سے نعمت عقبی نصیب ہی
کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا | اب حال ہجر شاہ مین میرا عجیب ہی
درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ رات دن | دوزخ سے لے بچا تو خدایا حبیب ہی
سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی | بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف نجیب ہی
حامی ترے سوا نہین شہ ونکا کوئی اور | عصیان کے درد کا تو ہی بہتر طبیب ہی
رکھتے خیال چہرۂ احمد مین رات دن | خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی
پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک | مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی
ہجر نبی مین ہون کبھی نالان کبھی خموش | قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی
پھر خدا مدینے مین بلوا لیجیے مجھے | اس ہند مین خراب عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت مین شاہ کی
جنت ملیگی تجکو یہ اثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی | میسر خلد اوسکو بالیقین ہی
بشر کیا ہین بجا لائین نہ جو حکم | کہ خادم آپ کا روح الامین ہی
رسالت ختم ہی شاہ رسل پر | حقیقت مین وہ ختم المرسلین ہی
وہان جا کر نہ کیون مشکل ہو پھرنا | جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

او نھین کے واسطے کی خلق دنیا | او نھین کے واسطے عرش برین ہی
مثال احمد کے کیونکر ہوسکے خلق | ہوا کوئی نہو گا اور نہین ہی
گنہ کرتے ہو تمپر ہو گی بخشش | یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہی
در شہ کے سوا جاؤن کدھر مین | کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہی

وہی محبوب خالق ہی جہان مین
جو آثم دہر مین ہمدرد دین ہی

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہی | اور بھی آینۂ دل مین صفا آتی ہی
بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہی | یاد اوسوقت مدینے کی ہوا آتی ہی
ماہ و خورشید نظر سے مرے گر جاتے ہین | یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہی
اے نبی بہر خدا مجھپہ کرم کی ہو نظر | اب گناہون سے مجھے اپنے حیا آتی ہی
چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ | اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہی
شربت دید پلا دو تو ابھی صحت ہو | کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہی
واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلائین ہنسکر | ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہی
اپنی آنکھون مین جگہ دیتی ہین حورین اوسکو | جسکی اے مومنو طیبہ مین قضا آتی ہی
شب عصیان کی سیاہی نے جو گھیرا اوسکو | جبکہ آتی ہی یہ مانند بلا آتی ہی

مین وہ بیمار ہون کہتے ہین اطبا مجھے
مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہی

رحم کرنے کے تو مشتاق ہین شاہ عادل
جور مطلق نہین آتا نہ جفا آتی ہی

الفت شافع محشر ہی تو پھر کیا غم ہی
مرے کانون مین ہر وقت صدا آتی ہی

وہ بھی دن آئین کہین دیکھے حال اسکا سب
ابتدا آثم کی مدینے مین قضا آتی ہی

کرم کر یا الٰہی مجھپہ کیسی تنگدستی ہی
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی
زیارت کو شہ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

ملا کرتی ہی جنکو یاد سرور خواہش دل سے
خرید و منوا اسکو نہایت یہ تو سستی ہی

خیال نعت احمد مین مجھے مصروف رکھتی ہی
طبیعت ہی جری میری کہ ہر وقت کستی ہی

مرے جی مین ہی جو زائر کہ آئے ادس پائین چلون
بتا بہر خدا مجھکو مدینہ کیسی بستی ہی

تکبر سے ادٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا
عروج اسکو نہین کہتے ہین تو عین پستی ہی

ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت
کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

دل ذکر محمد سے مرا شاد ہوا ہی
کس حسن سے ویرانہ یہ آباد ہوا ہی

ہر ہفتہ مین دو مرتبہ کھلتا ہی مرا حال
اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہی

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان — یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی
ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہوتی — صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی
اللہ تو کر رحم بچا نارِ سقر سے — دل نفس کے ہاتھون سے تو برباد ہوا ہی
کیا دور جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم — ان روز دن مرا والبِ فریاد ہوا ہی
سب جن و بشر مجکو بھلا دے نہین دل سے — نام آپکا جسدن سے مجھے یاد ہوا ہی
دل کھینچتا ہی صورت پر نور کا نقشہ — وہ دہر مین اب ثانی بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
توفیق سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہون اے مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی — ادہی جا پہ برستی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی
وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر — مدینے کی زمین ہی یا فلک کیا عین جنت ہی
کسی صورت سے مین دیکھون مدینہ یا مرے مولا — تمنا ہی یہی ہر دم یہی اک دل مین حسرت ہی
دکھایا جلوہ حضرت خدا نے دونون عالم کو — اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی
شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے — اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی
نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روے حضرت کے — اسیکا نام ہیبت ہی اسیکا نام صورت ہی
فقط اک مین ہی کیا مدح شاہ دین نہین کرتا — تمامی خلق مین مشہور سرور کی جلالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم مین
مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی

میسر جس کسیکو ہو منو حضرت کی رویت ہی
ہو شرور نہ سبکے حق مین نور کی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آثم سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی بیان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین دعوا کیا ہی

جلوہ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ وا اصل سے علے نور سراپا کیا ہی

شب معراج جو جبرئل امین لائے براق
سنکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
مین ہون کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی

چاند سورج کو نہین روے نبی سے نسبت
مہر جب اصل سے علے نور کا چہرا کیا ہی

ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی

توبہ کرتا ہی تو عصیان سے تو ای دل کرلے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آثم
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

نبی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
الٰہی روضۂ احمد دکھا دے

جہان مین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہمکو
اگر عالم میں پیارا ہی تو یہ ہی
خدا کو بھولنا بے فکر رہنا
حقیقت میں جو دنیا ہی تو یہ ہی
رہوں کیونکر نہ محوِ نعتِ احمد
شفاعت کا سہارا ہی تو یہ ہی
خدا برحق نبی برحق ہی بیشک
ہر اک کے لب پہ کلما ہی تو یہ ہی

کبھی تو سو گھون لٹے زلف آثم
مرے سر میں جو سودا ہی تو یہ ہی

امید ہی مجھے اے شاہ جان نثار ہیے
نجات دونگا کبھی دوزخ میں فضل باری سے
ہوس رکھیں گے مدینے کی جیتے ہیں جبتک
نہ باز آئینگے ہم اس امیدواری سے
ہمیں لحد میں نکیرین سونے دو دم بھر
رہا ہی آٹھ پہر کام بیقراری سے
مدینے کی ہو زیارت جو میری قسمت میں
تو ہو گی ورنہ نہیں سود اس آہ و زاری سے

نگاہِ مہر کبھی تو رسول کی ہو گی
ہمیشہ کام ہی آثم کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے
مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے
کیا عجب ہی کہ طفیل آپکے روزِ محشر
کلمہ پڑھتی ہوئی قبروں سے امت نکلے
ہوگئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری
سارے عالم میں جو پابندِ شریعت نکلے

دونون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار — کام بندون کے سب آپھی کے بدولت نکلے
ہو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بل — کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے
گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون — کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
ساتھنے کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہے — ہر ایک شی کا اونکے قدم سے ظہور ہے
حق نے شفیع امت عاصی کیا تمہین — محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہے

آثم نہین ہے حشر مین کچھ خوف باز پرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہے

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے — ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے
ہے یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست — لیکن ہے کم نبی کی شرافت کے سامنے
تشبیہ کس سے دون قد اقدس کی ہے یہ فکر — طوبیٰ خجل ہو آگئے جو قامت کے سامنے
پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا — بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے
وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین — کیا کثرت خطا ہے شفاعت کے سامنے
جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج — کیا مال زر ہے عشق کی دولت کے سامنے

طرفہ صفا ہے روے مصفا مین آپکے — آئینہ کیون خجل نہو صورت کے سامنے
جنت ہے ایسی کوے محمد کے روبرو — جیسے جہان کے باغ ہین جنت کے سامنے

آثم کی یہ دعا ہے الٰہی کہ رات دن
روتا رہے وہ روضۂ حضرت کے سامنے

یارب جو مین نے نعت لکھی ہے شباب کی — محشر کے دن نہ شکل دکھانا عذاب کی
عشق نبی ہو دل مین زبان پر ہو تیرا نام — نوبت کہین نہ پہنچے حساب و کتاب کی
چاہا جو لکھنا ہے رخ و زلف شاہ کا — حاجت دوات کو ہوئی مشک و گلاب کی
عصیان مرے معاف تو رحمت سے اپنی کر — دہشت نے مجھے بہت ہے کتاب و حساب کی
فرقت مین شاہ دین کے نہین چین ایکدم — یارب کوئی بھی حد ہے مرے اضطراب کی
روز ازل سے شاہ کے گھر کا غلام ہون — مدحت نکیون کرون مین رسالت مآب کی
پھیلا ہے جلوہ یون رخ شہ کا جہان میں — عالم مین جیسے روشنی ہے آفتاب کی
کرنا زمین مین دفن نہ مجھ روسیاہ کو — چلائیگی زمین مری مٹی خراب کی
جان عزیز تک بھی مین اوسپر کرون فدا — دہلیز ہاتھ آئے جو عالی جناب کی
پھر تو مدینے پہنچونگا چومونگا نقش پا — میری دعا خدا نے اگر مستجاب کی
آثم تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی — ہشیار اب تو ہو کہ وہ باتین تھین ابکی

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوب خدا ٹھیرے
ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخر انبیا ٹھیرے

شریعت کا کیا پابند کی کی ہدایت کی
ہوئے خضر رہ مقصود سب کے رہنما ٹھیرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوئے جن و بشر پیدا
شفیع عاصیاں سب کے حشر کے پیشوا ٹھیرے

بصارت ہوتی ہی حاصل فقط فیض زیارت سے
مری آنکھوں کا سرمہ کیوں نہ شہ کی خاک پا ٹھیرے

تمہاری ہی ضیا سے رخ کے ماہ و مہر روشن ہیں
تمہیں شمس الضحیٰ ٹھیرے تمہیں بدر الدجیٰ ٹھیرے

خدا کا شکر اس امت میں پیدا کیا حق نے
مرے مالک مرے آقا محمد مصطفیٰ ٹھیرے

الٰہی خواب ہی میں شربت دیدار مجھے ملے
بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھیرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائیں جلوۂ رخ کی
مقابل ہے محبوب خدا کے کوئی کیا ٹھیرے

وہیں ٹھہرا اسباب رحمت حق سایہ کرنے کو
جہاں آرام کرنے کو حبیب کبریا ٹھیرے

اگر ملجائے پینے کے لیے پانی مدینے کا
ہماری زندگی ہو جائے وہ آب بقا ٹھیرے

ہمیشہ مدح خوان رہتا ہوں آثم میں محمد کا
تعجب کیا ہی جو مقبول حق میری ثنا ٹھیرے

دل میں ہے مدتوں سے محبت رسول کی
یارب ہو خواب ہی میں زیارت رسول کی

حق تو یہ ہے کہ ہر دم دیندار کے لیے
واجب خدا کے بعد ہے طاعت رسول کی

کیونکر نہ اہل کفر کی ہوں پست ہمتیں
جب حشر تک ہے یہ شریعت رسول کی

نفسی کہینگے حشر مین جب سارے انبیا
اوسدم قبول ہوگی شفاعت رسول کی

نکلیگا منہ سے کلمۂ طیب رسول کا
جب روز حشر اوٹھیگی امت رسول کی

موسی کو فخر ہو ید بیضا پر اپنے کیا
بڑھکر تھی اوس سے مہر نبوت رسول کی

حب نبی کا داغ رہے دل پہ حشر تک
مرکر بھی ہو نہ کم مجھے الفت رسول کی

گو ہم گناہگار بہت ہین مگر صفدر
جاینگے سوے خلد بدولت رسول کی

ایسا نہین ہی کوئی شہنشاہ دوسرا
دونون جہان مین ہی رسالت رسول کی

اسلام کی جہان مین ہے کیون روشنی
ہی مثل آفتاب ہدایت رسول کی

اونکا کلام حق کی ہی درگاہ مین قبول
جو صدق دل سے کرتے ہین مدحت رسول کی

آتے تھے وقت جنگ نہ زنہار سامنے
ایسی تھی اہل کفر کو ہیبت رسول کی

خالی نہین ہون عشق سے آثم مین ایکدم
دی ہی مجھے خدا نے محبت رسول کی

لب پہ مدح شاہ ہدا ہی عشق محمد دلمین بپا ہی
اسپر شاہد صبح و مسا ہی شکر خدا ہی شکر خدا ہی

ختم رسل کی شان بڑا ہی رتبہ انکا سب سے سوا ہی
تاج شفاعت سر پہ رکھا ہی تابع اونکا شاہ و گدا ہی

خلق کے سرور سبکے افسر حامی امت ہین پیمبر
شافع محشر واسم اکبر نام ہی اونکے صل سلم

کل سے ہی بہتر ذات محمد سب سے بڑھکر ہوے محمد
واہ ری شان رد محمد دونون جہان مین پہیلی ضیا ہی

حق نے بنایا فخر دو عالم کب ہو مقابل نیر اعظم
سب سے معظم کل سے مکرم وہ ہین جہان کا شاہ ہمارا

حشر کا مجھکو خوف و خطر ہی آپکو لینا میری خبر ہی
آپکے تابع جن و بشر ہی شمس و قمر ہی ارض و سما ہی

ہین ہون آثم نفس ہی دشمن کھٹکا الٰہی شر سے بچا ہے
ہاتھ مین دینا شاہ کا دامن مجھکو فکر روز جزا ہی

یارب طرف مدینے کے جب قافلا چلے
آثم بھی سوے روضۂ خیر الورا چلے

آتی ندائے غیب ہی ہر دم یہ کان مین
حضرت پہ جو فدا ہو مدینے چلا چلے

سب دیکھنے کو جاتے ہین اس شہ کے روضہ کو
اللہ دن وہ آئے کہ یہ بھی گدا چلے

اللہ سے دعا ہی شب و روز یہ مری
وہ وقت آئے طیبہ کو یہ مبتلا چلے

بلبل کی جگہ پڑھین سب شعر نعت کے
ایسا ہمارے ساتھ کوئی قافلا چلے

بوے مزار پاک چلی آئے دم بدم
قدرت سے تیری ایسی الٰہی ہوا چلے

پھر کون بخشوائے کہا سچ اسیر نے
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

آثم نہ کیون مدینے کو جاؤن مین شوق سے
اس رہ مین پا پیادہ بہت لئے لیا چلے

جو صدق دل سے شاہ پہ ایمان لائینگے
روز جزا رسول انھین بخشوائینگے

بار گناہ سر پہ جو ہم سے لئے جائینگے
خالق کو روز حشر مین کیا منہ دکھلائینگے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے	سوتے ہوئے نصیب کو اپنے جگائینگے
جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی	آنکھوں مین خاک پاے نبی ہم لگائینگے
جا کر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی	زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے
ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار	کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے
اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب	بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے
اے دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد	پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین ماثم مین مبتلا
پر نعت پڑھتے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کو زمانے والے	ہین نبی جلوۂ خالق کے دکھانے والے
بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے	ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے
ہر بشر پر ہے محمد کی اطاعت لازم	حق تو یہ ہے کہ خدا سے ہین ملانے والے
جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان مگر	حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے
ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا	راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے
بخت سوتا ہے تو کچھ غم نہین اے چشم کرم	ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے
بھیجو ان کسطرح نہ حضرت پہ درود و سلام	ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جلد فلک جلد پڑھو صل علے
عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال وزر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے
بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابوجہل ہو عاشق ہو اویس
جان اغیار دین دشمن ہو جلانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہمین خوش کیا فتح
نار دوزخ کو ہین اشکون نے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کو رحمت
تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھون کو بچھانے والے

پاے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کو تو
لاکھ آتشؔ کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آگے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی
درخواست جا کے دفتر شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون نے
ڈگری ہماری دو کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رو کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریاے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفےٰ سے بہت کی ہے التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر — حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم — مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ — کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا — جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجھکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے — عمر بھر کوچۂ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم کہین — اسکو بھی در پہ تو اے شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا — مجھ کو گر شاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی — جب مقدر نے مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو اے دل ہو اگر سرور دین کی الفت — پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اڑ جاؤنگا ہو کر لاغر — اپنا احسان تو اے باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا اے دل — تیغ فرقت سے تو تسمہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

ذرا قبول جو میرا اسلام ہو جائے
تو سارے بیچ سرا کے نیکنام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی
تو سر بلند یہ ادنے غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہیں بیچ رو و زلف نبی
بسر ہماری یونہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمد مرسل ہمیں مدام رہے
اسی میں عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جس گھڑی تقسیم ہو شراب طہور
نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پونہچے مدینے میں جب کبھی آتم
قبول درگہ شہ میں سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے
جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے

عزت سرور دین سے تھے صحابہ واقف
رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہیں جو فرقت میں شہ کے مدام
جانتا ہے مرا دل دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت میں جو کچھ ہے خوبی
اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے

مجھسے پوچھو کہ ہوں شاہ نبی اور کوئی
جز مرے بیچ سرا کی کوئی خبر کیا جانے

مجھسے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف
شمس حیران ہے داغی ہے قمر کیا جانے

اختر نور ہوں دندان مبارک جب صاف
کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نے عقل سلیم ای آتم
کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین اُٹھے جاتے
ہم وہ بدبخت ہین رہے جاتے ہین جاتے جاتے

آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف
جا کے لبیک غزل اپنی سناتے جاتے

ہوتے اس طرح پریشان نہ سودا ہوتا
زلف اپنی ہمین سرور جو سنگھاتے جاتے

مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے
بے کہے قم کہے ہین مردونکو جلاتے جاتے

فضل اللہ سے ہم مورد الطاف رہے
کیون کسی اور کا احسان اُٹھاتے جاتے

ہوتی ای شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر
داغ عصیان دل مجرمونسے مٹاتے جاتے

خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا
بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جگاتے جاتے

ہم گنہگار ہین اللہ سے شرمندہ ہین
نقش عصیان کو نہ کیون رو کے مٹاتے جاتے

طرف کی جو کبھی کان مین آتی آواز
ہم سر راہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھ آتی جو در شاہ کی خاک ای اثم
سوے طیبہ اوسے آنکھونمین لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی
خدا کا جسپہ جہان مین عتاب رہتا ہی

بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ
زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی

حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو
تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی

نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی
اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے نہ ظلمت عصیان بھلا ڈرائے گی کیا
تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہی

مدینے جا کے بناتا ہی کیون نہین گھر تو
کہان پڑا ہی دل خانہ خراب رہتا ہی

خیال مدح ہی لبہائے شکرین کا مجھے
زلال میرے دہن کا لعاب رہتا ہی

ہوا جو صورت بوجہل منکر حضرت
مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہی

ہی اپنے وقت کا حسان تو بھی ای آتش
سوال مدح مین حاضر جواب رہتا ہی

دلمین ہی عشق ذوق سر اس دہن مین ہی
وصف نبی کی چاشنی میرے سخن مین ہی

ہین گیسوے رسول کو تشبیہ کس سے دون
عنبر مین یہ نہ بو ہی نہ مشک ختن مین ہی

کیون حب لعل لب مین نہ رووین فرشتے خون
کب یہ چمک یہ حسن عقیق یمن مین ہی

ابر کرم مین آپ بلا لیجیے مجھے
فرقت نے ابتو آگ لگا دی بدن مین ہی

غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا
عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہی

قدسی پکارتے ہین کہ آتش نے کیا پڑھا
صل علے کا شور جو اس انجمن مین ہی

الٰہی لب پہ نالہ ہی فغان ہی آہ و زاری ہی
زیارت جلد ہو روضے کی بیحد بیقراری ہی

خدا و مصطفے کے حکم سے کوئی نہین منکر
ہر اک عالم مین دیکھا کلمہ توحید جاری ہی

یہ جبریل امین سنکر شب معراج کہتے تھے
بلایا پاس حضرت پر نہایت لطف باری ہے

مدینے مین مرون جا کر تمنا ہے یہی میری
تماشا ہے وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہے

دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون
اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہے

تکبر جو کوئی کرتا ہے مٹتا ہے وقار اوسکا
وہی ہے اوج پر جسمین طریق خاکساری ہے

کسی صورت پہونچ جائے مدینے مین مرے مولا
میان ہند رہنا اب تو اس آثم کو بھاری ہے

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہے
عطائے شہ کو پاکر لطف رب کا یاد آتا ہے

میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجکو
کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہے

فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو
تو شہ کا مونہو نقش کف پا یاد آتا ہے

ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بیدمشک کے قطرے
نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہے

اوڑا لیچل صبا مجھ وحشی لاغر کو بھی اک دن
مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہے

خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اونپر
مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہے

مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین اے سرور
تو مجھکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہے

نہین پھولا سماتا ہون کسی صورت مین جامے مین
شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہے

خدایا جلد پہونچا دے مدینے مین تو آثم کو
نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہے

آتش ہوں کیا میں جاؤنگا داور کے سامنے	پھیلا رہیگا ہاتھ طبیب کے سامنے
پیر آرزو ہو چلا کے مدینے میں نکلے دم	مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے
ملکے سر ہلاک میں ہو جاؤں یا رسول	ملجاؤں خاک میں گلی سرور کے سامنے
مانند ہو ماہ کا جو مقابل ہوا ای فلک	شرمندہ مہر ہی رخ انور کے سامنے

آتش رہیں گے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر میں خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے	کلمۂ طیب زباں پر اپنے لاتے جائینگے
آمد آمد حشر میں سن پائینگے جب شاہ کی	نقش پا کی خاک آنکھوں میں لگاتے جائینگے
راستہ عشق نبی کا جو ہمیں ملجائیگا	دیکھنا اس راہ میں آنکھیں بچھاتے جائینگے
ہم ہیں عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا حذر	جسطرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے
عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مومنو	پھول تربت پر مرقد پہ بھی چڑھاتے جائینگے
تابش خورشید سے اندیشۂ محشر میں نہ ہو	فرقت حضرت میں ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آتش ہمیں
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زباں سے جناب رسول کی	جو کی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہو گئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی اللہ رے شرف
حوریں بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت مو بمو
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جائے شک ہی ہو چکا معراج مین طی
بے شبہہ بخشی جائیگی امت رسول کی

جسنے سنبھی ہی اوس گل رخسار کی ہو
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آثم نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑا ابھی ہی بہت تھی گھڑی قبول کی

مخمسات وغیرہ

تضمین غزل استاد زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی کی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفےٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفےٰ

یارب دکھا دے جلوۂ رخسار مصطفےٰ
آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفےٰ

گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفےٰ

اعلی ہی سارے شاہون سے سرکار مصطفےٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفےٰ

ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفےٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفےٰ

خود صانع ازل ہی خریدار مصطفےٰ

اللہ نے نبی کو دیئے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکے

سارا جہان اونھین کی ہی خدمت کے واسطے
مژگان کا شانہ لیکے چلی حورِ خلد سے
آئے نظر جو گیسوئے خمدارِ مصطفےٰ

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل کے مقتدا
ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما
انسان کیسے جن و ملک کے ہین پیشوا
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا
کیا گرم ہی مدینے مین دربارِ مصطفےٰ

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا
اللہ نے عجیب کیا ہی شرف عطا
گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا
زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا
جنت ہی زیر سایۂ دیوارِ مصطفےٰ

آثم بنا ہون مین بھی درِ شاہ کا فقیر
ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر
پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر
کیون عالمانِ دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوارِ مصطفےٰ

تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوئے محمد
ہی غیرت گلزار ارم کوئے محمد
بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوئے محمد
ہی سورۂ والشمس اگر روئے محمد
واللیل کی تفسیر ہوئے موئے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی
دیدار کی پھر تاب نہین لائی تجلی
غش کر گیا مین خواب مین جو پائی تجلی
جب روے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا مین شب قدر ہے گیسوے محمد

دیتی نہین ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید
فرقت ہوئی جسدن سے لگی ہونے (?) نہان عید
سب نے چاند کے نکلے نہین ہوتی ہے عیان عید
ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروے محمد

ہے حسن مین احمد سے کہین حور جنان کم
بھرتا ہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اک دم
ششدر ہین فرشتے نہین حیران فقط ہم
کس طور اوٹھائے ہوئے ہین بار دو عالم
ظاہر مین تو نازک سے ہین بازوے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صلے علے تم
ترک ایک گھڑی بھی نہ کرو صلے علے تم
کہتے ہوے لازم ہے چلو صلے علے تم
گلگشت گلستان مین پڑھو صلے علے تم
ہر پھول کے پتے مین [illegible] بوے محمد

حق کا وہ پیمبر ہے وہی حق کا ہے پیارا
فرقت نہین اللہ کو اک دم کی گوارا
کس طرح نہ مخلوق کی ہو آنکھ کا تارا
کعبے کی طرف منہ ہے نمازون (?) مین ہمارا
کعبے کا شب و روز ہے منہ سوے محمد

فردوس کا عالم ہین مدینہ ہی نمونا
ہر اک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نقش قدم میرے لیے گل ہی وہانکا
ہر نخل بیابان عرب مجکو ہی طوبا
ہون شیفتہ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آثم کی طرح بات شہیدی
پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
ہو جائے جو پرنور مری ذات شہیدی
رضوان کے لیے بیلون سوغات شہیدی
جو ہاتھ لگے خار وخس کوے محمد

تضمین غزل شاعر بےعدیل و بے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم و مغفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد
بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
حوران جنان شیفتہ روے محمد
اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد
ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خلل تول لیے ہین
کیا عاصی ہین کفار کے دل تول لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تول لیے ہین
نظرون مین شفاعت نے عمل تول لیے ہین
پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

افلاک سے گذرے شب معراج جو حضرت
تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت
بخشش مین ہین مصروف یہ سرگرم شفاعت

اللہ سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا	روزی سے ہین محروم عبادت سے ہمارا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا	کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا

واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

تضمین غزل استادی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب

ہوش رئیس بریلی

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد	کیونکر ہو ثنائے قد دلجوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد	ہر سر مین ہی سودا لیے سر سوے محمد

سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتو نور خدا چہرہ سرور	وہ دیکھیے چمکا ہوا ہو جسکا مقدر
ہو قرب خدا اسکی اطاعت سے میسر	اللہ سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر

آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت	ہر باغ کے پھولونسے جدا جسکی ہو نکہت
رضوان بھی کہے دیکھکے بے رو رعایت	رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت

اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت
حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت
اسکی رہتی ہی ادھر چشم عنایت
تکلے ہین جو رحمت کے تو ہی مرغ شفاعت
اوڑتا ہوا اشنا ہین ترازوے محمد

لازم ہی زبان دھو کے محمد کا یہن لون نام
شایستہ ہی مدح و ستایش ہی وہ گلفام
ہر سجدہ دم وصف نظر آئے نکیون خام
موسی کی جہان شمع نظر نے ندیا کام
اوس شمع کے اگے ہین دو بازوے محمد

وہ کون ہی کرتا نہین جو دلسے اطاعت
کس شیشۂ دلمین یہ نہین بادۂ الفت
ہر ایک کا کیونکر ہنو میلان طبیعت
جب عین خدا کی ہو ادھر چشم عنایت
پھر کسکی نظر ہی جو ہنو سوے محمد

آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوش
صورت ہی کہ اسکی قدرت ہی عیان ہوش
کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوش
کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر یہان ہوش
عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب مولوی کفایت علی
کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

ہے ہر دل نکیون سوے محمد
ہی طوبی قد دلجوے محمد

ہو سنبل خلد کا موے محمد | بہار خلد ہو روے محمد

شمیم جان فزا بوے محمد

ہوا ہے یہ شہ سے ہو گیا کوئی خالی | عجب صورت ہی حضرت نے نکالی
وہ ابرو ہیں کہ یا بیت ہلالی | نہیں سہرو بیاض پیشانی

قد رعنا ہے دلجوے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہم کوے فردوس | نہیں دل چسپ ہی طیبہ سے فردوس
مدینے سے نہ دیکھیں جا کے فردوس | نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھلے کوے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا | کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا
کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا | کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا

عدیم المثل ہی خوے محمد

سمجھتے بادشہ کو ہیں عبادت | ہمیں ہی خاک پاے شہ کی حاجت
جہاں بیٹھے وہاں ہیں محو رویت | ہمیں ہی وہ جگہ محراب طاعت

جہاں ہی ذکر ابروے محمد

کسی صورت مدینے میں جو جاتا | وہاں جا کر ذرا آرام پاتا

یہان تو دھیان ہو جب شہ کا آتا　　دل وحشی ہو زنجیر مین تڑاتا

بہ شوقِ یادِ گیسوے محمد

نہو آثم کی صورت اتنو بیتاب　　ہو مضمون وصف شہ کا در نایاب

ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب　　بس اب کافی ہو آگے جائے آداب

کہان تو ہو کہان روے محمد

تضمین غزل شاعر بے بدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

لکھون کعبہ ہو ایوان محمد　　ہون جب جبرئیل دربان محمد

نہون کیا مین ثناخوان محمد　　فلک ہو زیر فرمان محمد

بڑی ہو عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفے ہی　　کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہی

رخ روشن تجلی خدا ہی　　بیان اوسکا بیان کبریا ہی

کلام حق ہو فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا　　فضای عرش ہو کاشانہ جسکا

شعاع مہر ہو نذرانہ جسکا　　چراغ ماہ ہو پروانہ جسکا

وہ ہو شمع شبستان محمد

[illegible] سامع فریاد عالم　　اوسی سے ہوتی ہے امداد عالم
اوسیکے دم سے ہے بنیاد عالم　　ہوا وہ باعث ایجاد عالم

دلا ہے سب پہ احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہے یہ امکان　　ہے فخر انبیا محبوب سبحان
عجب بخشی ہے حق نے شوکت و شان　　کہوں کیونکر نہ میں دربان رضوان

کہ جنت ہے گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد کل ہو　　مثال اک تیغ کے دوزخ پہ پل ہو
قیامت آگئی پیدا غل ہو　　چراغ آسمان اکدم میں گل ہو

نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہیں شفا پیدا ہو سقم میں　　رہے نام مرض باقی نہ ہم میں
رہیں پھر کیوں پھنسے اندوہ و غم میں　　مسیحا کی ہوئی امت کو دم میں

جلا دیویں غلامان محمد

ثنا سے شاہ کیونکر لب سے کیجے　　مدد کے واسطے اب رب سے کیجے
اونھیں پیدا جہاں کب سے کیجے　　خدا سے کم زیادہ سب سے کیجے

یہی کلمہ ہے شایان محمد

کروں کیونکر صفت میں مصطفےٰ کی | زباں لاؤں کہاں سے کبریا کی
یہاں ہے عقل حیران اصفیا کی | محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھیے شانِ محمد

ترے محبوب پر اور تجھ پہ ایمان | میں لایا دل سے ہوں اے خالق جان
میں اس دنیا میں ہوں جس طرح شاداں | رہوں محشر میں بھی یا رب میں خنداں

برائے چشم گریان محمد

ہوا میں شکر میں کیونکر نہ ہم لب | کہ تیرا لطف کم ہے ہوا کب
تو شل آثم کے اپنے فضل سے اب | گنہ گویا کے یارب بخشدے سب

بحق آل و یارانِ محمد

تضمین غزل خود

حقیقت میں یہاں کی جو بلندی ہے وہ پستی ہے | خدا کی خلق راحت کے لیے ہر دم ترستی ہے
مری صورت کو غمگیں دیکھ کر مخلوق ہنستی ہے | کرم کر یا الٰہی مجھ کو گھیرے تنگدستی ہے

مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہے

ہمایوں بخت ہے جسنے مدینے کی زیارت کی | وہاں کی جو گلی ہے وہ فضا رکھتی ہے جنت کی
اوسی سمت آنکھ رہتی ہے لگی ہر وقت حسرت کی | مجھے کو اک فقط خواہش نہیں دیدار حضرت کی

زیارت کو شہ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

الٰہی یہ تمنا ہی کبھی طیبہ مین جا پونہچون　　مین نقشہ لوح دل پر روضہ پر نور کا کھینچون
ہوا کے شوق مین اوڑ جاؤن جہتک آنکھ سے دیکھون　　مرے جی مین ہی جو زائر کہ آئے اوس سے مین پوچھون

بتا بہر خدا مجھکو مدینہ کیسی بستی ہی

حقیقت مین غضب ہی اک بلا انگیز یہ دنیا　　چلن سے اوسکے سب ناخوش ہین خویش کو نہین اصلا
رہون اس سے جدا اسکی محبت ہی بہت بیجا　　تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا

عروج اسکو نہین کہتے ہین یہ تو عین پستی ہی

ہمیشہ سے رہی مجھ پر مرے اللہ کی رحمت　　مرے کام آگئی الفت مرے کام آگئی الفت
مٹی ہرگز نہ مر کر بھی رہی باقی وہی صورت　　ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

ترجیع بند

کیا تا اب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم　　لکھے جو کچھ زبان قلم ہو ابھی قلم
تجھسا نہین ہی دوسرا ای شافع امم　　کہتا ہون اس سبب سے وہم نعت مبہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجھ پر تو خاص فضل خدائے قدیر ہی　　تو شاہ دین ہی صاحب تاج و سریر ہی

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہی　　دونون جہان مین ایک تو ہی بے نظیر ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیا میرے آگے رتبہ کسیکا دو چند ہو　　مضمون کسیکا کب مرے آگے بلند ہو
ممکن نہین زبان جو دم نعت بند ہو　　مرغوب سبکو یہ سخن دل پسند ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب خوش سیر　　ایوب و نوح و عیسیٰ و اسحاق نامور
یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے مین ہمدگر　　لیکن تمھین کو حق نے بلایا بکروفر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حق ہی یہ اسمین شک نہین آپ شافع امم　　میکال و جبرئیل ہین عالم مین ذی حشم
انکے سوا بھی اور ملائک ہین محترم　　لیکن قسم خدا کی کہے جائینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرے سے ہی قدرت الٰہ　　اللہ نے کیا ہی دو عالم کا بادشاہ
محشر مین بخشوائینگے امت کے جب گناہ　　سب انبیا کہینگے کہ ای شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو خیل انبیائے سلف کا امام ہی　　جتنا شرف جہان کا ہی تجپر تمام ہی

تو آخر زمان کا نبی لاکلام ہی | نازل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر ایک بزم دہر مین پروانہ ہی ترا | ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہی ترا
آثم گناہگار بھی دیوانہ ہی ترا | کہتے ہین نقد جان ہے نذرانہ ہی ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حلیہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ الحمد چمکنے کو ہی میری تقدیر | جلوہ گر ہونے کو ہی مہر عرب کی تنویر
دل پہ کھنچنے کو ہی اب مصحف رخ کی تصویر | پیدا ہونے کو ہی ہر شعر مین نئے تفسیر

ہین اوترنے کو مضامین فلک سے مجہپر
شہرہ ہونے کو ہی حسان سے میرا بڑھکر

حلیہ کرتا ہون بیان سنکے پڑہین صل علیٰ | واہ رہی شان خدا نے کہا لولاک لما
خالق ارض وسما آپ کا ہی مدح سرا | دعویٰ مدح سرائی کرون کس منہ سے بھلا

تم جو چاہو تو طبیعت مین روانی ہوجائے
منکشف مجہپہ ہر اک راز نہانی ہوجائے

آپکا وصف کرے کیا ہی مجال انسان | جز خدا اور کسیکو نہین مدحت شایان

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتوں کی زبان — آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق — غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق
آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق — آپ واللہ جہان مین ہین نبی برحق

آپکے نور سے معمور ہی عالم سارا
آپکے خلق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا — سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا
دیکھ پاے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سہا — آپکے جلوۂ رخسار سے نسبت اوسکو کیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر نہین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی — فضل اللہ سے ہر مو پہ اوسکے عظمت ہی
نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی — طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ فدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاء اللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار
گل زنبق مین کہان ہو گل بینی کی بہار

لعل آگے لب لعلین کے ہی بالکل بیکار
سامنے دانتون کے بے آب ہے در شہوار

ہے زبان وہ کہ لگے سحبان کی فصاحت کم ہو
لب اعجاز سے اظہار صدائے قُم ہو

دونون شانون کی گردن شان بیان کیا ہی محال
گردن پاک کی کیونکر ہو طرح بے مثال

نور کے ہین وہ ستون جنکو کبھی ہو نہ زوال
بادۂ حسن لطافت سے ہے یہ مالا مال

کب پری کا ہے گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہو روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر
ہو کسی دن جو مقابل یہ پنجۂ اکبر

پیر کرتے دست سے شرمندہ ہو وہ شاخ شجر
پنجہ بھی پھیرے خورشید کا پنجۂ اکبر

واہ یکدست نظر آگئی اللہ کی شان
اونگلیون پر جو ہے تار شعاعی قربان

گنج مخزن ہر علم و ہنر سینہ ہی
پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہو

نام کو اوس مین سیاہی او نہ کچھ کینہ ہی
دولت راز الٰہی کا وہ گنجینہ ہی

کیون نہ ہو اوس سے بھلا قدرت اللہ ظاہر
جو فنی ہو وہ دیکھے ماہیت عرفان ظاہر

وہ گہر ہو نظر آتا نہیں جسکا سایہ
دیکھ سکتے نہیں واللہ اسے کم مایہ
پشت کا مہر نبوت سے اعلیٰ پایہ
ہو وہ انسان جو آنکھونکا ہے ہمسایہ

سرزد اعجاز نہیں ہوتے ہیں کب آپ سے لکھو
صما و او نیر نہیں کرتے ہیں سب آپ سے لکھو

پاؤں کا قدر میں ہے عرش سے بڑھکر پایا
مرتبہ انکا کسیکے بھی نہیں ہاتھ آیا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبان پر لایا
اوسنے فردوس میں وہ رتبہ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علی حوروں نے
نعت گو ہے یہ محمد کا کہا حوروں نے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان
آپکی شان پہ ہوتے ہیں ملائک قربان
سب رسولوں پہ ہے فخر آپکو اے شاہ زمان
پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبریل امین آتے تھے

تو ہی مالک ہے سوا تیرے نہیں کوئی رفیق
دے مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
ہے توہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق
پار کیا ہون کہ یہ دریا مصیبت ہے عمیق

گر کرم اسپہ گنہگار ترا خادم ہے
یہ بھی اک بندہ ناچیز ترا آثم ہے

مسدس در بیان شب معراج مسمی بہ نور عرش

معراج مصطفیٰ کی صفت ہوتی ہی کہیں
حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہیں
تھا آسمان جلوہ نما پر ضیا زمیں
کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہ دیں
پر تھی وہ رات قدرت رب انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فوراً نہاں ہوا
گردوں پہ ماہتاب کا جلوہ عیاں ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا
کثرت سے ہر مکین فلک شادمان ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھریں اب ٹھہر رہیں
اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہیں
روحیں ہیں جتنی عیش میں وہ رات بھر رہیں
استادہ کل فرشتے ادھر اور ادھر رہیں
آتی ہی اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہی اُسکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب
جنت سے لے براق جو ہو سب میں انتخاب
کوثر کے پانی سے اُسے نہلا کے تو شتاب
لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہم رکاب

تاکید جان آمین فرا ابھی شہ دیر ہو
طلع جیب سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے امہانی کے گھر شبکو مصطفےٰ
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہو سوتے ہے ہو گیا
جبریل جاکے بولے کہ ای فخر انبیا
پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہے لقا کا خدا ای شہ انام

پھر لائے جبریل بڑے آب و تاب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہیں مشک و گلاب سے
طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
دھوئی سیاہی صدر رسالت مآب سے

چھری طلائی ایک وہان لا کے پھیر دی
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھر دی

چوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو
اور حلہ بہشت پنہایا جناب کو
نوری ردا اوڑھا کے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

پٹکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا
پھر ایک تازیانہ زمرد کا لا دیا

مسجد سے نکلے جلوہ کناں فخر انبیا — تھا سیکڑوں فرشتوں کا دونو طرف پرا

تھا دبدبہ جناب کا سب خاص عام پر
سارے ملک تھے فدا ادائے سلام پر

اسی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ہاتھوں مین شمعین نور کی تھے سب لیے ہوئے

ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صل علے کا شور تھا نزدیک و دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا

اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا
پھر مصطفے نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھو نمین دل آئینا ہوا
شوق لقاے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
عقبے ہی شیر نیک ہین سب اسکے خواستگار

دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہی اونھین کائنات سے
اونکو ہی کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آکے جو حاضر ہوا براق
سر در ہوئے سوار گیا صدمۂ فراق
خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق
بولا زہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق

کی عرض اس غریب کی بھی سنیے گفتگو
محشر میں بھولیے نہ مجھے ہی یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زبان تک
صرصر کی چال اڑائی تو بجلی کی لی چمک
جسدم چلا وہ حکم خدا سے سوئے فلک
گرد اوسکے آگے عنبر سارا کی تھی مہک

پھر کتنے طرقو جو ہزاروں ملک چلے
انجم عروج بخت سے اونکے چمک چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا
جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا
ستر نقاب نور میں سے تو اب ایک لے اوٹھا
جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہاں ہوا

ہر روشنی خجل تھی محمد کے نور سے
گردوں بھی جھکتے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصیٰ میں آگئے جب
حاضر تھے انبیا وہاں پہنچے سب کے سب
ٹھیرے پئے نماز عشا سید عرب
اک ایک نے وضو کیا پھر صلوٰۃ رب

ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا
آنکھوں کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفین ہوئین آراستہ تمام
تکبیر کی ہر اک نے ادا با صد احترام
سب مقتدی کھڑے ہوے لیکر خدا کا نام
آگے ہوے صفون کے کھڑے شافع انام

سب نے حضور ولے ادا جو نماز کی
رحمت جہان مین پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونون ہاتھ اوٹھا کے نبی نے پڑھی دعا
آنسو بھر آئے آنکھونمین بیحد الم ہوا
با عجز و انکسار یہ اللہ سے کہا
امت کو میری بخشدے اے میرے کبریا

آئی ندا ملول نہ تم اے حبیب ہو
شافع ہو روز حشر مین ہمسے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہو شاہ دین پناہ
حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
پہلے فلک پہ پہونچے وہ بصد صورت نگاہ
آدم کو دیکھا بیٹھے ہوئے تابہ بہین راہ

حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہو تعظیم کے لیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر
دربان نے جا کے حضرت یحیی کو دی خبر
آئے محمد عربی سید البشر
تعظیم پہلے دیجیے پھر کیجیے نظر

ذیشان تھا وہ سطح کا کوئی بھی بشر نہیں
یکتا ہین ثانی انکا جہان مین نہیں

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم | تعظیم کو وہاں کے ملک بھی اوٹھے بہم
پھیلی خبر کہ آتے ہیں سلطان محترم | یوسف یہ بولے عین عنایت ہے یہ کرم
آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پہنچے شہ انام | ادریس اور مسیح اوٹھے باصد احترام
آنکھوں کے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام | دونوں نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام
دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچویں فلک پہ جو وہ سید عرب | پہنچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی پر ادب
دیکھے قدم تو سبکے خوشی کا ہوا سبب | ہارون سنکے بولے کہ آئے حبیب رب
خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہے
ہے یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہے

پھر پہنچے آسمان ششم پر حبیب حق | پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق | صلوا علیہ حضرت موسیٰ کا تھا سبق
آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے | آنسو بہائے آنکھوں سے اپنے کلیم نے

پھر ساتویں سپہر پہ پہنچے شہ زمان
گلزار نقش پا سے بنایا وہ آسمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہو کے شادمان
فرمایا یوں کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پہنچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
دیکھا تو آگئی نظر اک قدرت خدا
شاخیں زمردیں ہیں تو پتے ہیں پُر ضیا
پھل پھول لعل و گوہر دیا قوت خوش نما
اُس پیڑ پر ظہور جو ہی نور نے کیا
چاروں طرف شجر کے ہی جلوا گھرا ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہی کہکشان
روح الامین کے رہنے کا بھی ہی وہی مکان
بیٹھے ہوے ہیں اور فرشتے بھی شادمان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہیں بیگمان
بیٹھے ہیں سب نبی کی سواری کے ذوق میں
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں زیارت کے شوق میں

پہنچی وہاں سواری شاہنشہ انام
اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
کی عرض رہنے کی ہی عبادت جو صبح و شام
دیتے ہیں اجر آپ کی امت کو وہ تمام
یہ سنکے پھر تو شاد رسول خدا ہوئے
رخصت سبھوں سے ہو کے پھر آگے جو بڑھ گئے

بولے یہ جبرئیل کہ اے سید البشر
اسدم ہو اس غریب کو گھیرے غم و خطر
آگے ذرا بڑھوں تو جلیں میرے بال و پر
رخصت یہاں سے کیجیے قربان ہوں آپ پر

شہ نے کہا کہ ایسے میں بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی میں غضب ہے نہ منہ مجھ سے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذر خواہ کو
میکائیل آکے بولے چلو کاٹیں راہ کو
تب چھوڑ کر چلا وہ حبیب الٰہ کو
پھر لے چلے بیرون پہ رسالت پناہ کو

حضرت کو آگے لے چلے میکائیل اوس گھڑی
طے کیں وہ ایکدم میں جو تھیں منزلیں کڑی

کچھ بڑھ چلے تو مصطفے سے یہ کی عرض شاہ دیں
گو چاہتا ہے امر نہیں ہو دل حزیں
آگے بڑھوں پرونمیں طاقت مجھے نہیں
رخصت کا خواستگار ہوں اے فخر مرسلیں

لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار
بعد اوسکے بازو پہ بٹھا کر وہ ذی وقار
پھر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار
لیکر اوڑے مثال ہوا شہ کو ایکبار

جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھائے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا کے اوٹھائے سب

حد تک جو اپنے پہنچے سرافیل نامور — کرنے لگے یہ عرض کہ اے شاہ بحر و بر
مجبور اب تو ہین بھی ہون آگے نہین گزر — رخصت یہان سے کیجیے فدوی کو بے خطر
رخصت کا حکم پا کے رسالت مآب سے
راہی ہوئے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے — آئی سواری خوب ہی احمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب مجد کے واسطے — ہے یہ حریر آپکی مسند کے واسطے
جھالر ہے موتیون کی یہ ہے اک ردائے نور
وہ لے اڑا نبی کو زہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھ کے پہنچے جو عرش پر — پایا وہان پہ نور عجب ایک جلوہ گر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر — ستر ہزار پردے تو ستر ہزار در
پھرتے تھے جو ملائکہ اس وقت رک گئے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گئے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان — وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
جیسا کہ ہست و بود کا کچھ بھی نہ تھا نشان — آئی صدا قریب ہو اے فخر جہان
اک اک قدم پہ رتبۂ حضرت فزون ہوا
جو کچھ سوا خدا کے تھا دل سے برون ہوا

اک دم میں پھر دنیٰ فتدلیٰ میں آ گئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ میں آ گئے
پایا شرف مقام معلیٰ میں آ گئے
کس شان سے مقام فاوحیٰ میں آ گئے

قرب خدا میں پھر تو وہ مسند نشین ہوئے
احمد احد کے جلوہ میں خلوت گزین ہوئے

بعد اسکے ما و من کا نہ پھر دخل کچھ رہا
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا
نور خدا سے جا کے ملا نور مصطفیٰ
دونوں کے بیچ میں تھا فقط پردہ نور کا

شافع کیا تمام کار رضی خدا ہوا
بخشیں نمازیں علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہاں سے جو سلطان دو جہان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہوکے شادمان
آواب تمھار کاب مبارک سے ہم عنان
رضوان کو حکم پہنچا کر آراستہ جنان

حوریں رہیں سنگار برابر کیے ہوئے
غلمان ہوں بریں جامۂ خوشتر کیے ہوئے

آتا ہی سوئے گلشن رضوان مرا حبیب
خوش ہوگا دیکھ کر وہ مری قدرت عجیب
دیکھیگا ہر مکان کو جا جا کے وہ قریب
اوسکے قدم سے تو ہو مشرف خوشا نصیب

اندر جناں کے آئیں جو سلطان محترم
غلمان و حور آنکھیں ملیں چوم لیں قدم

اتنے میں پہنچے شاہ امم خسرو زمان
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جہان
دیکھیں بہت لدی ہوئی پھولوں سے ٹہنیاں
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلستان

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلب حزیں اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخ پاک ایکبار
ہر سو دو چند ہو گئی گلزار میں بہار
جب چشم حور جلوۂ شہ سے ہوئی دوچار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حوروں کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلی قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن میں سماتے تھے
غنچے تمام صل علیٰ لب پہ لاتے تھے
جتنے تھے برگ گوہر شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہروں کے تھے برابر چلے ہوئے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوئے

نرگس کو نور دیکھ کے حیرت سوا ہوئی
نہر روان کی اور لطافت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نسرین و نسترن میں بھی نکہت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفےٰ کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیوں میں جھومنے لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سر بدر زبان ۔ دوزخ کی آگ پانی نہایت شرر فشان

دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان ۔ تشریف لائے پھر شہ دین جانب مکان

زنجیر در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا

گرمی وہی تھی بستر راحت پہ برملا

اے ختم سخن کو طول نہ دے حق سے کر دعا ۔ مان باپ میرے اور اعزا و اقربا

استاد و خاندان و احبا و آشنا ۔ ان سب کو بخشنا تو پئے ذات مصطفے

دلمین سوا ترے نہ کبھی جا غیر ہو ۔ ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی مشکل ہلالی و جلالی عالم باعمل شاعر بے بدل استاد یگانہ یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد جناب والا خطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر

مرحوم مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہو رقم آپنے ۔ مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا

ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے ۔ بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا

سنہ ۱۳ ھ

از افکار عالی وقار جریدۂ روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خاں صاحب داغ دہلوی

ہو گیا ہے جناب آثم سے / داغ کیا اہتمام نعت شریف
ہے یہ تاریخ طبع کا مصراع / جان دل ہے کلام نعت شریف
۱۳۱۳ھ

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکہ تاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبد العزیز خاں صاحب عزیز وکیل عدالت ضلع علیگڑھ

شاعر نامی حضور احمد چو کرد / جمع دیوانے بمضمون لطیف
بہر سال طبع او طبع عزیز / گفت یک مجموعہ نعت شریف
۱۳۱۳ھ

از شاعر لاثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

ای حضور احمد من باد ترا / بہرہ یابی بحضور احمد
بہر دیوان تو گفتم تاریخ / بہرہ یابی بحضور احمد
۱۳۱۳ھ

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خاں صاحب قیس متوطن علیگڈھ

خوش رقم این نسخۂ رنگین سواد / ریختہ از خامۂ عنبر فشان
مشتمل نعت رسول زمن / فخر جہان خاتم پیغمبران

هر ورق نقش چمن گل نو تازه رنگ — غیرت آرایش باغ جنان
نزہت و سیر اسپے مضمون تمام — ساختہ در جلوہ ولش آب روان
جلوۂ نیرنگ سواد و بیاض — رونق ہنگامۂ چشم بتان
لفظ و حروفش بصدا دلنشین — رنگ معانی بہ ادا دل نشان
سلسلہ انگیز طراز سخن — مرسلہ آویز گلوے بیان
رنگ فروز دل اہل ہنر — مصقلۂ خاطر لطیفانیان
یافت چو ترتیب بہ آئین نیک — خواستہ تاریخ دل طالبان
قیس رقم کرد خوشا مصرعے — طبع شدہ نعت رسول زمان
۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علیصاحب تمیز تلمیذ
با تمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوے

دیوان کہا نعت میں کیا کام کیا ہے — سچ یہ ہے حضور آپنے خالق کی خوشی کی
تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم — اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہو ایسی کسی کی
ہاتف نے کہا کان میں کہدیجے تمیز اب — مقبول ہے کل پیش خدا مدح نبی کی
۱۳ھ

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب
شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سبا درسیر محلہ گڑکیتانی

آگرہ شاگرد جناب استاذی مکرمی حضرت ہوش یلی مدظلہ العالی

گیا ہی آثم نے باغ عالم مین
گل نعت نبی کھلایا ہی

حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش
تازہ اس گل نے رنگ پایا ہی

بندش صاف سے ہی آئینہ
گل خورشید اسکا سایا ہی

اور رنگینی مضامین نے
لطف فردوس کا دکھایا ہی

پھر تاریخ شوق آثم سے
کہدے مرآت خلد پایا ہی

۱۳۰۴ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت میز
جسکی ہر بات ہی خدا کو قبول

جسکے قبضے مین دو جہانکا ملک
جسکے بندے ہین تاجدار شمول

جسپہ قربان جان جانان جمیز
جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول

جسکے صدقے مین اہل ایمان پر
ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول

جسکی سرکار قاضی حاجات
جسکا دربار مسعطے ما مول

ق

یہ ضیائین اوسیکے دم کی ہیز
یہ سخائین اوسیکی ہین معمول

دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ
شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک	اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
اے حسن کیا حسن ہے مصرع سال	باغ اسلام سے کھلے کیا پھول ۱۳ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا مرتب	ہر شعر جسمین ہے اک دیوان کا خلاصہ
کلک حسن نے اوسکی تاریخ یون سنائی	وصف نبی رب ہے ایمان کا خلاصہ ۱۳ھ

از شاعر خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق
مرزا عباس بیگ صاحب نادر بریلوی شاگرد جناب عزیز حسین بریلی

کردیا حسان کو محجوب آپنے	مدح لکھی ہے خوش اسلوب آپنے
یون کہا ہاتف نے قیصر دقت فکر	نعت لکھی بے بدل خوب آپنے ۱۳ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت
شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آبادی

دیوان ہے یہ دلیل بخشش	آثم کو ہے کفیل بخشش
تاریخ اگر ہے اسکی لکھنا	حافظ لکھو سبیل بخشش ۱۳ھ

از فکر صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور
ضلع بجنور ملازم محکمہ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمھارا — تمھارا ہر سخن ہی دل کو مرغوب
یہ دیوان نعت کا ہی سبکو مطبوع — ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب
سناتا ہی مجید اب طبع کا سال — لکھی ہی نعت احمد واہ کیا خوب

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی
خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام — اور آپکے پدر نامور ہین جعفر خان
بیان خلق و محبت کا کسطرح مین کرون — جو مل گئے تو مجھے دیکھتے ہی وہ شادان
نکیون ہو عقل رسا اور اونکی فکر بلند — جناب ہوش کے شاگرد ہین وہ عالی شان
کہا جو نعت کا دیوان تو مجھسے ہاتف نے — کہا کہ مادہ وہ کہیے جو ورد زبان
کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو مین نے عزیز — چھپا ہی نعتیہ دیوان یہ گہر افشان

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب سید مرادآبادی
وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مجھے کسطرح مل نہ صلے کا — چھپا نعت مین ہی یہ دیوان عجائب
ہوئی فکر تاریخ مجکو جو سید — ندا آئی لکھدے کلام مرغوب

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خان

عاشق بریلوی تلمیذ با تمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت

ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوان رقم کردہ آثم
در سلسلۂ نظم دُرِ نعت بسفتہ

عاشق پئے تاریخ چو بے پاست مسیحا
در عیسوی سن گو چمن نظم شگفتہ

ایضاً در سنہ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت
فکر ہی کس سے اوسے تشبیہ دون

دلمین ہی عاشق سے تاریخ طبع
بوستان شاعری اوسکو لکھون

ازطبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام
سیر جسکی اہل دل کا چین ہی

فیض پایا ہی جناب ہوش سے
خوب نعت قبلۂ دارین ہی

لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر
وارث عالم شہ کونین ہی

ازطبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا جب نظم وصف سید ابرار آثم نے
جہان مین شور اوٹھا ہر طرف اسکے اکبر کا

بڑی رغبت سے سال طبع لکھا کلک راغب نے
عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت گوہر کا

ایضاً

چو نعت احمدی از فکر آثم	مرتب ہمدرین ایام گردید
برای سال طبع از شوق برآمد غیب	بگو مشتاق خاص و عام گردید

از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم محمد اسمعیل خانصاحب ذبیح رئیس پیلی

ہو گیا خلق مین مشہور کلام آثم	نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند	شاعری جنکی ہی ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہی	آئین حسّان یہان بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے پائے ثواب	گل جنت سے سوا ہی یہ کلام آثم

از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرہ تلامذہ حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان	جسکا صادق ہی چار سو شہرا
جیم جنت کا لیکے لکھ تاریخ	کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا

از فکر عالی محمد مظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

نہیں کچھ بھی آتشؔ کو خوف گناہ	کہ ہو نعت فردوس ملنے کی راہ
کیا فیض ہاتف نے ہنگام فکر	لکھی نعت احمد ہی کیا خوب شاہ

چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری
شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہوں عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا	غل نالہ زنجیر میں ہو صل علیٰ کا

صبح کا سہانا وقت ہی افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہی تارے چھپتے چلے ہین شمعین جھلملا رہی ہین جدھر دیکھو نور کا عالم ہی ہر شجر پر تجلی طور کا عالم ہی دریائے صافی کی طرح نشہ محبت مین لہرین لے رہا ہی اشجار کا صوفیون کی طرح حال مین جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہی گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہی ہر طرف ایک نئی بہار ہی باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشون پر اٹکھیلیان کرتی پھرتی ہی پھولون کی لہک خوشبوؤن کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہی غنچے چٹک چٹک کر شادیانے بجا رہے ہین مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارک باد گا رہے ہین طوطی کے دلاویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلون کو بے چین کیے دیتے ہین رنج والم دنیا سے مفقود ہی سامان عیش وعشرت ہر جگہ موجود ہی آن خمخانۂ سخن کے متوالو عشق نبی مین نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد بجان

کے لیے تم چشم براہ وگوش برآواز تھے جسکی تمکو مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار و طلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہی یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آثم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر تمھاری آنکھون مین روشنی بڑھائیگا سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت کی جان دیوان ہی یا بلاغت کا ایمان دیوان ہی یا متانت کا خزینہ دیوان ہی یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسطرح زبانین مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرو الٰہا بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر ہے یہ دیوان مقبول خاص و عام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین آمین تاریخ

حضور احمد آثم نے وہ کہا دیوان ‌‌ ‌ کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آثم ہی
جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی ‌ کلید گنج سعادت کلام آثم ہی
۱۳۱۴

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علی صاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنؤ حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلند شہر تلمیذ حضرت ہوش رئیس بریلی

وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہی ‌ جسکا فضای گلشن رضوان غبار ہی

ہر اک بلبل خامہ چمن حمد نخل بند باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ سنجی کا رنگ جمائے لیکن غنچہ مراد ہرگز شگفتگی پر نہ آئے یہ خار صحرائے جہالت یعنی واجد علی ابن سید اولاد علی مرحوم لکھنوی تو ایک ضعیف البنیان ہی کیا حقیقت ہی اس مقام پر یہ فروغ ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہی کیا مین کیا میری بساط جب کچھ پڑھ چکا تو نئی لہر آئی سوے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر اطراف و جوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف نے ہر ایک کی جنس استعداد کو بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہی شعر

لکھنؤ شرق غرب دہلی ہی	دونون شہرون کا دل بریلی ہی

وارد ہوا یاد رہے بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوے دوران علامہ جہان ناظم و ناثر با جوش و خروش حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش نبیرہ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذہ جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت فیض درجت مین پونہچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات ظاہری و باطنی مین ادا کرکے یہ زبان پر لایا ع سد الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید + پھر تو بے تامل سر عقیدت جھکایا جو کچھ رطب و یابس اوسوقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت ممدوح نے حال زار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرما کر ہر طرح عزت بڑہائی

پھر تو درگاہ اورنگ آباد ضلع بلند شہر سے حاضر ہو کر خرمن فیض سے خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا بے کھٹکے نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان روزوں جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر نخل کے پتے پتے سے ہواے خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچۂ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ چمن کیا ہے ایک نعت کا دیوان ہے قدسیون کی جان اہل دل کا ایمان ہے مضامین تازہ انوکھی بہار دکھاتے ہین بلحاظ نعت شریف ہزارہا گلہاے فردوس شگفتہ نظر آتے ہین نشستِ الفاظ و شکوہ معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہے تشنگی آب کوثر کا دم بھرتی ہے مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو خوشخو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حضور احمد خانصاحب آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلی بریلوی شاگرد استادی حضرت ممدوح الصدر نظر آئے پھر تو وسعتِ دل مین گنجِ شادمانی نے پاؤن پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

کیا ہی دیوان لکھا ہے آثم نے	روح کی جو غذا ہے ای واجد
سال پوچھے جو کوئی تو کہدے	کیا ہی لذت فزا ہے ای واجد

تاریخ طبع از نتائج فکر سید سخندان وحید حافظ محمد ابو سعید خانصاحب سعید سلمہ اللہ تعالی

زہی شد طبع این دیوان مصفا	تو گوئی گوہر شہوار نعت ست
خہی مضمون او از تازہ بندش	بہارِ گلشن جنات نعت ست
سوادِ حرف چشم ناظرین را	سوادِ سرمۂ دیدار نعت ست

زذوقِ معنیِ شیرین بیانی — زبان را لذت گفتار نعت ست
سعیداز بہر سالِ انطباعش — بگو بوے گل گلزار نعت ست
۱۲۹۰ھ

الیضاً از نتایج طبع گرامی مولوی محمد عبد اللطیف آسی علم راسی مصحح مطبع نظامی

بحمد اللہ چھپا دیوان نعت حضرت یہ — ہی جس کی نظم پہ دیوانہ دل ہر ایک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ — بیان ہے شمع ساں روشن تو مضمون ہی عزائم کا
سبب دو ہیں خفیف اسمین تو ایک آیا وتد مجموع — دوبالا ہو گیا لطف اثر نج اس بحر سالم کا
یہاں تاثیر اکسیر اسکے ہر ہر نو بہ معنی میں — عیاں ہے نار میں جیسے اثر سیماب قائم کا
نہیں دیکھا کلام ایسا کسیکا نعت حضرت میں — نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دل افروز است نہ کیونکر ہو مثل گل خندان — چلے باغِ شفاعت جو اک جھوکا نسائم کا
جب آنحضرت ازل باہین شفاعت کے لیے ماذون — تو پھر کیا خوف ہی ہمکو قیامت میں مآثم کا
چھپا نعت حضور احمدیں دیوان حضور احمد — یہ ہے احسن نتیجہ حسنِ فکرِ طبع ناظم کا
وہی ہو سال چھپنے کا جو از روے حساب آئے — کہو آسی چھپا کیا خوب ہی دیوان اثر کا
۱۲۹۰ھ

الیضاً از طبع عاجز کلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

نخلبندِ کن فکان کے فضل سے — کیا ہی یہ پھولا پھلا بستانِ نعت
طبع کا سن بے تکلف صاف صاف — کہدو شاکر نسخہ دیوانِ نعت
۱۲۹۰ھ

وجہ مہر و دستخط مہتمم مطبع

واسطے سند اس بات کے کہ کتاب مطبع نظامی کی چھپی ہوئی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

اشتہار

عاجز

حافظ حضور احمد متخلص بہ آثم ساکن
شہر بریلی مصنف دیوان ہذا بخدمت جمیع
صاحبان مطبع التماس کرتا ہے کہ یہ دیوان بیچ مطبع نظامی
میں طبع کرایا ہے کوئی صاحب بدون اجازت عاجز کے
قصد طبع کا نہ کریں ورنہ بجائے نفع نقصان نہ اوٹھاوین
جن حضرات کو خواہش ہو عاجز سے طلب کریں یا مطبع نظامی
کانپور سے پتہ میرا یہ ہے شہر بریلی محلہ بلوکہ پور متصل

مکان
بہادر نگر صراف
قیمت بلا محصول
۸